ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جولائی اگست 2022ء

اور احسان سے کام لو۔

اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

(سورۃ البقرہ 2:196)

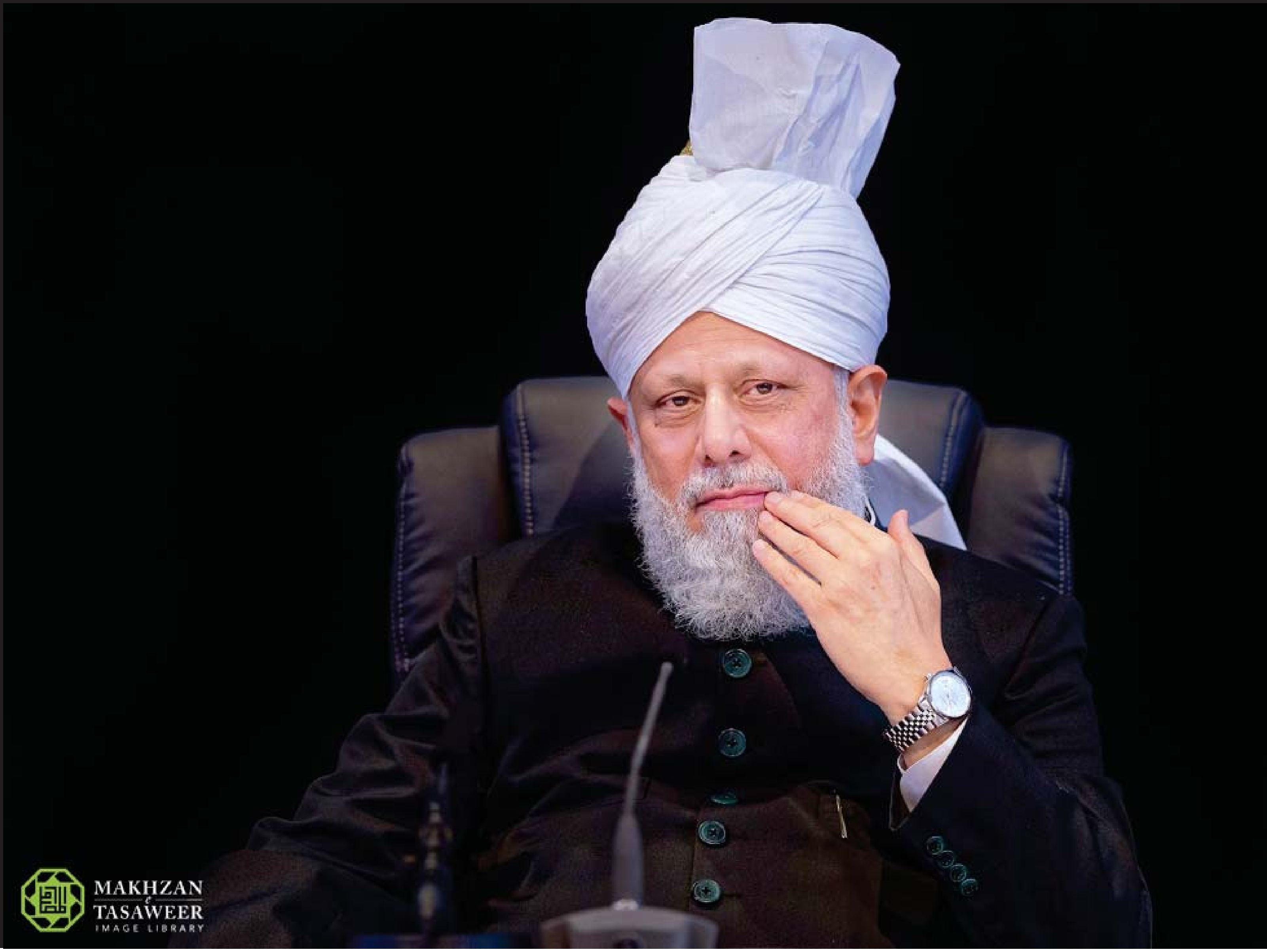

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”اب یہ اخلاق کیا ہیں جن کا ایک مومن میں پایا جانا ضروری ہے؟ اس میں آپس کے تعلقات میں محبت، پیار اور بھائی چارے کو بڑھانا ہے۔ محبت پیار کے یہ تعلقات اس طرح بڑھ سکتے ہیں جب شکووں، شکائتوں اور نفرتوں کی تمام دیواریں گرا دی جائیں۔ جب ہر ایک یہ ارادہ کر لے کہ ہم نے ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی کرنے کی بھی کوشش کرنی ہے اور ہر قسم کی برائی سے بچنا ہے۔ ہم نے رشتوں کے حقوق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہے۔ اور اب حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد ہم نے اس عظیم رشتہ کی قدر کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ جو ایک احمدی کا ایک احمدی کے ساتھ ہے اور رُحَمَآءُ بَیۡنَھُمۡ کی عظیم مثال قائم کرنی ہے۔ تمام قسم کی اخلاقی کمزوریاں ہم میں دور ہوں گی تو ہم حق ادا کرنے والے ہوں گے اور عملی طور پر مومن کہلانے والے ہوں گے۔“

(مشعلِ راہ، جلد پنجم، حصہ پنجم، صفحہ 232 - 233)

جولائی، اگست 2022ء ذوالحج 1443، محرّم 1444 ہجری قمری جلد نمبر 51 شمارہ 7، 8

فہرست مضامین

★ قرآن مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ 21 جولائی 2021ء	10
★ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی وفات پر مکرم وکیل اعلیٰ صاحب کا ایک تعزیتی خط	13
★ عیدالاضحیہ: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں از مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب	14
★ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مختصر ذکرِ خیر	16
★ خلیفہ خدا کا نمائندہ ہوتا ہے جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں از مکرم مولانا حنیف احمد محمودؔ صاحب	20
★ کووڈ۔19 کے حالات کے بعد مساجد کی رونق از مکرم مولانا عبدالرشید انورؔ صاحب	24
★ میں ہوں صدائے قلب، محبت ہے میرا نام از مکرم احمد صفی راجپوت صاحب	27
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر بعض پیغاماتِ تہنیت	29
★ جلسہ یوم مسیح موعودؑ دوان امارت کی چند جھلکیاں	32
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	34

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

شفیق اللہ اور منیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور بعض دوسرے

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ۔ ماہم عزیز اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَکُمۡ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡہَدۡیُ مَحِلَّہٗ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ بِہٖۤ اَذًی مِّنۡ رَّاۡسِہٖ فَفِدۡیَۃٌ مِّنۡ صِیَامٍ اَوۡ صَدَقَۃٍ اَوۡ نُسُکٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ ۟ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَۃِ اِلَی الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الۡحَجِّ وَسَبۡعَۃٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ لَّمۡ یَکُنۡ اَہۡلُہٗ حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۰ (سورۃ البقرۃ 2: 197)

اوراللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کر دو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آ جاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کر دے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡ حَجَّۃِ الۡوَدَاعِ، یَا اَیُّھَا النَّاسُ! اَیُّ یَوۡمٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا: ھٰذَا یَوۡمٌ حَرَامٌ. قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا بَلَدٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَاَیُّ شَھۡرٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا شَھۡرًا حَرَامٌ. قَالَ: اِنَّ اَمۡوَالَکُمۡ وَدِمَائَکُمۡ وَاَعۡرَاضَکُمۡ عَلَیۡکُمۡ حَرَامٌ کَحُرۡمَۃِ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا فِیۡ بَلَدِکُمۡ ھٰذَا فِیۡ شَھۡرِکُمۡ ھٰذَا ثُمَّ اَعَادَھَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاۡسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ. فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ ھَلۡ بَلَّغۡتُ مِرَارًا قَالَ: یَقُوۡلُ ابۡنُ عَبَّاسٍ: وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَوَصِیَّۃٌ اِلٰی رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا فَلۡیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الۡغَائِبَ، لَا تَرۡجِعُوۡا بَعۡدِیۡ کُفَّارًا یَضۡرِبُ بَعۡضُکُمۡ رِقَابَ بَعۡضٍ.

(مسند احمد۔ جلد اول، صفحہ 230)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ اے لوگو! یہ کون سا دن ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابل احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابل احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجہ کا قابل احترام مہینہ ہے۔ اس سوال کے جواب کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سنو تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابل احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابل احترام اور لائق ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضورؐ نے اس بات کو کئی بار دوہرایا۔ پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ حضورؐ نے ھَلۡ بَلَّغۡتُ کے الفاظ کئی بار دوہرائے۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقع پر موجود نہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خون ریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔

حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گھر کے گرد گھومتے ہیں اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اُس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے

جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ پس ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہیں تاثیرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرا آستانہ کا پتھر☆ ہے۔ اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گھر کے گرد گھومتے ہیں اور ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں۔ اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اُس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔ اور اس پتھر کو خدا کا آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اُس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے۔ اور اُس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے۔ اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پاکر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا۔ اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے۔ بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر سجدہ زمین کے لئے نہیں۔ ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 100-101)

☆ حاشیہ۔ خدا کا آستانہ مصدر فیوض ہے یعنی اُسی کے آستانہ سے ہر ایک فیض ملتا ہے۔ پس اسی کے لئے معبّرین لکھتے ہیں کہ اگر کوئی خواب میں حجر اسود کو بوسہ دے تو علوم روحانیہ اُس کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ حجر اسود سے مراد منبع علم وفیض ہے۔ منہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ مئی 2022ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 06 مئی 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆ باغی مرتدین اور جھوٹے نبیوں کی طرف بھجوائی جانے والی مہمات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 06 مئی 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے مختلف مہمات بھجوائے جانے کا ذکر ہو رہا تھا، ان کی کچھ مزید تفصیل بیان کرتا ہوں تاکہ اس وقت کے حالات کی شدت کا بھی کچھ اندازہ ہو۔ باغی مرتدین اور جھوٹے نبیوں کی طرف گیارہ مہمات بھجوائی گئی تھیں۔ ان میں سے پہلی مہم طلیحہ بن خویلد، مالک بن نویرہ، سجاح بنت حارث اور مسیلمہ کذاب کے قلع قمع کے لیے بھجوائی گئی۔ اس مہم کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب کیا اور ان کے لیے جھنڈا باندھتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خالدؓ اللہ کا بہت ہی اچھا بندہ اور ہمارا بھائی ہے۔ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

حضورِ انور نے طلیحہ اور عیینہ بن حصن کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ طلیحہ اسدی جھوٹے مدعیانِ نبوت میں سے تھا جو رسول کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں نمودار ہوا۔ عام الوفود یعنی نو ہجری میں یہ اپنی قوم کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ہی یہ ارتداد کا شکار ہوا اور نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ سمیرا مقام کو اس نے اپنا فوجی مرکز بنایا۔ دیہاتیوں اور سادہ لوح لوگوں کو اس نے چالاکی اور مسجع مقفی عبارتوں کے ذریعے بیوقوف بنایا۔ حضور ﷺ نے ضرار اسدی کو اس سے قتال کے لیے روانہ کیا لیکن تب تک اس کی طاقت بہت بڑھ چکی تھی۔ یہ صرف جھوٹا مدعی نبوت اور مرتد نہ تھا بلکہ یہ لوگ مسلمانوں سے جنگیں کیا کرتے تھے لہٰذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں طلیحہ کی جانب فوج روانہ فرمائی۔

عیینہ بن حصن غزوہ احزاب میں بنو فزارہ کا سردار تھا۔ جن تین لشکروں نے بنی قریظہ کے ساتھ مل کر مدینے پر حملے کا خطرناک ارادہ کیا تھا ان میں سے ایک لشکر کا سردار یہی شخص تھا۔ اس نے غزوہ احزاب کے بعد بھی مدینے پر حملے کا منصوبہ بنایا تھا۔ یہ فتح مکہ سے پیشتر اسلام قبول کر چکا تھا اور فتح مکہ میں مسلمانوں کے ساتھ شامل تھا۔ اس نے غزوہ حنین اور طائف میں بھی شرکت کی تھی۔ حضور ﷺ نے اسے بنو تمیم کی طرف پچاس سواروں کے ساتھ ایک مہم پر بھی بھیجا تھا۔ عہدِ صدیقی میں یہ ارتداد کے فتنے کا شکار ہو کر طلیحہ کی طرف مائل ہو گیا۔ تاہم بعد میں اسلام کی طرف لوٹ آیا۔

جب طلیحہ نے اردگرد کے قبائل کو اکٹھا کرنا شروع کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے اپنے قبیلے بنی طے کی طرف روانہ کیا اور ان کے پیچھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روانہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ قبیلہ طے کی اطراف سے مہم کا آغاز کریں اور پھر بزاخہ اور بطاح کا رخ کریں اور اس کے بعد اگلے حکم کا انتظار کریں۔

جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخ مقام پر حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین دن کی مہلت چاہی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ تین دن میں ان کی قوم اسلامی لشکر میں شامل ہو جائے گی۔ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قوم کے ان لوگوں کو جو طلیحہ کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے پیغام بھجوایا کہ اسلامی لشکر تمہاری قوم پر حملہ آور ہو رہا ہے اس لیے فوراً مدد کے لیے آؤ۔ چنانچہ ان کی قوم کے افراد واپس آ گئے۔

ایک مصنف نے لکھا ہے کہ یہ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو اسلامی لشکر میں شمولیت کی دعوت دی۔ بنو طے کی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں شمولیت دشمن کی پہلی شکست تھی کیونکہ قبیلہ طے کا شمار عرب کے قوی ترین قبائل میں ہوتا تھا۔ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں سے قبیلہ جدیلہ نے بھی اسلام قبول کر لیا اور یوں مزید ایک ہزار سوار مسلمانوں کے پاس آ گئے۔ اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلیحہ کی جانب پیش قدمی کی۔ بزاخہ مقام پر دونوں لشکروں کا سامنا ہوا۔ عیینہ اور طلیحہ دونوں مسلمانوں کے مقابل پر ساتھ مل گئے اور عیینہ نے سات سو افراد کے ساتھ طلیحہ کی معیت میں سخت لڑائی کی۔ جب لڑائی میں مسلمانوں کا پلڑا بھاری ہوا تو عیینہ بار بار طلیحہ کے پاس آیا اور اس سے جبرئیل کی آمد کا پوچھتا رہا۔ بالآخر اس نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ طلیحہ جھوٹا نبی ہے اور یہ کہتے ہوئے بنو فزارہ لڑائی سے الگ ہو گئے۔ طلیحہ شکست کو سامنے دیکھ کر اپنی بیوی کے ہمراہ فرار ہو گیا اور اس کی جماعت پراگندہ ہو گئی۔

ایک اور روایت کے مطابق طلیحہ نقع میں بنو کلب کے پاس مقیم ہو گیا تھا اور وہاں اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

اہلِ بزاخہ کی شکست کے بعد بنو عامر آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اس دین میں داخل ہوتے ہیں جس سے ہم نکل گئے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسد، غطفان، ہوازن، سلیم اور طے ان تمام قبائل کی بیعت اس صورت میں لی کہ وہ اپنے ان لوگوں کو مسلمانوں کے حوالے کر دیں جنہوں نے ارتداد کی

حالت میں مسلمانوں کو جلایا اور ان کا مثلہ کیا تھا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اس مساعی کی اطلاع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بذریعہ خط بھجوائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر اظہارِ خوشنودی فرمایا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیینہ بن حصن اور قرہ بن ھبیرہ کو قید کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ قرہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ میں مسلمان ہوں اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے اسلام کے گواہ ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری تفصیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کی۔ قرہ دراصل زکوٰۃ کا انکار کرتا رہا تھا تاہم نئی صورتِ حال میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے درگزر کا سلوک فرمایا۔ اسی طرح آپؓ نے عیینہ بن حصن سے بھی درگزر کا سلوک فرمایا اور اس کی جان بخشی کر دی۔ جھوٹے مدعی نبوت اور باغی طلیحہ اسدی نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔ طلیحہ حضرت عمر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنے آیا تو آپؓ نے اس سے کہا کہ تم عکاشہ اور ثابت کے قاتل ہو۔ بخدا! میں کبھی تمہیں پسند نہیں کر سکتا۔ طلیحہ نے جواباً کہا کہ ان دو اشخاص کا کیا غم جنہیں اللہ نے میرے ہاتھوں سے عزت دی اور آج میں اسلام قبول کر کے اللہ کا فضل پانے والا بن رہا ہوں۔

عراق کی جنگوں میں طلیحہ نے ایرانیوں کے مقابلے میں کارہائے نمایاں انجام دیے اور جنگِ نہاوند 21 ہجری میں شہید ہوا۔

اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام زمل سلمی بنت ام قرفہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہ عورت عزت وشہرت، قوت و حفاظت میں اپنی ماں امِ قرفہ کے مشابہ تھی۔ ام قرفہ نے مدینے پر حملے اور رسول کریم ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ اس کی طرف چھ ہجری میں ایک سریہ بھی روانہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح اس نے ایک موقعے پر مسلمانوں کا تجارتی مال بھی لوٹ لیا تھا۔ غطفان، طے، سلیم اور ہوازن میں سے بعض افراد شکست کے بعد ام زمل کے پاس آ گئے تھے۔ اس سے قبل ام زمل قید ہو کر آئی تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے آزاد کر دیا تھا۔ واپس جا کر یہ مرتد ہو گئی تھی۔ ام زمل کے مقابلے میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپاہ بڑی بہادری سے لڑی۔ دونوں لشکروں میں بڑے زور کا معرکہ ہوا۔ ام زمل اپنی ماں کی طرح بڑی بجگری سے لڑائی کرتی رہی۔ بالآخر مسلمانوں نے ام زمل کو قتل کر دیا۔ اس کے ساتھی بدحواس ہو کر بھاگ نکلے۔ یوں ارتداد کے اس فتنے کی آگ کا شمال مشرقی حصے میں خاتمہ ہو گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد بٹ صاحب آف سیالکوٹ جو گزشتہ دنوں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم نسیم احمد بٹ مربی سلسلہ نائیجیریا میں خدمات بجا لا رہے ہیں اور میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے والدہ کے جنازے اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، مہمان نواز، غریب پرور اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی خاتون تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

2۔ مکرمہ ثریا رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد باجوہ صاحب جو 20/اپریل کو کینیڈا میں وفات پا گئی تھیں۔

مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم سفیر احمد باجوہ صاحب ربوہ میں مربی سلسلہ ہیں جو والدہ کے جنازے اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اسی طرح ایک بیٹی بھی مربی سلسلہ کی اہلیہ ہیں۔ مرحومہ تقویٰ شعار، دعا گو، مہمان نواز، ملنسار اور جماعت کی خدمت کرنے والی بڑی نیک خاتون تھی۔

حضورِ انور نے دونوں مرحوم خواتین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ مئی 2022

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق عبداللہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کے فتنے اور ان کے خلاف مہمات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13/ مئی 2022 کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کے فتنے اور ان کے خلاف مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطاح کے علاقے کی جانب مالک بن نویرہ کی طرف پیش قدمی کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ مالک بن نویرہ کا تعلق بنو تمیم کی ایک شاخ بنو یربوع سے تھا۔ اس نے 9 ہجری میں اپنی قوم کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ اپنی قوم کے سرداروں میں سے ایک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے قبیلے کی زکوٰۃ کے اموال وصول کرنے کی ڈیوٹی سپرد کرتے ہوئے عاملِ زکوٰۃ کے عہدے پر مقرر کیا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب میں ارتداد اور بغاوت کی لہر اٹھی تو مالک بن نویرہ بھی مرتد ہو گیا اور ایک طرف تو اس نے اپنے قبیلے کے ان مسلمانوں کو قتل کیا جو زکوٰۃ کی فرضیت کے ساتھ ساتھ اسے مدینہ بھجوانے کے بھی قائل تھے جب کہ دوسری طرف نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والی باغیہ سجاح کے ساتھ شامل ہو گیا جو ایک بہت بڑا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے آئی تھی۔

سجاح قبیلہ بنو تمیم سے تعلق رکھتی تھی اور اپنے مسیحی قبیلہ اور خاندان کی بنا پر مسیحیت کی اچھی خاصی عالم عورت تھی۔ سجاح نے مالک کے علاوہ بنو تمیم کے دوسرے سرداروں کو بھی مصالحت کی دعوت دی لیکن وکیع کے سوا کسی نے یہ دعوت قبول نہیں کی۔ سجاح نے مالک وکیع اور اپنے لشکر کے ہمراہ دوسرے سرداروں پر دھاوا بول دیا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی، جانبین کے کثیر تعداد میں آدمی قتل ہوئے لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد مالک اور وکیع نے اپنی غلطی محسوس کرنے پر دوسرے سرداروں سے مصالحت کر لی اور اس طرح قبیلہ تمیم میں امن قائم ہو گیا۔ سجاح نے بنو تمیم سے بوریا بستر اٹھایا اور مدینہ کی جانب کوچ کر دیا۔ نباج کی بستی میں پہنچ کر اوس بن خزیمہ سے اس نے شکست کھائی جس کے بعد مدینہ کی طرف پیش قدمی نہ کرنے کی شرط پر اس کی جاں بخشی ہوئی۔ پھر یہ اپنے لشکر کے ہمراہ یمامہ پہنچی۔

یمامہ میں مسیلمہ نے سجاح کو اپنا ہمنوا بنانے کے لیے اس سے شادی کر لی۔ مسیلمہ نے مہر کی مد میں اس کی خاطر عشاء اور فجر کی نمازوں میں تخفیف کر دی۔ بعد ازاں یمامہ کی زمینوں کی لگان کی نصف آمد سجاح کو دینے پر تصفیہ طے پایا۔ بعض کے نزدیک سجاح نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اسلام قبول کیا یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قحط والے سال اسے اس کی قوم کے ساتھ بنو تمیم میں بھیج دیا جہاں وہ وفات تک مسلمان ہونے کی حالت میں مقیم رہی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک بن نویرہ سے مقابلے کے لیے بطاح آئے تو انہوں نے مختلف فوجی دستے اِدھر اُدھر روانہ کیے کہ جہاں پہنچیں اسلام کی دعوت دیں۔ جو جواب نہ دے اسے گرفتار کریں اور جو مقابلہ کرے اسے قتل کر دیں۔ ایک دستہ مالک بن نویرہ کے ساتھ بنو ثعلبہ بن یربوع کے چند آدمی عاصم، عبید، عرین اور جعفر کو گرفتار کر لایا۔ اس دستے میں ان لوگوں کے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے پر اختلاف شہادت کی وجہ سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کو قید کر دیا۔ شدید سردی کی وجہ سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا: ادفئوا اسراکم یعنی اپنے قیدیوں کو گرم کرو۔ لیکن سپاہیوں نے مقامی محاورے کے اعتبار سے سمجھا کہ قتل کرو۔ اس لیے انہوں نے ان سب کو قتل کر ڈالا۔

تاریخ طبری میں مذکور ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مسلمان کے خون کا ذمہ دار ہے اس لیے اسے قید کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجتہادی غلطی ہوئی ہے لہٰذا اس معاملے میں خاموشی اختیار کرو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالک کا خون بہا ادا کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہم سے پلٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور سارا واقعہ سنا کر معذرت چاہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول فرمائی۔ ایک اور مصنف لکھتے ہیں کہ مالک بن نویرہ کے قتل کی روایات میں بہت زیادہ اختلاف ہے کہ آیا وہ مظلوم قتل ہوا یا قتل کا مستحق تھا۔ کبر، غرور، تردد اور جاہلیت مالک کے اندر باقی رہی ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفۃ الرسولؐ کی اطاعت اور بیت المال کے حق زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول نہ کرتا۔ اگر مالک بن نویرہ کے خلاف کوئی حجت ودلیل نہ ہو تو صرف زکوٰۃ روک لینا ہی اس پر فردِ جرم عائد کرنے کے لیے کافی ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ آپؓ نے دوران جنگ مالک بن نویرہ کی بیوی لیلیٰ بنتِ منہال سے شادی کی اور عدت گزرنے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ جب لیلیٰ بنت منہال حلال ہو گئی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے شادی کی۔ علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ ام تمیم نے تین مہینے گزار کر اپنی عدت پوری کی اور پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے نکاح کا پیغام اس نے قبول کر لیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی لکھتے ہیں کہ مالک بن نویرہ نے اس عورت کو ایک عرصے سے طلاق دے رکھی تھی اور جاہلیت کی پائیداری میں اسے یوں ہی گھر میں ڈال رکھا تھا۔ اسی رسم جاہلیت کے توڑنے پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ۔ (سورۃ البقرۃ 2:233) یعنی جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں روکے نہ رکھو۔ لہٰذا اس عورت کی عدت تو کب کی پوری ہو چکی تھی اور نکاح حلال ہو چکا تھا کیونکہ اس نے طلاق دے کر صرف اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا۔

ڈاکٹر علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ شرعی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جائز کام کیا اور اس کے لیے شرعاً جائز طریقہ اختیار کیا اور یہ فعل تو اس ذات سے بھی ثابت ہے جو خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل تھے۔ اگر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے جنگ کے دوران میں یا اس کے فوراً بعد شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ مریسیع کے فوراً بعد جویریہ بنت حارث سے شادی کر لی تھی اور یہ اپنی قوم کے لیے بڑی بابرکت ثابت ہوئی تھیں کہ اس شادی کی وجہ سے ان کے خاندان کے سو آدمی آزاد کر دیے گئے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ میں آ گئے اور اس شادی کے بابرکت اثرات میں سے یہ ہوا کہ ان کے والد حارث بن ضرار مسلمان ہو گئے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے فوراً بعد صفیہ بنت حیی بنت اخطب سے شادی کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سلسلے میں اسوہ اور نمونہ موجود ہے تو عتاب اور ملامت کی کوئی وجہ نہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بلاوجہ الزام لگایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے اس لیے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ بعض کم علم آج کل بھی یہ سوال اٹھاتے ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارہ میں صحیح تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعوذ باللہ انصاف سے کام نہیں لیا اور غلط رنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت کی ہے۔ حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ساری تفصیلات دیکھیں اور سارا جائزہ لے کر فیصلہ کیا اور اس سارے الزام سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بری فرمایا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ قبیلہ اسد، غطفان اور مالک بن نویرہ وغیرہ سے فارغ ہو کر یمامہ کا رخ کریں۔ آپؓ نے ایک خط حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لکھا کہ تمہیں میری وصیت ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک سے تقویٰ اختیار کرو اور تمہارے ساتھ جو مسلمان ہیں ان کے ساتھ نرمی برتو اور باپ کی طرح پیش آؤ۔ جب بنو حنیفہ سے مقابلہ میں اترو تو بذات خود فوج کی کمان سنبھالو۔ میمنہ پر ایک شخص کو اور میسرہ پر ایک شخص کو اور شہسواروں پر ایک کو مقرر کرو۔ اکابرین صحابہ اور مہاجرین وانصار سے برابر مشورہ لیتے رہو اور ان کے فضل ومقام کو پہچانو۔ جب دشمن صف بستہ ہوں تو ان پر ٹوٹ پڑو۔ ان کے قیدیوں کو تلواروں پر اٹھا لو۔ قتل کے ذریعہ ان میں خوف وہراس پیدا کرو۔ ان کو آگ میں جھونکو۔ خبردار میری حکم عدولی نہ کرنا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب خط پڑھا تو مسلمانوں کو اپنے ساتھ تیار کیا اور بنو حنیفہ یعنی مسیلمہ سے قتال کے لیے روانہ ہوئے۔ مرتدین میں سے جن سے راستہ میں واسطہ پڑتا اس کو عبرتناک سزا دیتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لیے ایک بہت بڑی فوج بہترین اسلحے سے لیس روانہ کی تاکہ لشکر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی پیچھے سے حملہ آور نہ ہو سکے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر یمامہ کے راستے میں بہت سے بدو قبائل سے ہوا جو مرتد ہو گئے۔ ان سے جنگ کر کے انہیں اسلام کی طرف واپس لائے۔ راستہ میں سجاح کی بچی کھچی فوج ملی ان کی خبر لی، انہیں قتل کیا اور عبرتناک سزائیں دیں۔ پھر یمامہ پر حملہ آور ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا کہ جنگ یمامہ کی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ر مئی 2022

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆ جنگِ یمامہ کے حالات وواقعات کا تذکرہ

☆ مکرم عبد السلام صاحب شہید آف اپل پلاٹ اوکاڑہ، مکرم ذوالفقار احمد صاحب آف فیصل آباد اور مکرم ملک مقصود احمد تبسم صاحب آف کینیڈا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 ر مئی 2022 کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جنگِ یمامہ کا ذکر ہورہا تھا۔ یمامہ یمن کا ایک مشہور شہر ہے۔ آج کل یہ علاقہ سعودی عرب میں واقع ہے۔ یہ ایک انتہائی سرسبز اور زرخیز علاقہ تھا۔ یہاں سخت جنگ جو قوم بنوحنیفہ آباد تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے 6 یا 7 ہجری میں مختلف بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو ایک خط یمامہ کے بادشاہ ہوزہ بن علی اور اہلِ یمامہ کے نام بھی لکھا۔ جب 9 ہجری میں مختلف وفود مدینہ آئے تو یمامہ سے بنوحنیفہ کا وفد بھی آیا۔ اس وفد میں مسیلمہ کذاب بھی شامل تھا۔ ابن ہشام کے نزدیک اس کا نام مسیلمہ بن ثمامہ تھا اور اس کی کنیت ابوثمامہ تھی۔ جب بنوحنیفہ ملاقات کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسیلمہ کو اپنے سامان کی حفاظت کے لیے پیچھے چھوڑ گئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے اس بات کا ذکر حضور ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ مرتبے میں تم سے کم تر نہیں کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں کے سامان کی حفاظت کر رہا ہے۔ آپؐ نے مسیلمہ کے لیے بھی اسی قدر تحائف کا حکم دیا جس قدر باقی لوگوں کو دینے کا ارشاد فرمایا تھا۔

بعض روایات میں مسیلمہ کی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا ذکر بھی ملتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ جب مسیلمہ دوسری دفعہ آیا تھا تب ملا ہو۔ صحیح بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود مسیلمہ سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ مسیلمہ نے حضور ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ اپنے بعد مجھے جانشین بنائیں اس پر حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا۔ میں تجھے وہی شخص سمجھتا ہوں جس کے بارہ میں مجھے خواب دکھائی گئی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت کے مطابق ایک بار آنحضور ﷺ نے خواب میں اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ اس کیفیت نے آپؐ کو فکر مند کیا۔ چنانچہ خواب میں ہی وحی الٰہی کے تابع آپؐ نے پھونک ماری تو وہ کنگن اڑ گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹے شخص سمجھے جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ راوی حضرت عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب مراد ہیں۔ حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ مسیلمہ ایک بڑی تعداد کے ساتھ آیا تھا، کہا جاتا ہے کہ وہ سترہ لوگوں کے ساتھ آیا۔ یہ بھی مسیلمہ کے ایک سے زائد دفعہ مدینہ آنے کی دلیل ہے۔

جب یہ وفد واپس یمامہ پہنچا تو مسیلمہ مرتد ہوگیا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مسیلمہ بناوٹ کر کے لوگوں کے لیے قرآن کریم کی نقل کرتے ہوئے کلام بنانے لگا۔ اس نے نمازِ عشا اور فجر دو نمازیں معاف کر دیں اور شراب وزنا کو حلال قرار دیا۔ بڑی منافقت کے ساتھ وہ یہ بھی گواہی دیتا کہ آنحضرت ﷺ نبی ہیں۔ مسیلمہ کی طاقت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ رجال بن عنفوہ جسے آنحضور ﷺ نے اہلِ یمامہ کی طرف معلم بنا کر بھیجا تھا وہ مسیلمہ سے جاملا۔ اس شخص کو بھیجا تو اس لیے گیا تھا تا کہ یہ فتنے کا تدارک کرے لیکن یہ مسیلمہ کے ساتھ شامل ہوگیا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ جھوٹا قول منسوب کیا کہ مسیلمہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہے۔ رجال بن عنفوہ کی تصدیق کے بعد اہلِ یمامہ کے لیے انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی چنانچہ لوگ جوق در جوق مسیلمہ کی بیعت کرنے لگے۔ مسیلمہ نے حضور ﷺ کو ایک خط لکھا جس کے جواب میں آپؐ نے بھی اسے خط بھجوایا۔ مسیلمہ نے حضور ﷺ کے قاصد حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت بیدردی سے شہید کر دیا۔ مسیلمہ نے علمِ بغاوت بلند کرتے ہوئے حضور ﷺ کے عامل حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمامہ سے نکال دیا۔

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر مسیلمہ کی طرف بھیجا اور ان کی مدد کے لیے ان کے پیچھے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلد بازی میں شرحبیل کا انتظار کیے بنا ہی حملہ کر دیا۔ مسیلمہ کی فوج بہت بڑی تھی چنانچہ وہ مصیبت میں پھنس گئے۔ جب حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری تفصیل حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھی تو واضح ہدایت کی خلاف ورزی کیے جانے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ناراض ہوئے۔ آپؓ نے شرحبیل کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور دوسری جانب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمامہ روانہ فرمایا۔ حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عکرمہ کی طرح جلد بازی سے کام لیا اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہنچنے سے پیشتر حملہ کر دیا اور یوں انہیں بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کے لیے حضرت سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں مزید کمک بھجوائی۔ بنوحنیفہ کی تعداد چالیس ہزار سے ایک لاکھ تک بیان کی جاتی ہے جب کہ مسلمان دس ہزار سے زائد تھے۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے بڑے معرکے میں مسلمانوں نے بنوحنیفہ کے سردار مجاعہ بن مرارہ کو گرفتار کرلیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجاعہ کو قتل نہ کیا اور اس کے ساتھ ساریہ بن مسیلمہ بن عامر کو بھی زندہ رکھا۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسیلمہ سے مقابلے کے لیے نکلے تو آپؓ نے بھرپور منصوبہ بندی کا اہتمام کیا۔ آپؓ نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے بڑھایا اور اسلامی فوج کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔ دوسری جانب مسیلمہ کے لشکر نے بھی پوری قوت سے تیاری کر رکھی تھی چنانچہ گھمسان کا رن پڑا۔ ایسی سخت جنگ ہوئی کہ مسلمان پسپا ہوتے دکھائی دیے مگر ایسے میں بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزم و استقلال میں لغزش نہ آئی۔ آپؓ نے مسلمانوں کے ہر قبیلے کو الگ الگ ہوکر جنگ کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبائل میں مسابقت کی نئی روح پھونک دی اور ہر قبیلہ دوسرے سے بڑھ کر شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھانے لگا۔ صحابہ کرام ایک دوسرے کو جنگ پر ابھارنے لگے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی جاں نثاری سے

لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کی۔

یہ تفصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

نماز جنازہ ہائے غائب

1۔مکرم عبدالسلام صاحب ابن ماسٹر منور احمد صاحب صدر جماعت ایل پلاٹ اوکاڑہ۔انہیں 17 مئی کو 35 سال کی عمر میں ان کے دو چھوٹے بچوں کے سامنے ایک معاندِ احمدیت حافظ علی رضا عرف ملازم حسین نے خنجر کا وار کرکے شہید کردیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا حضرت نبی بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے ہوا تھا۔شہید مرحوم وقفِ نو کی تحریک میں شامل تھے۔بوقتِ شہادت بطور قائد خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق پارہے تھے۔آپ نظامِ وصیت سے بھی منسلک تھے۔نہایت ملنسار، محبت کرنے والے، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، مہمان نواز، نڈر اور خلافت کے سچے وفادار تھے۔پسماندگان میں والد، والدہ اہلیہ اور تین چھوٹے بچے قمر اسلام، عمر چھ سال، بدر اسلام، عمر ساڑھے چار سال، اور بیٹی عزیزہ سحر، عمر ایک سال چھ ماہ یادگار چھوڑے ہیں۔شہید مرحوم کے چار بھائی اور تین ہمشیرگان ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔معصوم بچوں، اہلیہ، والدین اور جملہ پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔معصوم بچوں کے سامنے ان کے باپ کو شہید کیا گیا ان کے دل کی کیا کیفیت ہوگی، کیا احساسات ہوں گے۔اللہ ہی جانتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کو صبر اور سکون عطا فرمائے اور بچوں کی خود حفاظت فرمائے اور دشمن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔

2۔عزیزم ذوالفقار احمد ابن شیخ سعیداللہ صاحب فیصل آباد۔جو گزشتہ دنوں آذربائیجان گئے ہوئے تھے جہاں 36 سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہوجانے کی وجہ سے ہوٹل میں انتقال کرگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا حضرت شیخ رحمت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سے ہوا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی، حضرت شیخ جھنڈا رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے تھے۔مرحوم نے ٹیکسٹائل کی فیلڈ میں بی ایس آنرز کی ڈگری حاصل کررکھی تھی اور خاندانی کاروبار سنبھالتے تھے۔دنیاوی ترقی کی انتہا کے باوجود عاجزی انکساری کی مثال تھے۔صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، ملازمین کا بہت خیال رکھتے، چندوں میں باقاعدہ اور عام ہمدردی میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔تلاوتِ کلام پاک اور نمازوں میں بہت باقاعدہ تھے۔مرحوم اور ان کے والدین نے بیلیز میں ایک بہت وسیع اور خوبصورت مسجد بھی بنوائی ہے۔ملائیشیا میں سیر کے لیے گئے تو وہاں کچھ دیر انہیں اسیرِ راہِ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔پسماندگان میں اہلیہ، دو بچے، والدین اور پانچ بھائی اور ایک بہن سوگوار چھوڑے ہیں۔

3۔مکرم ملک مقصود احمد تبسم صاحب کینیڈا جو گزشتہ دنوں وفات پاگئے تھے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

آپ نے 1991ء میں زندگی وقف کی اور 2006ء میں نظارت امور عامہ میں تقرری ہوئی جہاں نائب ناظر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔2011ء میں مشیر قانونی تحریک جدید مقرر ہوئے اور 2016ء میں شہدا کے گھرانوں کے ساتھ کینیڈا منتقل ہوئے۔جہاں امور عامہ اور شعبہ جائیداد میں خدمت کے علاوہ ناظم دارالقضا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت سے وابستگی رکھنے والے، منکسر المزاج اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔پسماندگان میں والدہ کے علاوہ اہلیہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

حضورِانور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 27 رمئی 2022ء

یوم خلافت کی مناسبت سے خلافت کی عظیم الشان برکات کا ایمان افروز تذکرہ

☆ ہمیں اپنی نسلوں، اپنے بچوں کو اس پر غور کرنے اور سوچنے کے لیے کہنا چاہئے کہ ہم ہر سال یوم خلافت کے جلسے کیوں کرتے ہیں۔

☆ 27 رمئی 1908ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنا فضل فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا تھا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہونے ہیں۔جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔

☆ اللہ تعالیٰ خود لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔خلافت کے ساتھ ان کو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے ورنہ انسانی بس کی بات نہیں ہے۔

☆ ہر خلافت کے دور میں جماعت بڑھتی رہی۔خلافت خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ تبلیغ کے نئے نئے راستے کھولتا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 رمئی 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

27 رمئی کا دن جماعت احمدیہ میں یوم خلافت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ہم ہر سال یوم خلافت کے جلسے کرتے ہیں اس لیے کہ 27 رمئی 1908ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر فضل فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عرصہ سے اپنی جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ کوئی شخص موت سے باہر نہیں۔اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی ان کا کام پورا ہونے کے بعد اٹھا لیتا ہے۔اسی طرح آپؑ کی واپسی کا وقت بھی قریب ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دیتے تھے کہ آپؑ کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا، پھلنا اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہونے ہیں۔جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہؓ کی ایک مجلس میں بیان کرتے ہوئے ایک ارشاد میں آخرین یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے تک اور پھر بعد میں بھی جاری نظام خلافت کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی۔پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی

جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ سب کچھ امت کے ساتھ ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظام خلافت ختم ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو خود وضاحت فرمائی کہ یہ نظام جاری رہنے والا نظام ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدائی وعدوں کو پورا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سوائے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دِکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دِکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دِکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے غلبہ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (سورۃ المجادلہ 22:58) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے جن وعدوں کا ذکر فرمایا ہے انہوں نے آپؑ کے بعد جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہی اپنے کمال تک پہنچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے۔ خود لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ خلافت کے ساتھ ان کو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے ورنہ انسانی بس کی بات نہیں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اور کیا تھا؟ خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت مخالفین شور مچاتے رہ گئے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ خلافت ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومت وقت کے بہت سخت حملے کے جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ خلافت رابعہ میں ترقیات کا ایک اور باب کھلا۔ خلیفہ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضا میں ان کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ پھر خلافت خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات و نصرت کے نظارے دکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے نئے نئے راستے کھلنے کا انتظام ہوا۔ ایک کے بجائے ایم ٹی اے کے سات آٹھ چینل مختلف زبانوں میں جاری ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے اور ریڈیو پروگراموں کے علاوہ خود بھی لوگوں کی راہنمائی فرمائی اور لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اور مختلف لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کے پیغام کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدوں کا نتیجہ تھا۔

حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایم ٹی اے کے ذریعہ، لٹریچر کے ذریعہ اور خوابوں کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف پھیرنے کے سامان پیدا فرمانے اور خلافت احمدیہ کی سچائی آشکار کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں خلافت سے محبت پیدا کرنے کے گنی بساؤ، گیمبیا، گوئٹے مالا، انڈونیشیا، برکینا فاسو، مالی اور نائیجیریا میں ہونے والے چند ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ پس یہ ہے وہ اخلاص و وفا کا تعلق جو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا کر رہا ہے اور انشاء اللہ وفا و اخلاص میں بڑھنے والے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرماتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کے جاری ہونے کی خوشخبری فرمائی تھی۔ پس آپؑ کا یہ فرمان اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہر احمدی کا خلافت سے بھی اخلاص و وفا کا تعلق ہونا چاہئے اور وہی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور جب یہ ہو گا تبھی ہم آج یوم خلافت منانے کے حق کو ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ خلافت سے بیعت کے حق کو بھی ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں۔

جماعت احمدیہ گھانا اور گیمبیا کے جلسہ سالانہ

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ گھانا جماعت آج سے دو روزہ جلسہ کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ملک بھر میں 119 سینٹرز کا آپس میں آڈیو وڈیو رابطہ ہے جس میں پانچ بڑے اجتماعی سینٹرز ہیں۔ گزشتہ سال گھانا جماعت اپنی سو سالہ تقریبات منعقد کرنا چاہتی تھی لیکن کووڈ-19 کی وجہ سے منعقد نہیں کر سکے۔ اس لیے اب انہوں نے دو سال سے یہ پروگرام جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اسی طرح گیمبیا میں بھی آج سے تین روزہ جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین!

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 10، 17، 24، 31 مئی 2022ء)

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد فرمودہ خطبہ عید الاضحیہ مؤرخہ 21؍جولائی 2021ء

اگر تقویٰ کے بغیر، اللہ کی رضا کے حصول کی نیت کے بغیر ہماری قربانی ہو بھی جائے تو بے فائدہ ہے۔

اگر ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے رہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی۔ ان شاء اللہ

☆ پاکستان میں تو اب اس بات پر بھی فخر ہونے لگ گیا ہے کہ ہم نے احمدیوں کو عید قربان پر قربانی نہیں کرنے دی۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان مقام کا ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا۔ پھر بھی یہ نام نہاد علماء کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں یہ لاکھ کوششیں کرلیں پھر بھی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپؐ کے مقام کو ہمارے دلوں سے نہیں چھین سکتے۔

☆ اسیران راہ مولا، دین کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والوں، تمام مظلوموں اور محروموں اور بنی نوع انسان کے لئے خصوصی دعا کی تحریک۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21؍جولائی 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ عید الاضحیہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

حضورِانور نمازِعید پڑھانے کے لیے صبح قریباً ساڑھے دس بجے مسجد مبارک میں رونق افروز ہوئے اور نمازِعید پڑھائی۔ خطبہ عید الاضحیہ میں تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضورِانور نے سورۃ الحج کی آیت 38 کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش کیا اور پھر فرمایا:

آج عید قربان ہے جسے ہم عید الاضحیہ بھی کہتے ہیں۔ اس عید پر مسلمان بڑے ذوق شوق سے بکروں، بھیڑوں، گائے اور اونٹ کی قربانیاں کرتے ہیں جو ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں ہوتی ہیں۔ حج کے موقع پر مکہ میں ہی لاکھوں جانور ذبح ہو جاتے ہیں جنہیں سنبھالنا ہی مشکل ہے۔ پھر ہمیں یہ بھی نظر آتا ہے کہ بعض جگہ دکھاوے کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بڑے اور مہنگے جانور خریدیں اور پھر اپنے ماحول میں اس قسم کے فخر کا اظہار ہو کہ ہم نے اتنی بڑی قربانی کی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ پاکستان میں تو اب اس بات پر بھی فخر ہونے لگ گیا ہے کہ ہم نے احمدیوں کو عید قربان پر قربانی نہیں کرنے دی کیونکہ یہ مسلمان نہیں ہیں یعنی ان مذہب کے ٹھیکیداروں کے نزدیک احمدی مسلمان نہیں ہیں اور عید کے تین دنوں میں جانوروں کی قربانی یا اسے ذبح کرنے کا حق صرف مسلمان کو ہے۔ کوئی احمدی کوئی جانور ذبح نہیں کرسکتا۔ حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ حکومت کے افسران اور انصاف قائم کرنے والے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ان مفاد پرست نام نہاد علما کی باتوں کی وجہ سے احمدیوں کو قربانی کرنے سے روکتے ہیں۔ بہرحال جہاں بعض شریف افسران ہیں وہ رعایت کرتے ہوئے احمدیوں کو چھپ کر قربانی کرنے کا کہہ دیتے ہیں کیونکہ بصورتِ دیگر نام نہاد علما کے جذبات مجروح ہو جاتے ہیں اور ایک فتنہ وفساد کی کیفیت پیدا ہوسکتی ہے۔ ملک کی حالت یہ ہو چکی ہے اسلام کے نام پر نام نہاد ملاں کا ایسا دین نافذ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کا اسلام کی تعلیم سے کچھ بھی واسطہ نہیں ہے، اور حکومت ان کا ساتھ دیتی ہے یا مجبور ہوتی ہے کہ خاموش رہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ مخالفین احمدیت احمدیوں کو تنگ کرنے کا ہر ممکن طریقہ بروئے کار لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کے ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں میں تقویٰ نہیں ہے۔ وہ اسلام کے نام پر، خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام کی بہت خدمت اور نیکی کے اعلیٰ معیار حاصل کر رہے ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ یہ تو ایک دن خدا تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا کہ تقویٰ پر چلنے والے کون لوگ ہیں۔ نیکی کے معیار کیا ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح کون ہے اور غلط کون۔ اگر ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے رہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی۔ ان شاء اللہ

سورۃ حج کی آیت کریمہ کا حوالہ دیتے ہوئے حضورِانور نے فرمایا کہ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ اگر تقویٰ نہیں ہے تو تمہارے بڑے اور مہنگے جانوروں کی قربانیاں خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے گوشت اور خون کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو ان حاجتوں سے پاک ہے۔ پس ہمیں ان باتوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں قربانی سے روکا گیا یا مولوی یا حکومتی کارندے ہمارے جانور اٹھا کر لے گئے، یا ذبح کیے ہوئے جانوروں کا گوشت اٹھا کر لے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم نے تقویٰ پر چلتے ہوئے اس قربانی کا ارادہ کیا اور قربانی کی تو میرے ہاں مقبول ہے اور اگر یہ تقویٰ سے خالی قربانی ہے تو پھر صرف بے فائدہ ایک جانور کا ذبح کرنا ہی ہے۔ پس ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے ہر عمل میں تقویٰ کو سامنے رکھیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں ہمیں تقویٰ کی حقیقت سمجھائی۔ اگر ہم زمانے کے امام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتے ہوئے تقویٰ پر قائم رہیں گے تو ہماری قربانیوں کے نیک نیتی سے کیے جانے والے ارادے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں گے ان شاء اللہ۔ پس اس حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اصل چیز تقویٰ ہے۔ ظاہری اعمال تقویٰ کے بغیر کچھ چیز نہیں ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ماننے والوں میں کس قسم کا تقویٰ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم یہ تقویٰ پیدا کر لیں تو خوش قسمت ہیں ورنہ اگر تقویٰ کے بغیر، اللہ کی رضا کے حصول کی نیت کے بغیر ہماری قربانی ہو بھی جائے تو بے فائدہ ہے۔ قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر تقویٰ کا ذکر آیا ہے اور اس تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی مختلف زاویوں سے ہمیں تقویٰ کی حقیقت سمجھائی ہے۔

حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اصل تقویٰ یہ ہے کہ ہر قربانی ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والی ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مکمل پیروی کرنی ہے۔

حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد کی روشنی میں ظاہری عبادات مثلاً نماز روزہ کے ساتھ اخلاص اور صدق کی موجودگی پر زور دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر صرف ظاہری عبادت کافی ہوتی تو جوگیوں اور سنیاسیوں کے لیے ان کی بڑی بڑی ریاضتیں کافی ہوتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان ریاضتوں سے نہ ہی اللہ کی رضا ان کو حاصل ہوتی ہے، نہ ہی روحانیت میں ترقی ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی ریاضتیں ان کے لیے سکینت اور اطمینان کا باعث ہوتی ہیں کیونکہ ان کی اندرونی حالت خراب ہوتی ہے۔ اسی لیے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ مغز چاہتا ہے۔

حضور نے سوال اٹھایا کہ اگر گوشت اور خون اللہ کو نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے تو پھر قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اسی طرح نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ یہ بات بالکل پکی ہے کہ جو لوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو روح نہیں مانتی اور اس میں وہ نیازمندی اور عبودیت پیدا نہیں ہو سکتی جو اصل مقصد ہے۔ روح اور جسم کا ایک تعلق ہے اور جو صرف جسم سے کام لیتے ہیں روح کو اس میں شریک نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں۔ غرض جسمانی اور روحانی سلسلہ دونوں برابر چلتے ہیں۔

حضورِ انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد کی رو سے تقویٰ کو جماعتِ احمدیہ کے لیے ایک بنیادی ضرورت قرار دیا۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسا ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے اگر وہ بڑھنا شروع ہو تو پھر وہ دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔ پس اس سیاہ داغ کو دھونے کے لیے ہمیں تقویٰ کی ضرورت ہے، استغفار کی ضرورت ہے اور اس طرف بہت توجہ کرنی چاہئے۔

حضور فرماتے ہیں صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں ہے تو اس کا غیض و غضب بڑھ جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زبان لا الٰہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بہ دنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہم نے جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا اعلان کیا ہے اور یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو پھر ہمیں اپنے دل کو ہر وقت ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ ہر موقع پر ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے دل حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہمارے عمل اس کی پیروی کر رہے ہیں!

پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں متقی کی علامات وضاحت سے بیان فرمائیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک نشان یہ بھی رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا o وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط۔ (سورۃ الطلاق 65:3-4)

مثلاً ایک دکان دار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو پھر خدا تعالیٰ نے بھی اسے چھوڑ دیا۔ اور رحمان خدا نے جب چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔ غرض برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ متقی کو کبھی بے سہارا نہیں چھوڑتا۔ اگر اس بات کو ہم سمجھ جائیں تو ہم بھی اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں گے۔

حضور نے متقی کی مزید علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ ان کی گفتگو میں غرور و تکبر نہیں ہوتا۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت میں تو عزت نہیں پائی تھی گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ مشرک نہ تھے لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔ یہ تو فضلِ الٰہی تھا ان صدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھا۔ یہی فضل کے محرک تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے اور قربانی کی۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھیے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ عاداتِ راسخہ کا گنوانا کیسا محالات سے ہے لیکن ہمارے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہزاروں انسانوں کو درست کیا جو حیوانوں سے بدتر تھے۔ بعض ماں اور بہنوں میں حیوانوں کی طرح فرق نہیں کرتے تھے۔ یتیموں کا مال کھاتے تھے۔ مردوں کا مال کھاتے تھے۔ بعض ستارہ پرست تھے۔ بعض دہریہ، بعض عناصر پرست تھے۔ جزیرہ عرب کیا تھا ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا۔ لیکن آپؐ نے ان سب میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان مقام کا ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا پھر بھی یہ نام نہاد علماء کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں لہٰذا احمدیوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلامی طریق پر عبادات بجا لائیں اور رسومات ادا کریں اور اس سنت پہ عمل کریں جس پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا۔ یہ لاکھ کوششیں کر لیں

پھر بھی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپؐ کے مقام کو ہمارے دلوں سے نہیں چھین سکتے۔

حضورِ انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اس بات کی طرف توجہ بھی دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی شکر گزاری کے لیے تقویٰ شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کے ساتھ کی جانے والی شکر گزاری کا پاس بھی رکھتا ہے۔

حضورِ انور نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس لیے بھی تقویٰ کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں کیونکہ یہی شریعت کا خلاصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں لیکن اگر طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیتِ دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہی تقویٰ کا قیام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت کل دنیا کے مذاہب کو دیکھ لو کہ اصل غرض جو تقویٰ ہے مفقود ہے اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔ جو لوگ دنیا کو خدا سمجھے ہیں وہ متوکل نہیں ہو سکتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں، تقویٰ پر چلنا ہے اور یہی ہماری کامیابی کا راز ہے۔

حضورِ انور نے متقی بننے کی شرائط اور اس سے اللہ تعالیٰ کے خاص سلوک کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریاء، عجب یعنی تکبر وغیرہ، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو۔ اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ خدمات کے مقامِ محمود سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق ادا کرے جس کی خدا تعالیٰ بھی تعریف کرے اور بندے بھی، بندوں کو بھی یہ نظر آئے کہ ہاں یہ شخص ہے جو ہمارے حق ادا کرنے والا ہے اور اگر تقویٰ ہوگا تو پھر ہی ایسا معیار حاصل ہو سکتا ہے جس کے لیے ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور جو ایسا ہوتا ہے خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے اور اسے کوئی خوف اور کوئی غم نہیں ہوگا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس یہ ہیں وہ باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات اور ارشادات میں بیان فرمائیں۔ پس آج اس عید پر جس کے خاص حوالے سے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تمہارے ظاہری عمل اگر تقویٰ سے خالی ہیں تو تمہیں اللہ کا مقرب نہیں بنا سکتے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم نے اس معیار کے مطابق اپنے آپ کو لانا ہے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنی ہے جہاں ہمارا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔ اگر ہم اس پر عمل کرنے کا عہد کرتے ہیں اور اس کے لیے کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ضرور ہمیں وہ کچھ عطا فرمائے گا جس کا اس نے تقویٰ پر چلنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ مخالفین کی مخالفتیں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں۔ ہمارے لیے کوئی افسوس کی بات نہیں ہوگی کہ ہمیں جانوروں کی قربانی سے روکا گیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں تو پھر قربانی کر کے بھی ہمارے لیے کوئی حقیقی خوشی کا مقام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس بصیرت افروز خطبہ عید کے اختتام پر حضورِ انور نے اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لیے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی، نیز اپنے دین کی خاطر کاروباروں میں نیز دیگر تکالیف برداشت کرنے والوں، پاکستان میں بسنے والے افرادِ جماعت کے لیے اور تمام مظلوموں اور محروموں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کے لیے دعا کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ سکیں۔ دنیا جس تباہی کی طرف جا رہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے کہ اس تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ سکیں اور اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں اور اپنی حالتوں کو بدلنے والے ہوں ورنہ ایک بہت بڑی تباہی منہ پھاڑے کھڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضورِ انور نے دعا کروائی اور پھر تمام دنیا میں بسنے والے احمدیوں کو عید مبارک کا خوبصورت تحفہ عطا فرمایا۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23/جولائی 2021ء)

سلام عید مبارک

محترمہ بشریٰ سعید عاطف صاحبہ، جرمنی

ہو مومنوں کو ہمیشہ پیام عید مبارک
گگن کے پار سے آیا سلام عید مبارک

کبھی بھی آئے نہ گلشن پہ میرے غم کا کوئی پل
خدا کرے رہے چلتا نظام عید مبارک

عبادتوں میں رہیں رات دن یونہی سدا مصروف
ہو مسلمانوں کو یہ اہتمام عید مبارک

افق پہ جیسے ہی آیا نظر ہلال کا یہ چاند
زمانے میں ہو گیا حرفِ عام عید مبارک

یونہی سجے رہیں پلکوں پہ خواب آپ کے ہر دم
دیے جلاتی رہوں گی بنام عید مبارک

ہمارے رب کا ہے احسان جس نے ہم کو یہ بخشا
پیئیں گے مل کے سبھی ساتھ جام عید مبارک

خدا سے مانگی ہے میں نے سدا دعا یہی واللہ
ہو دوستوں کو مرے صبح و شام عید مبارک

تمہاری خواہشیں پوری صنم ہوں ساری کی ساری
رہیں حیات میں خوشیاں مدام عید مبارک

ادائے حسن دکھا کر مناؤں گی انہیں بشریٰ
نظر سے پیش کروں گی سلام عید مبارک

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی وفات کے موقع پر مکرم وکیل اعلیٰ صاحب کا تعزیتی خط
استاذی المکرّم پرویز پروازی صاحب کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربوہ

استاذی المکرّم پرویز پروازی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم سب آپ کے اور عزیزم نسیم مہدی صاحب کی فیملی کے صدمہ میں شریک ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے اہل وعیال کا حافظ وناصر ہو۔آمین

عزیزم نسیم مہدی صاحب کے ساتھ میرا بہت سے مواقع پر ساتھ رہا۔سوئٹزرلینڈ جماعت میں جب ان کی تبدیلی ربوہ کے لئے ہوئی تو میں نے ان سے چارج لیا تھا۔ بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے یوکے تشریف لے جانے کے بعد عزیزم نسیم مہدی یوکے منتقل ہوگئے تھے۔ وہاں انہوں نے حضوررحمہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر فرائض انجام دیئے ۔ اسی دوران میرا تبادلہ سوئٹزرلینڈ سے لندن وکالت تبشیر میں ہوا۔ جہاں تقریباً ایک سال ہمیں اکٹھا کام کرنے کی توفیق ملی۔ یوکے سے نسیم مہدی صاحب کینیڈا منتقل ہوگئے اور خاکسار ربوہ واپس آگیا۔

بہت محنت سے فرائض بجالاتے تھے۔اس زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں سٹاف بہت محدود تھا اور حضور کے کام کی رفتار بہت تیز تھی۔بہت دفعہ بڑی طویل ڈیکٹیشن حضور دیتے تھے۔ عزیزم نسیم مہدی صاحب بہت تیز رفتار سے اردو اور انگریزی دونوں ڈکٹیشنز لیتے تھے اور پرائیویٹ سیکرٹری کے جملہ امور کی بجا آوری بہت احسن رنگ میں کرتے تھے

کینیڈا جاکے انہوں نے دیگر جماعتی کاموں کے ساتھ ساتھ حکومتی سطح پر بہت اچھے روابط استوار کئے جس کے نتیجہ میں جماعت حکومت کے بہت سے اعلیٰ طبقات میں متعارف ہوئی۔اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کی وفات پر وزیراعظم کینیڈا نے تعزیتی پیغام بھیجا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اہل وعیال کو صبر جمیل بخشے اور ان سب کو سلسلہ کا خادم بنائے۔آمین!

والسلام

خاکسار

منصور احمد خان

وکیل اعلیٰ

تحریک جدید ربوہ

30 مئی 2022ء

نمایاں تعلیمی کامیابی

مکرم منصور احمد صاحب انجؔم ، کیلگری کی صاحبزادی محترمہ شمائلہ انجم صاحبہ کو یونیورسٹی آف آکسفورڈ سے Social and Economic History میں ایم ایس سی مکمل کرنے کے بعد Nottingham University of Russian History میں PhD کے لئے داخلہ اور Fully Funded International Scholarship کے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترمہ شائلہ انجم صاحبہ واقفہ نو ہیں اور لجنہ اماءاللہ کینیڈا کے نیشنل شعبہ تعلیم سے منسلک ہیں۔ نیز یہ کہ جماعت احمدیہ کے دو واقفین زندگی مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم مولانا لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کا یہ تعلیمی اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ دین ودنیا کی حسنات انہیں نصیب ہوں۔ جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں ایک مفید وجود بنائے اور مزید بابرکت کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا پچاس سالہ جوبلی کے زیرِاہتمام

محفلِ مشاعرہ

حمد،نعت،خلافت

بمقام ایوانِ طاہر، 10610 جین سٹریٹ، میپل

مورخہ: 9 ستمبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک

بوقت: پانچ بجے نماز عصر کے بعد

ناظم مشاعرہ۔مکرم عبدالحمید حمیدؔی صاحب

صدر مجلس۔مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب

شعراء کرام

مکرم پروفیسر محمد اسلم صابرؔ صاحب، مکرم پروفیسر محمد ہادی مونؔس صاحب، مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مکرم شعیب ناصر صاحب، مکرم انصر رضا صاحب، مکرم بشارت ریحان صاحب، مکرم رانا نجیب اللہ خاں ایاؔز صاحب، مکرم خالد احمد منہاس صاحب ، مکرم عطاء القدوس صاحب، مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب (آن لائن امریکہ) شرکت کریں گے۔

صاحبِ ذوق حضرات سے درخواست ہے کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سالہ تاریخی تقریب کے موقع پر مشاعرہ میں شمولیت فرمائیں اور شعراء کے کلام سے لطف اندوز ہوں۔ شرکاء کے لئے عشائیہ سے خاطر وتواضع کا انتظام کیا گیا ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے !

عید الاضحیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں

مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ؕ کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ o

(سورۃ الحج 38:22)

ترجمہ: ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اِسی طرح اُس نے تمہارے لئے اُنہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ o فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ o وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰھِیْمُ o قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ o اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ o وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ o وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ o (سورۃ الصّٰفّٰت 37 : 103-109)

ترجمہ: پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اُسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اُسے بچا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عید الاضحیہ کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ اور مسیح موعود علیہ السلام کی عید الاضحیہ میں ایک مناسبت

’’آج عید الاضحیہ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینہ میں آتی ہے، جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے یہ ایک سِرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم ﷺ اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟

1- ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید اضحیٰ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپ نبی آخر الزمان تھے۔ اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

2- دوسری مناسبت۔ چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو۔ ایسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے، کہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید اضحیٰ وہی تھی اور اس میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔

قربانی کی حقیقت

یہ قربانیاں اس کا لُب نہیں پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہاء ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں۔ ...

عید الاضحیہ کی حقیقت

درحقیقت اس دن میں بڑا سر یہ تھا کہ حضرت ابراہیم نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے۔ اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولہب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید الاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں۔ اور اُس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے اُمت محمدیہ ﷺ پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور امتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں ان کی حقیقت اس امت مرحومہ میں دکھلائی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول۔ قادیان: نظارت نشر و اشاعت، 2003ء، صفحہ 326-327)

عید قربان کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پُرمعارف خطبہ

''اے خدا کے بندو! اپنے اس دن میں جو کہ بقرعید کا دن ہے غور کرو اور سوچو۔ کیونکہ ان قربانیوں میں عقل مندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح زمانہ اسلام کے ابتداء سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں۔ اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سوار کی طرح سمجھے گئے ہیں جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو۔ جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اس وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے۔ ...

چنانچہ خدا جو اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے۔ پس دیکھ کہ کیونکر نُسُک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے۔ اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پس اے عقل مندو! اس میں غور کرو۔ اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی۔ پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی۔ اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا۔ اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا۔ اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے بہ تحقیق قربانیاں وہ سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا ﷺ سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں اور آنجناب نے ان الفاظ میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے۔ پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے۔ اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک عید کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑے پہنیں اور طعام کو سارے منہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چبا دیں۔ خود اور ان کے اہل وعیال اور نوکر اور غلام۔ اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کے لئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں۔ اور تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے۔ اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں کا ہے تا قوم کو دکھلائیں۔ اور نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے؟ اور کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء تک محض اس لئے ہے کہ خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں اور اپنے طرے اور زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں۔ اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کے لئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ کچھ بھی حصہ حضور کا نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو۔ پھر طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف اور چارپایوں کی طرح، طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھر لیں اور لہو اور لعب کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں اور شہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں۔ اور گھوڑوں پر اور یکوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں اور کئی قسم کی زینتوں کے ساتھ اور تمام دن بے ہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں (گزارتے ہیں۔)''

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16 صفحہ 31-49)

کامیابی کے لئے استقامت شرط ہے

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ استقامت ہی تو تھی کہ خواب میں حکم ہوا کہ تو بیٹا ذبح کر، حالانکہ خواب کی تعبیر اور تاویل بھی ہو سکتی تھی، مگر خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان اور دل میں ایسی قوت ہے کہ یہ حکم پاتے ہی معاً تعمیل کے واسطے تیار ہو گئے اور اپنے ہاتھ سے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے لگے۔ آج کل اگر کسی کا بچہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جائے تو خدا تعالیٰ کی نسبت ہزار ہا شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اور شکوہ و شکایت کے لئے زبان کھولتے ہیں لیکن ایک ابراہیمؑ ہے کہ بیٹے کی محبت کو کچل ڈالا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کو تیار ہو گیا۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔''

(ملفوظات، جلد اول۔ قادیان: نظارت نشر و اشاعت، 2003ء، صفحہ 516)

اللہ تعالیٰ متقی کو ضائع نہیں کرتا

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال دیکھئے کیا انقطاع کا نمونہ ان سے ظاہر ہوا۔ جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضائع کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا اور اس کا نشان دنیا سے معدوم نہیں کرتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ایسا اخلاص ظاہر کریں اور اس قدر کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو جائے۔ دوست دوست سے راضی نہیں ہو سکتا جب تک اس کے لئے وفاداری ظاہر اور ثابت نہ ہو۔''

(ملفوظات، جلد چہارم۔ قادیان: نظارت نشر و اشاعت، 2003ء، صفحہ 44-45)

ابراہیمؑ کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہئے

مزید برآں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ابراہیم کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہئے۔ جس طرح پر وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گیا اسی طرح انسان ساری دنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کر دیتا کچھ نہیں بنتا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کو ایک جذبہ پیدا ہو جاوے۔

(باقی صفحہ 23)

حضور کی جوتیوں کا غلام، غلام ابن غلام لکھنے والا، خلافت سے بے لوث محبت اور کامل اطاعت کو
ہر کامیابی اور کامرانی کی کلید قرار دینے والا نیک، صالح، عجز وانکسار کا پیکر

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مختصر ذکرِ خیر

بلانے والا ہے سب سے پیارا، اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

24رمئی 2022ء کو جماعت احمدیہ مسلمہ کے ایک دلیر اور جاں نثار سپاہی، خلافت احمدیہ کے ادنیٰ چاکر، نظام جماعت اور خدمتِ دین کے دل کی گہرائیوں سے پابند، انسانیت کا درد رکھنے والے بے لوث خادم، دعا گو، عبادت گزار، تعلقات اور روابط کو جماعتی امور کیلئے استعمال میں لانے والے، بچوں اور بڑوں سب کے دلوں میں یکساں آباد، مشفق ومحسن، منشائے خداوندی اور تقدیرِ الٰہی کے تحت اِس دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

27رمئی 2022ء نماز جمعہ سے قبل تقریباً گیارہ بجے دوپہر چہرہ نمائی کے لئے ایوان طاہر میں ہزاروں احباب کا اتنا بڑا ہجوم کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا جس میں مقامی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا کے دُور نزدیک اور امریکہ سے بڑی تعداد میں دوست احباب شامل ہوئے۔ اس روز نماز جمعہ کے بعد مولانا مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرنے سے پہلے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے مخلص اور دیرینہ ساتھی کی طویل خدمات کا بڑی محبت اور اخلاص کے ساتھ ذکر خیر کیا۔ اسی روز میپل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی جہاں سینکڑوں احباب نے قبر کو مٹی دی، قبر کی تیاری کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ تو عبید اللہ علیم مرحوم نے پہلے سے ہی یہ کہہ دیا:

اندر بھی اس زمیں کے روشنی ہو
مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

اِس دوران غیر احمدی احباب کی ایک بڑی تعداد، سیاسی قائدین، مرکزی اور صوبائی وزراء، بہت سے شہروں کے میئر اور کونسلر وقفہ وقفہ سے تعزیت کے لئے آتے رہے۔ بریمپٹن شہر کی انتظامیہ نے اپنے شہر کا پرچم ایک دن کے لئے سرنگوں رکھا۔ مختلف TV چینلز اور سوشل میڈیا پر سانحہ کی خبریں نشر ہوتی رہیں۔

کینیڈا کے وزیر اعظم آنریبل جسٹن ٹروڈو نے بھی ٹوئٹ کے ذریعہ سانحہ پر اپنے جذبات کا اظہار کیا:

Our hearts are with the Ahmadiyya Muslim Jamaat community during this difficult time, as they mourn the passing of former President Naseem Mahdi. He dedicated his life to bettering the lives of others and he leaves behind an incredible legacy.

اردو ترجمہ: اس مشکل گھڑی میں جب احمدیہ مسلم جماعت کے افراد اپنے سابقہ امیر نسیم مہدی کی رحلت کے باعث افسردہ ہیں، ہمارے دل ان کے ساتھ دھڑک رہے ہیں۔ انہوں نے دوسروں کی زندگیاں سنوارنے کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ اور انہوں نے اپنے پیچھے ناقابل فراموش روایات چھوڑی ہیں۔

کینیڈا کے امیر جماعت اور مشنری انچارج کی حیثیت سے محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نہ صرف جماعت احمدیہ پر بلکہ ساری کینیڈین سوسائٹی پر ان مٹ نقوش چھوڑ گئے ہیں۔ ایک مذہبی جماعت کے مذہبی اور انتظامی سربراہ کی حیثیت سے آپ کی انتھک محنت کے نتیجہ میں ہزاروں احمدی مہاجرین کی آبادکاری کا کام ممکن ہو سکا۔ آج ہزاروں خاندان اِس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جب بھی شدید ضرورت کی گھڑی آئی تو جماعت احمدیہ مسلمہ نے ان کی مدد کی۔ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب بہت سے لوگوں کے لئے غیر معمولی مقام اور مرتبہ کے انسان تھے۔ وہ ہمدردی اور محبت کے جذبات سے لبریز ایک مبلغ، ایک امام، ایک استاد، ایک غیر معمولی منتظم، ایک باپ، ایک بھائی، کینیڈا اور ساری دنیا میں بہت سے احمدیوں کے ایک دوست، حوصلہ افزائی کرنے والے اور ترغیب دلانے والے وجود تھے۔ وہ سینکڑوں لوگوں کے ذاتی دوست تھے اور ان کی ذمہ داریاں ان کے چہرے کی مسکراہٹ پر کبھی غلبہ نہ پا سکیں۔ ان کی عزت اور احترام بہت سے لوگوں کے دلوں میں جاگزیں تھا اور ان کے نقوش ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

بین المذاہب ہم آہنگی کے چمپیئن کی حیثیت سے محترم مہدی صاحب نے امن وشانتی اور پُر امن اسلامی تعلیمات کا پیغام کینیڈا کے کونے کونے تک پہنچایا۔ آپ کی قیادت میں جماعت احمدیہ مسلمہ کینیڈا میں ورلڈ ریلیجن کانفرنس کی سب سے بڑی اور سب سے قدیم آرگنائزر بن گئی۔

محترم مولانا نسیم مہدی صاحب کا ہمیشہ یہ مطمح نظر تھا کہ ہماری جماعت کو دوسروں کی مدد کے لئے کھڑے ہونا چاہئے، رضا کارانہ کاموں اور انسانیت کی خدمت جماعت احمدیہ مسلمہ کا امتیازی نشان ہونا چاہئے۔ لہٰذا انہوں نے فوڈ بنک، چیریٹی واک، نئے سال کے آغاز پر شہر کی صفائی اور خون کے عطیات جمع کرنے جیسی احمدیہ مہمات کو زور وشور سے کینیڈا میں جاری رکھا۔

وان کی چھوٹی سی بستی جو بعد میں ہزاروں احمدی گھرانوں کی آماجگاہ بن گئی اور اب ٹورانٹو کے قد وقامت کو چھو رہی ہے، 1985ء سے ہی مولانا نسیم مہدی صاحب کی آنکھ کا تارا بن چکی تھی۔ آپ وان شہر میں جدید ٹیکنالوجی سے لیس ایک نئے ہسپتال کی بنیادیں رکھنے کے لئے شہری انتظامیہ سے مصروفِ گفتگو رہے "رن فار وان" (Run for Vaughan) کی تحریک کے ذریعہ اونٹاریو کی جماعتوں نے ہر سال اس مہم کے لئے عطیات جمع کئے اور 1.3 ملین کینیڈین ڈالر کا عطیہ پیش کیا۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا (Ahmadiyya Muslim Youth Canada) کا نام وان ہسپتال (Vaughan Hospital) کے نچلے داخلی دروازے پر آویزاں عطیہ دہندگان کی اس فہرست میں شامل کر دیا گیا جنہوں نے ناممکن کو ممکن میں بدل دیا اور پانچویں منزل پر

میڈیکل سرجیکل یونٹ کی دیواریں مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے جذبۂ قربانی کا منہ بولتا ثبوت بن گئی ہیں۔

تین دہائیوں سے ہاؤسنگ کا مسئلہ حکومت کو درپیش ہے۔ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کی تشکیل میں وسیلہ بنے، جو ایک ایسا قابل استطاعت ہاؤسنگ پراجیکٹ ہے جس کے ذریعہ سینکڑوں خاندانوں کو سالہا سال سے پر وقار رہائشی سہولتیں مہیا ہیں۔

کئی دہائیوں سے جماعت احمدیہ کے افراد کو اکٹھے نماز ادا کرنے کی سہولتیں تو مہیا تھیں لیکن ایک مثالی عبادت گاہ کا تصور ناپید تھا۔ مسجد بیت الاسلام کی تعمیر نے جماعت کے اِس خواب کو حقیقت بنا دیا۔ محترم مہدی صاحب نے اِس مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے سارے کینیڈا کے دورے کئے اور 1992ء میں کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کا وان میں افتتاح ہوا پھر مسجد میں باجماعت نمازوں کے قیام کے لئے پیس ویلج کے پراجیکٹ نے وان میں کینیڈا کے پہلے اسلامی طرز کے رہائشی پراجیکٹ کا تصور پیش کیا۔ اِس کے بعد کیلگری میں مسجد بیت النور اور ڈیلٹا برٹش کولمبیا میں مسجد بیت الرحمٰن نے کینیڈا میں مساجد کے دروازے کھول دیئے۔

ایک قابل فخر کینیڈین کی حیثیت سے محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے تمام کینیڈین اقدار کو جو ان کے مذہبی عقائد سے مماثلت رکھتی تھیں اپنایا۔ 11 ستمبر کو جب تمام قوم خوف و ہراس میں مبتلا ہو کر دہشت انگیزی کے واقعات دیکھ رہی تھی تو مہدی صاحب جماعت احمدیہ کی طرف سے ہزاروں بوتلیں خون کا عطیہ لے کر حکومت کے ایوانوں کو ''حب الوطن من الایمان'' کا درس دے رہے تھے۔

جب 11 ستمبر کے حملے کی خبریں دنیا بھر میں گردش کر رہی تھیں تو کینیڈا کے بہت سے سیاستدانوں اور سربراہان مملکت نے یہ اعتراف کیا کہ انہیں پہلی بار اسلامی تاریخ اور تعلیمات کو سمجھنے کا موقع محترم مہدی صاحب کے ذریعہ سے ملا۔

ایک واقفِ زندگی کی حیثیت سے ایک احمدی مسلمان مبلغ کی حیثیت سے ان کی خواہش صرف انسانیت کی خدمت تھی۔ ان کے نزدیک سب سے اہم مقام خلیفۃ المسیح کی خدمت کامل اطاعت اور دل و جان سے فرمانبرداری میں تھا۔ انہوں نے عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے تین خلفائے احمدیت کے بابرکت ادوار میں خدمت کی توفیق پائی۔ ان کے نزدیک یہ ایک عظیم الشان اعزاز تھا جو انہیں خلیفۂ وقت کی جوتیوں کی غلامی میں نصیب ہوا۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5رجون 2022ء میں محترم نسیم مہدی صاحب کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ حضور انور نے فرمایا:

اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد پھر ان کی نماز جنازہ بھی نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔ اس میں پہلا ذکر مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ سلسلہ کا ہے جو مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب کے بیٹے تھے۔ گزشتہ دنوں ان کی انہتر (69) سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ موصی بھی تھے۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ پہلی بیوی وفات پا گئی تھیں۔ پسماندگان میں اب ان کی دوسری اہلیہ اور دونوں بیویوں سے دو دو بیٹے اور ایک ایک بیٹی شامل ہیں۔ یہ 1976ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ ہوئے تھے۔ پھر اصلاح وارشاد مقامی میں ان کو خدمت کا موقع ملا۔ پھر 1977ء میں ان کو بطور مبلغ سوئٹزرلینڈ بھجوایا گیا۔ وہاں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ 1984ء میں ان کو نائب وکیل التبشیر مقرر کیا گیا۔ چند ماہ یہ بطور قائم مقام وکیل التبشیر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ دسمبر 1984ء میں یہ یہاں لندن آئے تو یہاں پر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر چند مہینے بعد یہ 1985ء میں لندن سے ہی کینیڈا روانہ ہو گئے۔ 1985ء سے 2008ء تک بطور مبلغ اور بعد ازاں مبلغ انچارج کینیڈا خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں یہ کینیڈا کے امیر بھی رہے۔ 2009ء سے 2016ء تک مبلغ انچارج امریکہ خدمت کی توفیق ملی۔ پھر یہ بیمار ہو گئے تھے۔ ان کا تقرر پھر دوبارہ سوئٹزرلینڈ میں ہوا لیکن انہوں نے لکھا کہ ڈاکٹر نے مجھے صحت کی خرابی کی وجہ سے کہا ہے کہ میں مزید زیادہ بوجھ والا کام نہیں کر سکتا تو انہوں نے غیر معینہ مدت کی رخصت لے لی۔ بہرحال ان کو پھر میں نے لکھا تھا کہ اگر ایسی حالت ہے اور ڈاکٹر کہتا ہے تو اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ جب ٹھیک ہو جائیں تو بتا دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ پھر آپ سے خدمت لی جائے گی لیکن بہرحال بیماری ان کی بڑھتی رہی۔

جیسا کہ میں نے کہا 1985ء میں یہ کینیڈا گئے تھے۔ 1986ء میں مشن ہاؤس بیت الاسلام کے لیے 24 ایکڑ زمین خریدی گئی اور اس کو پھر وہاں آباد بھی کیا گیا۔ ان کے وقت میں بہت سے احمدی کینیڈا میں آ کر آباد ہوئے اور انہوں نے ان لوگوں کی بڑی مدد کی۔ بہت سے دوسرے لوگ بھی ان کے ممنون احسان ہیں۔ چندہ اور تجنید کے سسٹم کو انہوں نے کمپیوٹرائزڈ کروایا۔ ٹورانٹو اور کیلگری میں دو بڑی مساجد کی تعمیر کی گئی اور دیگر جماعتوں میں بھی سینٹر قائم کیے گئے۔ میرا خیال ہے شاید وینکوور کی مسجد بھی ان کے زمانے میں بنی تھی۔ بہرحال یہ دو بڑی مساجد تو ہیں۔ 2003ء میں ان کے وقت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کا قیام ہوا۔ ایم ٹی اے نارتھ امریکہ سٹیشن کے قائم کرنے میں بھی آپ نے بڑا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے یہ سب کام قبول فرمائے۔

☆ ان کی اہلیہ امۃ النصیر صاحبہ لکھتی ہیں کہ نسیم مہدی صاحب کو ازدواجی زندگی کے 26 سال میں جو میں نے دیکھا کہ ہر دکھ درد میں ان کو اپنا ساتھی پایا۔ بڑے پیار کرنے والے، عزت کرنے والے شوہر تھے۔ شفیق باپ تھے۔ جاں نثار بھائی تھے۔ انسانیت کا درد رکھنے والے تھے۔ خلافت کے مطیع اور فرمانبردار تھے۔ اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل رکھنے والے تھے۔ نیک انسان تھے۔ ان کی اہلیہ نے پھر مزید یہی بیان کیا ہے کہ لوگوں کی بڑی بے لوث خدمت کرنے والے تھے اور دوسروں سے محبت کے ساتھ پیش آنا اور جماعت کے خلاف نہ کوئی بات سنتے تھے نہ کسی کو کرنے دیتے تھے اور نہ ان کے سامنے کرنے کی جرأت ہوتی تھی۔ اور بہت زیادہ مہمان نوازی تھی۔ درود شریف پڑھنے کی طرف بہت توجہ رہتی تھی۔

کہتی ہیں جب عمرہ پر گئے تو میں نے پوچھا کہ کیا دعائیں کیں۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو وہاں صرف درود شریف پڑھا ہے۔

☆ ان کی بیٹی سعدیہ مہدی کہتی ہیں کہ میرے والد بہت دعا گو شخصیت کے مالک تھے۔ کہتی ہیں: جب میں کبھی دعا کے لیے کہتی تو مجھے کہتے کہ درود شریف پڑھا کرو۔ جب بھی کسی معاملے میں دعا کے لیے کہا تو ہمیشہ درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ میں نے ایک دن ان سے پوچھا کہ آپ ہر بات پر یہی کہتے ہیں کہ درود شریف پڑھا کرو تو کہتے کہ درود شریف پڑھو

اور سمجھاتے کہ سب سے بڑی دعا درود شریف ہی ہے۔ اگر یہ قبول ہوگئی تو سب دعائیں پوری ہو جائیں گی۔

☆ پھر عصمت شریف صاحبہ ہیں، کہتی ہیں کہ مہدی صاحب میرے بہنوئی تھے۔ ان کو بائیس (22) سال بہت قریب سے دیکھا۔ بے حد شفیق، بے حد خیال رکھنے والے، بہت محبت سے پیش آنے والے۔ خلیفۂ وقت سے بھی بے انتہا عقیدت رکھنے والے انسان تھے۔

☆ ان کی ہمشیرہ کہتی ہیں کہ جب آپ سوئٹزرلینڈ میں مربی سلسلہ تھے تو اس وقت ایک سوئس لڑکی جو احمدی ہوگئی تھی وہ جلسہ سالانہ پر ربوہ آئی اور ربوہ میں ہمارے گھر آئی کہ میں نے نسیم مہدی صاحب کی والدہ سے ملنا ہے اور کہتی ہیں میری خواہش ہے کہ میں اس ماں سے ملوں جس کا بیٹا اتنا ذہین ہے، جس نے اتنے تھوڑے عرصہ میں اتنی زبانوں پر عبور حاصل کر لیا اور بغیر کسی جھجک کے وہ تبلیغ کے کاموں میں مصروف ہے اور بڑی روانی سے ہر موضوع پر بات کر لیتا ہے۔

☆ ان کی بہو کہتی ہیں کہ ہمیشہ ہمیں درود شریف کی اہمیت اور اس کے سہارے سے دعاؤں کی قبولیت کی اہمیت کے بارہ میں بتاتے۔ انہوں نے ایک دفعہ بتایا کہ میں ایئرپورٹ کی لائن میں کھڑا ہوا اور خیال ہوا کہ ان کے پاسپورٹ کی مدت ختم ہو چکی ہے تو فوراً ہی درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور لائن میں اسی طرح لگے رہے۔ کاؤنٹر میں موجود شخص نے پاسپورٹ کو دیکھا بھی نہیں اور اسی طرح آگے گزار دیا۔

☆ ان کے داماد لکھتے ہیں کہ جب سے میری شادی ہوئی آپ بہت ہی پیار اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر دیتے۔ فجر کی نماز کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جاتے اور قرآن پاک کی کوئی آیت یا واقعہ سناتے۔ پھر اس کی تفسیر پیش کرتے اور یوں بڑے لطیف انداز میں ہماری تربیت کرتے۔

☆ ان کی بیٹی نوال مہدی کہتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ آپ کو قرآن کریم کی طرف بہت توجہ اور شوق تھا۔ قرآن کے بڑے سچے عاشق تھے اور ہمیں بھی کہتے تھے کہ غور سے مطالعہ کیا کرو۔ اس کے معانی اور مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرو تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے نظر آئیں گے اور قرآن کریم پڑھنے کا سرور بھی ملنا شروع ہو جائے گا۔ کہتی ہیں بڑی باقاعدگی سے تہجد کی نماز پڑھنے والے تھے۔ قیام اور رکوع اور سجدہ طویل ہوتا تھا۔ ان کی نمازوں میں بڑی رقت اور گداز ہوتی تھی۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم کے درس دینے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ بڑی محنت سے درس تیار کرتے تھے۔

یہ اور لوگوں نے بھی لکھا ہے۔ قرآن کریم کے مشکل الفاظ کے معنی اور مطالب بیان کرتے تھے اور اس سے ملتے جلتے الفاظ کا ذکر کرتے جس سے لوگوں کو آسانی سے سمجھ آ جاتی۔

☆ امیر جماعت کینیڈا ملک لال خاں صاحب کہتے ہیں کہ سابق امیر اور مشنری انچارج کینیڈا کے ساتھ میں نے 1987ء سے لے کر ایک لمبا عرصہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے اوصاف سے نوازا تھا اور وہ جو خصوصیات تھیں ان کو جماعت کی خدمت میں انہوں نے استعمال کیا۔ انہیں دوست بنانے اور دوستی نبھانے اور ان روابط کو جماعت کے مفاد میں استعمال کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ کینیڈین سوسائٹی کے متعدد شعبوں کے نمائندین سے انہوں نے ذاتی تعلق پیدا کیے اور ان کو جماعت سے متعارف کروایا۔ ماشاء اللہ یہ ملکہ بھی ان میں خوب تھا اور جن سے بھی تعلق قائم کیا بڑا اچھا اور گہرا تعلق تھا اور دوسروں نے بھی اس تعلق کو نبھایا۔ ان کی وفات پر بھی اسی طرح غیروں نے بہت زیادہ تعزیت کی ہے۔ پھر ملک لال خاں صاحب لکھتے ہیں کہ پاکستان اور دوسرے ممالک سے آنے والے افراد اور خاندانوں کی راہنمائی اور امداد کی ذمہ داری کی توفیق اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی۔ پھر کہتے ہیں کہ مجلس عاملہ کے اراکین سے ان کا رابطہ دوستوں کی طرح رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے ان کی امارت میں تقریباً بیس (20) سال خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران میں مجھے انہوں نے یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ ان کے امیر ہونے کے باعث میں ان کا ماتحت ہوں بلکہ ان کا رویہ مجھ سے ایک دوست والا رہا ہے۔

☆ پھر ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب کہتے ہیں کہ نسیم مہدی صاحب کو آرڈر آف اونٹاریو کا تمغہ 2009ء میں ملا جو کہ صوبے کا سب سے معزز اعزاز ہے جو کسی شہری کو دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایوارڈ کسی بھی فیلڈ میں کامیابی اور اعلیٰ خدمات بجالانے پر دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں جب ان کی تقرری امریکہ میں ہوئی تو ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر میری ان سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ تم جس پوزیشن میں اب ہو تم جتنی زیادہ لوگوں کی خدمت کر سکتے ہو کرو۔ جب بھی کوئی فرد جماعت تمہارے پاس آئے تو اس کی مدد کرو اور کبھی نہ دھتکارنا۔ جو کچھ ان کے لیے کر سکتے ہو کرو اور یہ بھی بتایا کہ لوگ بعض دفعہ صحیح طرح بات نہیں کرتے تو پوشیدہ طور پر بھی ان کا پتا کر کے ان کی مدد کرنی چاہئے۔

کہتے ہیں میں نے انہیں ہمیشہ ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہوئے دیکھا ہے اور ہمیشہ ایسے رنگ میں پردہ داری کرتے ہوئے مدد کرتے تھے کہ ضرورت مند کسی طرح بھی شرمندہ نہ ہو۔

☆ شکور احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ان کی بہت ساری باتوں میں سے ایک نصیحت جو میرے ذہن نشین ہوگئی وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں میں جامعہ کے ابتدائی سالوں میں شاید درجہ ثانیہ میں تھا۔ ایک دفعہ عصر کی نماز پر چپل پہن کے مسجد میں آ گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ واقفین سلسلہ کو تمام حالات کے لیے تیاری کر کے گھر سے نکلنا چاہئے تا کہ اگر کبھی کوئی حکم مل جائے تو فوری طور پر وہیں سے اس کو بجالانے کے لیے تم لوگ تیار ہو کے چلے جاؤ۔ یہ نہ ہو کہ کہو میں گھر جا کے تیار ہو کے آتا ہوں۔ ذہنی کے علاوہ جسمانی طور پر بھی ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔

☆ اسی طرح فراست عمر مربی سلسلہ امریکہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب میرا جامعہ کا انٹرویو ہوا تو مہدی صاحب نے ایک سوال پوچھا کہ اگر بطور مشنری افریقہ بھیجا جائے اور وہاں مخالفت ہو جائے مقامی لوگوں کی طرف سے تو کس سے پہلے رابطہ کرو گے اپنی والدہ سے یا خلیفۃ المسیح سے؟ تو کہتے ہیں میں نے سوچنے کے بعد کہا خلیفۃ المسیح سے۔ اس پر مہدی صاحب نے کہا کہ اسی بنیاد پر میں تمہاری سفارش کر رہا ہوں کہ تمہیں داخلہ دیا جائے اور یہی صحیح جواب ہے۔

☆ کرنل دلدار احمد صاحب سیکرٹری مشن ہاؤس ہیں۔ کہتے ہیں کہ نسیم مہدی صاحب میں خلفاء کی اطاعت کا جذبہ نمایاں پایا جاتا تھا۔ ان کے کارناموں میں ایک پیس ویلیج کا قیام ہے۔ یہ اس طرح معرض وجود میں آیا کہ جس زمانہ میں کینیڈا کا جلسہ سالانہ مسجد بیت الاسلام کے ساتھ میدان میں ہوتا تھا، اس وقت ساتھ والے قطعہ زرعی زمین کی مالکہ جلسہ کے موقع پر ہر سال شکایت کرتی کہ ان کے جلسہ کے شور سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے اور ان کے لنگر کی بو میرے لیے ناقابل برداشت ہے۔

بہرحال کچھ عرصہ بعد جب حکومت نے اس زرعی زمین کی زوننگ(Zoning)کی اوراس کو رہائشی زون میں تبدیل کر دیا تو پھرنسیم مہدی صاحب کوفکر ہوئی کہ یہ ایک مالکہ ہمیں پریشان کر رہی تھی اب تو اس زمین کے کئی مالک بن جائیں گے، کئی گھروں کے مکین آ جائیں گے،تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔اس پر انہوں نے عید کے موقع پر احباب جماعت میں سکیم پیش کی کہ کیوں نہ یہاں سارے احمدی گھر بنالیں اور یہ جگہ احمدی لوگ خرید لیں۔ چنانچہ احباب جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہا اور اللہ کے فضل سے پھر پیس ویلج کا قیام عمل میں آیا۔

☆ ذیشان گورایہ صاحب مربی سلسلہ ہیں۔کہتے ہیں بے شمار نو جوانوں نے ان سے تربیت حاصل کی اور آج اس تربیت کے نتیجہ میں ہم لوگ دنیا کے مختلف ممالک میں بطور مربی سلسلہ جماعت کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔آپ کی تربیت کی وجہ سے ہم نے خلافت سے محبت کرنا سیکھا اور اطاعت کی روح کو اپنے اندر نشوونما پاتے دیکھا۔

☆ اسی طرح آصف خان صاحب کینیڈا کے سیکرٹری امور خارجہ ہیں، کہتے ہیں میں تیرہ سال کی عمر میں وان (Vaughan)میں آیا تھا۔اس وقت مشن ہاؤس کے آس پاس کچھ درجن بھر احمدی تھے۔میرا اس وقت جماعتی علم بہت کم تھا۔مہدی صاحب نے مجھ سے اپنے بیٹے کی طرح سلوک کیا، میرے استاد بن گئے۔باسکٹ بال کھیلتے اور ہمیں جماعتی تعلیم دیتے۔میں نے ہوش سنبھالی تو مجھے مختلف سیاستدانوں سے رابطہ کرنے کے لیے جماعتی کام دیتے۔اور کہتے ہیں میں نے سب تربیت ان سے حاصل کی۔اسی طرح آج بھی اللہ کے فضل سے یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

☆ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت امریکہ کہتے ہیں کہ 2016ء میں بطور مشنری انچارج اور نائب امیر جماعت امریکہ ان کو خدمت کی توفیق ملی اور امریکہ میں انہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔دورہ جات کیے۔مختلف سٹیٹس میں دورہ جات پر گئے،تبلیغ کے کام کو مؤثر طور پر شروع کرنے کی کوشش کی۔اس دوران مرحوم کو میڈیا اور مختلف کمپینز (campaigns) کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام امریکہ میں پھیلانے کی توفیق ملتی رہی۔پھر میکسیکو میں جماعت کے قیام کے بارہ میں مرکز کی ہدایت کی روشنی میں وہاں مشن ہاؤس قائم کرنے کے سلسلہ میں ان کو توفیق ملی۔سیکرٹری تبلیغ امریکہ ڈاکٹر وسیم احمد سید صاحب کہتے ہیں کہ ہر ایک کے ساتھ پیار اور محبت کا تعلق قائم کرنے والے تھے۔اس میں پہل کرتے تھے اور خدمتِ اسلام میں ہر ایک کو ساتھ لگانے کا طریق آتا تھا۔امریکہ آنے کے بعد مرحوم نے 11/ستمبر کی مناسبت سے ہر سال منعقد ہونے والی تقریبات کو اسلام کی تعلیمات پھیلانے کا مؤثر ذریعہ بنایا اور Muslims for life اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں Muhammad, Messenger of peace مہم شروع کی۔

امریکہ کی چھپن (56) یونیورسٹیز میں اس موضوع پر لیکچر ہوئے۔لائف آف محمدؐ کتاب وسیع طور پر ان کے لیکچر میں شامل ہونے والے افراد کو تحفہ دی گئی۔Muslims for loyalty کی مہم بھی انہوں نے شروع کی۔مختلف یونیورسٹیز میں لیکچر دیئے۔مقامی حکومتی حلقوں کے ساتھ میٹنگز کیں اور اسلام کی تعلیم کو اجاگر کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک دفعہ اپنی تقریر میں سوئٹزرلینڈ کے مشن کی مساعی میں جماعت کے تعارفی فولڈر کی سکیم پر مہدی صاحب کے مستعدی سے کام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سوئٹزرلینڈ کی پہاڑیوں پر جو لوگ رہتے ہیں، یہ جانور پالنے والے تین قبیلے ہیں۔تینوں کی زبان بھی مختلف ہے۔ایک اٹھائیس ہزار کی تعداد میں ہے، دو کی تعداد شاید اس سے کم ہے۔بہرحال کہتے ہیں اتفاقاً اٹھائیس ہزار بولنے والوں کا فولڈر شائع کر دیا۔نسیم مہدی صاحب نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے) مجھ سے مشورہ کرنے کے بعد اور آٹھ ہزار فولڈر اس علاقے کے ہر گھر میں پہنچا دیا۔تو وہاں اس علاقے میں شور مچ گیا۔دو اخباروں نے بڑی سخت تنقید لکھی ہے۔ (ماخوذ از سبیل الرشاد۔جلد دوم صفحہ 427-426)

تو میں نے کہا اچھی دعا ان کے حق میں ہوگئی ہے کئی لاکھ فولڈر تقسیم ہوا۔ (ماخوذ از خطابات ناصرؒ۔جلد دوم صفحہ 544-543)

بہرحال یہ مختصر سی رپورٹ تھی جو جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہاں پیش کی۔اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔درجات بلند فرمائے۔اپنے پیاروں کے قدموں میں ان کو جگہ دے۔ان کے بچوں اور بیوی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔جس طرح انہوں نے وفا سے زندگی گزاری ہے ان کی اولاد بھی اسی طرح وفا سے زندگی گزارنے والی ہو۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔20/جون 2022ء)

مولانا نسیم مہدی صاحب نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ النصیر مہدی صاحبہ وان، چار بیٹے مکرم احمد مہدی صاحب امریکہ، مکرم فرید مہدی صاحب، مکرم رفاد مہدی صاحب، مکرم طٰہٰ مہدی صاحب وان، دو بیٹیاں محترمہ سعدیہ مہدی صاحبہ اہلیہ مکرم عرفان احمد صاحب پیس ویلج، محترمہ نوال مہدی صاحبہ اہلیہ مکرم تیمور خاں صاحب امریکہ، دو بھائی مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر پرویز پروازی صاحب، مکرم ہادی احمد خاں صاحب پیس ویلج، تین بہنیں محترمہ جمیلہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید شاہد صاحب مرحوم ربوہ، محترمہ نعیمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ مختار احمد صاحب مرحوم کراچی اور محترمہ سلیمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب شہید لاہور یادگار چھوڑے ہیں۔ان کے علاوہ بھی مرحوم کے اعزا و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔اللہ ان سب کو ان کے نیکیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولانا صاحب موصوف کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو ان کے اوصاف حمیدہ سے وافر حصہ عطا فرمائے۔آمین!

کینیڈا کی سرزمیں اس کو بھلا سکتی نہیں

مہدیٔ دوراں کی ملّت کا جواں ہمّت سپوت
وہ مصافِ خدمتِ دیں میں مجاہد تھا عظیم
معتبر تھی ذات اس کی پُراثر گفت و شنید
یہ بھی تھی اک خاص اُس پہ شفقتِ ربِّ کریم
کینیڈا کی سرزمیں اس کو بھلا سکتی نہیں
فخر تھا یاں احمدیت کے لئے مہدی نسیم
ثبت ہیں ہر ایک دل میں اُس کی یادوں کے نقوش
روح کر یارب تو اُس کی اپنی قربت میں مقیم

(مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب)

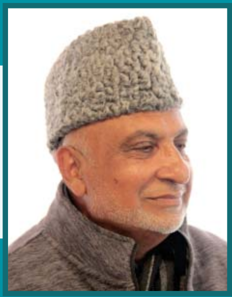

خلیفہ خدا کا نمائندہ ہوتا ہے جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں
(مشاہدات کی روشنی میں)

مکرم مولانا حنیف احمد محمود صاحب، لندن

مکرم سید ہدایت اللہ ہادی صاحب مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا نے فون کے ذریعہ ماہ جون 2022ء میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سالہ خصوصی نمبر کے لئے خاکسار سے بحیثیت ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن لندن پیغام تہنیت بھجوانے کی درخواست کی۔ اس پر خاکسار کو تسلی نہ ہوئی۔ میں نے کہا کہ کوئی موضوع بتائیں۔ تب مکرم ایڈیٹر صاحب موصوف نے خاکسار سے خلافت کے زیرِ سایہ پلتے ہوئے شفقتوں اور محبتوں کے واقعات ہی کو ضبط تحریر میں لانے کی درخواست کی اور یہ کہا کہ آپ ایک عالمی شہرت یافتہ جماعتی جریدہ روزنامہ الفضل آن لائن کے مدیر المہام ہیں۔ اور کئی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ روزانہ الفضل نکالتے ہیں یہ کوئی آسان کام تو نہیں ہے۔ آپ کی تحریر ہمارے پچاس سالہ جشن تشکر نمبر کے لئے خوشی کا باعث ہوگی۔ اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے قبولیت کے واقعات بھی قارئین احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے موجب ازدیادِ ایمان ہوں گے۔ یہ بات خاکسار کے دل کو لگی اور اسی حوالہ سے تین ایسے واقعات لے کر قارئین احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے حاضر ہوں جو دو اور دو چار کی طرح اس بات کے گواہ ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور پھر اس کی دعاؤں کو قبول کر کے اس امر کی گواہی بھی دیتا ہے کہ یہ میرا منتخب بندہ ہے جس کی دعائیں بدرجۂ اتم قبولیت پاتی ہیں۔

پہلا ایمان افروز واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں کا زندہ ثبوت

خاکسار پیدائشی طور پر بولنے سے 8-7 سال کی عمر تک قاصر رہا۔ اس صورت حال سے نیز والدین کا پہلوٹھی کا بیٹا ہونے کے ناطے سے والدین پریشان بھی تھے۔ دعاؤں کے ساتھ ساتھ علاج بھی ہو رہا تھا۔ لوگوں کے مشورہ پر تندوا بھی کٹوایا گیا، مگر عمر بڑھتی گئی اور بولنے کی کوئی صورت نہ بنی۔ اسی پریشانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا جاتا رہا۔ ایک دن والدہ محترمہ صبح سویرے مجھے گود میں اٹھا کر حضور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی تھیں کہ حضور ابھی ناشتہ فرما رہے تھے کہ میں نے تمہارے بول نہ سکنے کے متعلق پریشانی کا اظہار کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضورؓ نے فرمایا۔

’’بی بی! فکر نہ کرو یہ بچہ بولے گا اور اس کی آواز دنیا سنے گی۔‘‘

یہ دعاؤں بھری خوش خبری لے کر امی جان مرحومہ واپس گھر آئیں۔ اِدھر نہ بولنے کی وجہ سے تمام عزیز و اقارب مجھ سے بہت پیار سے پیش آتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے ایک پھوپھا جان مرحوم مکرم منیر احمد اعوان، کاتب روزنامہ الفضل ربوہ تھے۔ کتابت کرتے وقت مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور چار آنے کا لالچ دے کر مجھے پھوپھا لفظ کہنے کو کہتے تھے۔

یہ غالباً 1960-1961ء کی بات ہے۔ پھوپھا جان مرحوم کی دو اڑھائی ماہ کی انتھک کوشش کے بعد خاکسار نے سب سے پہلے ’’پھوپھا‘‘ کا لفظ بولا تو گھر میں ایک جشن کا سماں تھا۔ مجھے انعام میں چونی ملی اور مٹھائی تقسیم ہوئی۔

اب میں عمر کی اس حد کو چھو رہا تھا جو اسکول جانے کی عمر ہوتی ہے۔ باوجود بہت کم اور تو تلا بولنے کے مجھے اپنے سے چھوٹے بھائی کے ساتھ اسکول میں بٹھا دیا گیا۔ ذہنی طور پر اسکول دور میں بہت کمزور ہی رہا اور رعایتی نمبروں کے ساتھ اگلی کلاس میں ترقی ملتی رہی۔ یہاں تک کہ آٹھویں کلاس یعنی مڈل کے بورڈ کے امتحان کا وقت آ گیا۔ جس کا داخلہ بھجوایا گیا تھا، مگر میری تعلیمی حالت کو دیکھ کر ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے رول نمبر سلپ دینے سے انکار کر دیا اور میں اسکول کا امتحان دے کر نویں جماعت میں رعایتی نمبروں کے ساتھ ترقی پا گیا۔ جہاں میں نے اپنے چھوٹے بھائی اور ایک کزن طاہر احمد صاحب کی دیکھا دیکھی ہائی جین فزیالوجی (Hygien Physiology) رکھ لی تا ڈاکٹر بنوں۔ نویں کا امتحان تو انہی مضامین میں رعایتی طور پر پاس کیا اور میٹرک کے لئے جب داخلے کے کاغذات کی تیاری کا وقت آیا تو اچانک میرے دل میں ہائی جین فزیالوجی کی جگہ اسلامیات میں امتحان دینے کی تحریک پیدا ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کی قبولیت کے ابتدائی اعلان کا اظہار تھا۔ میں نے محترم ابا جان مرحوم سے جو اس وقت کراچی میں سرکاری ملازم تھے، مضمون کے تبادلہ کی تحریری اجازت مانگی۔ جو نہ ملی اور داخلہ ہائی جین فزیالوجی مضامین میں بھجوانا پڑا۔

میٹرک کا امتحان اور خدائی تائید

رفتہ رفتہ امتحان کا وقت قریب آ گیا اور ایک دفعہ پھر اسکول والوں نے میری نالائقی اور تعلیمی کمزوری کو دیکھ کر رول نمبر سلپ دینے سے انکار کر دیا۔ اچانک ابا جان کراچی سے کچھ مدت کی رخصت پر ربوہ آ گئے۔ میں نے ابا جان سے عرض کی کہ اسکول جا کر ہیڈ ماسٹر صاحب سے رول نمبر سلپ کی درخواست کریں۔ مگر ابا جان اپنی طبیعت کے پیش نظر کہاں ماننے والے تھے۔ فوراً بولے کہ ’’میں سارا وقت ایک لائق طالب علم رہنے والا، ایک نالائق طالب علم کے لئے اسکول کیسے جا سکتا ہوں۔‘‘

ادھر خاکسار کے چھوٹے بھائی کو رول نمبر سلپ مل چکی تھی۔ خاکسار بہت پریشان تھا خاکسار نے ایک ’’حربہ‘‘ استعمال کیا اور امی جان مرحومہ کے ذریعہ ابا جان کو کہلوایا کہ چھوٹے بھائی کو Slip مل چکی ہے اور امتحان دینے کی صورت میں وہ مجھ سے آگے نکل جائے گا اور بڑا بھائی پیچھے رہ جائے گا۔ یہ بات محترم ابا جان کے دل کو چھو گئی اور ایک دن خود ہی اسکول جا پہنچے اور محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کو تحریری یقین دہانی دے کر رول نمبر سلپ لے آئے۔ اور آتے ہی اپنی رخصت میں اضافہ کی درخواست کراچی بھجوا دی اور مجھے پڑھانے کی ذمہ داری خود سنبھالی۔ امتحان میں 22-20 دن باقی تھے۔ تیاری شروع کی۔ انگریزی اور حساب میں بالترتیب 5 اور 7 نمبر لینے والا اب اپنے آپ کو بہت بہتر پانے لگا۔ بالآخر امتحان میں شامل ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوا اور

850/472 نمبر لے کر گریڈ دوم میں کامیابی حاصل کی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ میری زندگی کی پہلی کامیابی تھی جو مجھے کسی رعایت کے بغیر ملی تھی۔ یہ دراصل اس عظیم انسان حضرت مصلح موعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو آپؓ نے میری والدہ کی گود میں مجھے دی تھیں۔

دوسرا ایمان افروز واقعہ

میرے بیٹے کی پیدائش بطور ایک معجزہ

عزیزم سعید الدین احمد کی پیدائش 16 / اکتوبر 1987ء کی ہے۔ عزیزم کی پیدائش بھی ایک معجزہ سے کم نہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اس کی پیدائش بو (Bo) شہر کی ہے جو سیرالیون کے Southern Province کا دارالخلافہ ہے۔ جہاں میں بطور مربی خدمات بجالا رہا تھا۔

وقفِ نو کی بابرکت تحریک نے جہاں دنیا بھر کے احمدیوں کے گھروں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے بھر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے خاکسار اور خاکسار کے اہل خانہ کو بھی اس مبارک تحریک میں شمولیت کی وجہ سے انعامات سے نوازا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ جو رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ (سورۃ آل عمران 36:3) کی قبولیت کا زندہ نشان ہے۔

اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ نو کی تحریک کا اعلان فرمایا۔ تو میری اہلیہ محترمہ زکیہ فردوس کو حمل امید سے تھیں۔ محترم خلیل احمد مبشر صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے مجھے اس تحریک سے آگاہ کیا اور اس تحریک کے تحت ''مَا فِیْ بَطْنِیْ'' کو وقف کرنے کی تحریک کی۔ خاکسار نے اپنی اہلیہ محترمہ کے مشورہ سے فوراً حضورؒ کو ''مَا فِیْ بَطْنِی'' کو وقف کرنے کا خط لکھ دیا اور یوں عزیزم سعید الدین احمد کا شمار ابتدائی واقفین نو میں ہوا اور اس کو B70 نمبر الاٹ ہوا۔ چونکہ میری پہلے تین بیٹیاں تھیں اس لئے طبعاً نرینہ اولاد کی خواہش تھی۔ خود بھی دعا کی، احباب جماعت سے بھی دعا کی درخواست کرتا رہا، پیارے والدین سے بھی بذریعہ خطوط دعا کی درخواست کی اور سب سے بڑھ کر امام جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو دعائیہ خطوط لکھے اور یہ فیصلہ کیا کہ ہر جمعۃ المبارک کو ایک دعائیہ خط حضور کی خدمت میں بھجوایا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس عزم کو پورا کرنے کی توفیق دی بلکہ دوران حمل کوئی پچاس کے لگ بھگ خطوط بھجوانے کی توفیق ملی۔ اس کے لئے عاجز مکرم شیخ محمد نعیم مرحوم مبلغ سلسلہ جو اس وقت فری ٹاؤن دارالحکومت میں خدمات بجالا رہے تھے، کا ممنون رہا۔ جنہوں نے خطوط کی ترسیل میں بہت تعاون کیا۔ اللھم اغفرلہ

اس سارے عرصہ کے دوران حضرت صاحبؒ کی طرف سے بہت ہی زیادہ تسلی و تشفی والے خطوط موصول ہوتے رہے۔ جس میں حضورؒ نے نرینہ اولاد اور صحت مند نرینہ اولاد کی دعا سے نوازا۔ بلکہ ایک خط میں میری گھبراہٹ جانچ کر مجھے تحریر فرمایا۔

''آپ کا خط ملا۔ گھبرائیں مت۔ دینی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ چند مہتاب لڑکے سے نوازے گا۔''

چونکہ حضور کے خطوط محترم امیر صاحب کے توسط سے ملتے تھے۔ ایک اور احمدی دوست ڈاکٹر صاحب کے خط میں حضور نے ''چند مہتاب اولاد'' کے الفاظ استعمال فرمائے اور میرے خط میں ''چند مہتاب لڑکے'' کے الفاظ سے دعا دی۔ اور یوں مکرم امیر صاحب نے فون پر مجھے حضور کے الفاظ سے آگاہ کر کے بیٹے کی امید کی خوشخبری سے آگاہ کیا۔ افسوس! حضورؒ کا یہ خط تبادلہ کے دوران کہیں کھو گیا جس کا مجھے بے حد افسوس ہے مگر حضورؒ کے یہ الفاظ میرے دل میں اب بھی کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ ہیں۔

دعائیہ خطوط کا سلسلہ تو میری طرف سے حضور کی خدمت میں جاری تھا اور ولادت کا وقت جوں جوں قریب آ رہا تھا خاکسار نومولود کا نام رکھنے کی بھی درخواست کر رہا تھا۔ میرے ایک خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا کہ ''نام پہلے بھجوا چکا ہوں'' نام والا یہ خط مجھے بہت بعد میں ملا۔ جس میں حضور نے اپنے دست مبارک سے ''سعید الدین احمد / سعدیہ محمود'' تحریر فرمایا کہ لڑکا ہونے کی صورت میں سعید الدین احمد اور لڑکی کی صورت میں سعدیہ محمود نام رکھیں۔

ولادت کی بات چلی ہے تو اس سے متعلقہ ایمان بڑھانے والی چند مزید باتوں کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ عزیزم سعید الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ نے دوران حمل خواب دیکھا کہ:

''چاندنی رات ہے اور اکتوبر کا مہینہ ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے جو جسم کو بھلی محسوس ہو رہی ہے اور چاند اپنے پورے جوبن کے ساتھ چمک رہا ہے تا آنکہ آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے۔''

حضور کو جب یہ خواب بھجوائی گئی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ ''اس (بیٹے) کی پیدائش سے پہلے والی خواب مبارک ہے، الحمدللہ'' اور عزیزم احمد کی پیدائش اکتوبر میں ہی ہوئی۔ چاندنی رات تھی اور جمعہ کا مبارک دن تھا۔ شاید اللہ تعالیٰ نے اس دن کا چناؤ اس لئے کیا کہ میں ہر جمعہ حضورؒ کی خدمت میں دعائیہ خط ارسال کرتا تھا اور خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا تحفہ اور نذرانہ جمعہ ہی کو عطا فرمایا۔ بادلوں کی آغوش میں ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور بعد میں موسلا دھار بارش بھی ہوئی۔

افریقہ میں تمام قسم کی جدید سہولیات سے محروم علاقہ بو (Bo)، جس میں طبی معائنہ کرنے کا بھی معقول انتظام نہ ہو، وہاں اگر زچگی کے دوران کوئی پیچیدگی پیدا ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ ہی اپنے فضلوں سے تمام روکیں دور کرتا ہے اور فضل بھی وہ جو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل نازل ہو رہے ہوں۔ والدہ سعید الدین احمد کا معاملہ بھی پیچیدگی اختیار کر گیا تھا اور دورانِ حمل Internal Bleeding ہوتی رہی جس کا ڈاکٹر کو اندازہ نہ ہو سکا۔ بچے کی پیدائش پر ڈاکٹر جو عیسائی تھے اور نام ان کا Dr.Frazor تھا، میرے پاس آئے۔ پریشانی کے عالم میں مجھے بیٹے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ ''تمہاری بیوی اور بچہ کس طرح زندہ رہے؟ اس قدر Internal Bleeding ہے کہ ایسی حالت میں زچہ و بچہ کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ میری زندگی میں زچہ و بچہ کا ایسی حالت میں محفوظ رہنے کا یہ پہلا تجربہ ہے۔'' خاکسار نے جواباً کہا کہ ''ڈاکٹر فریزر! اس بچے کے لئے ایک عظیم روحانی ہستی نے دعائیں کر رکھی ہیں جو خدا کے حضور مقبول ہوتی ہیں۔'' ڈاکٹر فوراً کھڑا ہوا اور بولے کہ ''کیا میں ایسی ہستی کو دیکھ سکتا ہوں، جس کی دعائیں آج کی دنیا میں بھی مقبول ہوتی ہیں'' میں نے اگلے روز ڈاکٹر صاحب کو قرآن کریم انگریزی اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جو انہوں نے بخوشی قبول کر لیا اور کہا ''کہ میں ہر صبح بائبل کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا کروں گا۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دو ماہ تک سیرالیون کا دورہ کرنے والے تھے۔ حضورؒ کی تشریف آوری پر خاکسار نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی حضرت صاحبؒ سے ملاقات کروادی۔

حضورؒ نے خاکسار اور اہلیہ محترمہ کے خطوط، جن میں ملک

کے خراب معاشی حالات کا ذکر تھا، کے جواب میں ایک دفعہ تحریر فرمایا تھا کہ ''اس بچے کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ اس ملک کے حالات بدل دے گا۔''

حضورؒ کی اس دعا کو بھی ہم نے اپنی آنکھوں سے قبول ہوتے دیکھا۔حکومت نے معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بعض ایسے اقدام کئے،جن کی وجہ سے ملک کی معیشت بہت بہتر ہوگئی اور بو(Bo) شہر جو بجلی جیسی نعمت سے محروم تھا میں بجلی کا انتظام بھی ہو گیا۔

حضور کی سیرالیون آمد پر اگر حضور کے عزیزم سعید الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے لئے شفقت بھرے جذبات کا ذکر نہ کروں تو شاید مضمون ادھورا رہ جائے۔ ائیر پورٹ پر ہم سب حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ چونکہ حضورؒ نے انٹرنیشنل ائیر پورٹ لنگے(Lungi) سے بذریعہ ہیلی کاپٹر فری ٹاؤن ائیر پورٹ آنا تھا،حضورؒ کا عملہ پہلی پرواز میں آ گیا۔جن میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری (پرائیویٹ سیکرٹری) جو جامعہ احمدیہ میں میرے کلاس فیلو بھی رہے ،شامل تھے۔ مجھے دیکھتے ہی بولے کہ ''حنیف!فیر دھکے نال لے لیا ای''،یعنی دعاؤں کے زور پر نرینہ اولاد سے اپنی جھولی بھر لی ہے۔معاً بعد جب حضور تشریف لائے تو ابتدائی سلام دعا کے بعد Vip Launge میں خاکسار حضورؒ کی طرف ترستی ہوئی محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ہاں دیکھتا کیوں نہ،اپنے آقا سے سات سال بعد ملاقات کا موقع مل رہا تھا۔حضورؒ نے اس انداز میں اپنی طرف مجھے دیکھتے ہوئے اپنے قریب بلوایا۔معانقہ اس طرح ہوا کہ حضورؒ کے جسم مبارک اور خاکسار کے درمیان ایک تپائی حائل تھی۔حضورؒ نے حال احوال پوچھا۔فردوس (حضور خاکسار کی اہلیہ کو اسی نام سے یاد فرمایا کرتے تھے) کا حال پوچھا اور فرمایا ''ننھا مجاہد کہاں ہے؟''میں نے عرض کی کہ حضورؒ!وہ تو بو (Bo) میں ہے، جہاں میں ان دنوں متعین تھا۔فرمایا ''ہاں،فردوس سے کہنا کل ہم آرہے ہیں۔ملاقات ہوگی۔''حضورؒ جب Bo تشریف لائے تو کیا عجب نظارہ تھا۔ ہرطرف نور ہی نور بکھرا ہوا نظر آتا تھا۔حضورؒ کی رہائش تو کسی سرکاری گیسٹ ہاؤس میں تھی۔حضورؒ جب نماز جمعہ کے لئے مسجد تشریف لائے تو ملحقہ مشن ہاؤس میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔اہلیہ محترمہ اور ننھے مجاہد کو پیار کیا۔حضرت سیدہ آصفہ بیگم مرحومہ بھی ہمراہ تھیں۔محترمہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے میری اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ ''حضورؒ آپ کے بچے کے لئے لندن سے تحفہ لائے ہوئے ہیں، جو میں فری ٹاؤن بھول آئی ہوں۔واپسی پر وہ مجھ سے ضرور لے لیں۔''اس قدر پیار و شفقت میرے آقا کی اپنے غلام کے ساتھ!!میں نے جب وہ پیکٹ وصول کیا تو وہ ایک اٹیچی نما پلاسٹک کے بیگ کے برابر تھا جس میں روزمرہ کے استعمال کی ہر چیز موجود تھی۔اللہ تعالیٰ عزیزم سعید الدین احمد سلمہ اللہ کو وقف کے تمام تقاضوں پر پورا اترنے کی توفیق دے۔آمین۔عزیزم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی ہے۔

عزیزم احمد ابھی ایک سال کا ہی ہوا تھا کہ شدید ملیریا نے آلیا۔ Bo میں باوجود علاج کے شفا نظر نہیں آرہی تھی۔ ادھر حضرت خلیفۃ المسیح کو دعا کے لئے بار بار لکھا اِدھر عزیزم احمد کو فری ٹاؤن کے ایک بہت بڑے عیسائی ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بخار اترنے لگا۔عزیزم احمد کو ایک نئی زندگی ملی اور ہم احمد کی مکمل صحت یابی کے ساتھ واپس Bo لوٹے۔الحمدللہ علی ذالک

لندن جانے کی سب سے پہلی دفعہ سعادت مجھے 1990ء میں ملی جب خاکسار سیرالیون میں 7 سال سے زائد عرصہ خدمت بجا لانے کے بعد واپس پاکستان جارہا تھا۔پروگرام کے مطابق مجھے صرف اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کرنا تھی۔نیز اپنی اہلیہ کے عزیز و اقارب سے میل ملاقات بھی مقصد تھا۔خاکسار نے جب اپنے آقا سے ملاقات کی تو حضورؒ نے دیگر باتوں کے ساتھ ہمارے کمزور اور نحیف چہروں کو دیکھ کر کچھ یوں بھی استفسار فرمایا کہ کیا آپ کے والدین آپ کو پہچان لیں گے؟۔ملاقات کے بعد جب باہر نکلے تو تبشیر میں یہ پیغام جا چکا تھا کہ جب تک ان کی صحتیں بحال نہیں ہوتیں ان کو یہاں روک لیں۔بس میری ڈیوٹی تبشیر میں لگ گئی۔میری رہائش مع بچوں کے برادرم مکرم منیر احمد جاوید صاحب برادر نسبتی پرائیویٹ سیکرٹری کے گھر واقع اسلام آباد میں تھی۔ہم روزانہ صبح بذریعہ جماعتی وین تبشیر کے آفس واقع مسجد فضل آتے۔اس وقت مکرم مبارک احمد ساقی صاحب مرحوم ایڈیشنل وکیل التبشیر ہوا کرتے تھے۔چونکہ ہمارا ویزہ 6 ماہ کے لئے تھا۔اس 6 ماہ کے عرصہ میں عیدالفطر اور جلسہ سالانہ لندن بھی آئے۔یہ جلسہ برطانیہ جماعت کا 25واں جلسہ سالانہ تھا جس کے لئے خاص انتظامات کئے گئے تھے۔یہ جلسہ اسلام آباد میں ہی ہوا تھا۔مجھے یاد ہے کہ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم پڑھی گئی تھی۔جس کا ایک شعر یہ تھا۔

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
ہیں سچے دل اس کی دولت، اخلاص اس کا سرمایہ ہے

عیدالفطر بھی ہم نے اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں ادا کی تھی۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے سارا دن وہاں احباب جماعت کے درمیان گزارا۔بچوں نے بھی حضورؒ سے پیار لیا۔بچوں کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیکھ کر فرمایا۔''اب صحتیں پہلے سے بہت بہتر لگتی ہیں مگر ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئیں۔''اس قیام کے دوران ایک دفعہ پیارا بیٹا سعید الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ جو ابھی دو سال کا تھا بھاگ کر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ٹانگوں سے چمٹ گیا اور حضورؒ سے پیار لیا۔اسی دن ہماری پیارے حضورؒ سے ملاقات بھی تھی۔حضورؒ نے عزیزم احمد کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو مجھے ابھی ملا تھا۔اہلیہ نے عرض کی۔حضور!شکوہ کر رہا تھا۔حضور نے فرمایا''یہی کہہ رہا ہوگا کہ چاکلیٹ نہیں دی۔اس وقت تو نماز سے آرہا تھا۔اب دیتا ہوں''۔چنانچہ حضورؒ نے چاروں بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس جلسہ کی ایک اہم بات یہ تھی کہ انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا بھی خاکسار کو ممبر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور مسجد فضل لندن کا وزٹ کرنے والے مختلف اسکولوں کے طلباء کو دو یا تین بار جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کی بھی توفیق ملی۔ 6 ماہ کا عرصہ پورا ہونے پر بذریعہ ایروفلوٹ ہم روس کے راستے پاکستان پہنچے۔ایرو فلوٹ فلائٹ کا کوئی اچھا تاثر نہ تھا۔اس لئے گھبراہٹ طاری تھی۔میں نے حضورؒ سے دعا کی درخواست کردی کہ سفر کی وجہ سے پریشانی بہت ہے۔حضورؒ نے دعا بھی دی اور فرمایا ''اپنے ساتھ رشین لٹریچر لیتے جائیں۔'' چنانچہ ارشاد کی تعمیل میں رشین زبان میں لٹریچر ساتھ رکھ لیا جسے خاکسار نے جہاز کی سیٹوں اور ماسکو ائیرپورٹ پر مختلف جگہوں پر لگے لٹریچر باکس میں رکھا اور یوں ایسے وقت میں جب رشین بلاک بہت مضبوط تھا اور ہر قسم کی تبلیغ کی پابندی تھی۔احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔الحمدللہ

تیسرا ایمان افروز واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے بیٹی کے ہاں بارہ سال بعد اولاد

خاکسار کی بیٹی عزیزہ قرۃ العین شاہین کی شادی عزیزم مکرم

عامر محمود ابن مکرم ناصر احمد اعوان مرحوم دارالیمن ربوہ سے مورخہ 4 رجنوری2003ء کو ہوئی۔مگر اولاد سے محروم رہے۔ پاکستان میں دعاؤں کے ساتھ علاج بھی جاری رہا۔مگر کوئی فائدہ نظر نہ آیا۔

ان کی لندن ہجرت بابرکت ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو شادی کے 12 سال بعد یکے بعد دیگرے دو پیاری خوبصورت اور ہونہار بچیوں سے نوازا۔اس وقت بڑی بیٹی پیاری ناجیہ محمود8 سال اور چھوٹی بیٹی پیاری اصفیٰ محمود 6 سال کی ہیں۔یہ دونوں بچیاں وقفِ نو کے بابرکت نظام سے منسلک ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے۔ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ نیک قسمت، خادمہ دین ہوں اور والدین کی خوشیوں کا باعث بنائے۔آمین!

یہ اولاد محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور انعام ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ اور دعاؤں کے ساتھ ملا۔ پیارے حضور نے بیٹی اور داماد کی ایک ملاقات میں ہر دو کی تمام سابقہ میڈیکل رپورٹس بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ اگلی ملاقات میں حضور نے IVF کروانے کو کہا۔جس پر دونوں اپنے نام رجسٹر کروا کر تاریخ کا انتظار کر رہے تھے کہ بیٹی نے حضور سے ملاقات کی درخواست کر دی جو منظور ہوگئی۔حضور نے اس ملاقات میں IVF کروانے سے منع فرما کر (مکرم ہومیو ڈاکٹر وقار احمد صاحب) طاہر ہومیو ڈسپنسری سے رابطہ کر کے دوائی استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ بیٹی نے اپنی والدہ (خاکسار کی اہلیہ محترمہ) کو جب اس ملاقات کی روئیداد فون پر سنائی تو اہلیہ نے فوراً کہا کہ میں ڈاکٹر وقار صاحب سے رابطہ کرتی ہوں تاہم جو دوائی ڈاکٹر وقار صاحب سے لے کر تمہیں بھجوائی تھی۔اس کا استعمال فوراً شروع کر دو۔چاہے وہ چند خوراک ہی ہوں۔اس دوائی کا استعمال ضرور کرنا ہے۔اصل تو خلیفۃ المسیح کی دعائیں تھیں۔اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نوازا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِo

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بیٹی کا آنگن دو بیٹیوں کی صورت میں دو خوبصورت پھولوں کی مہک سے رچا بسا رہتا ہے۔دونوں بچیاں ماشاء اللہ ذہین و فطین اور ہونہار ہیں۔ دونوں کی عمریں بالترتیب 7 اور 6 سال ہے۔نجانے کیوں کسی بات پر ناراض ہوگئی اور غصہ میں تھی کہ بڑی بہن چپکے سے گلاس میں پانی لا کر چھوٹی بہن سے کہتی ہے۔اسے پیئو۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب غصہ آئے تو پانی پیا کرو۔

جب کہ چھوٹی بہن پیاری آصفی (نواسی) اسکول سے یہ سرٹیفکیٹ لائی۔

Amazing Supehero
Congratulations to Asifa for always trying your best.We are very lucky to have you in our school.29.4.22

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کی مہک اور خوشبو سے خاندان کا باغیچہ اور جماعت کا باغ مہکتا اور خوشبو دار رکھے۔اور خلافت کو دوام بخشے جس سے ہم اور ہماری نسلیں فیض یاب ہوتی رہیں۔آمین اللھم آمین!

بقیہ از عیدالاضحیہ: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں

اس وقت اللہ تعالیٰ خود اس کا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد چہارم۔ قادیان: نظارت نشر واشاعت، 2003ء صفحہ 243)

اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کی حقیقی روح کو سمجھ کر قربانی کرنے اور عیدالاضحیہ منانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

بقیہ از احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر بعض پیغاماتِ تہنیت

کے لئے سلطان نصیر ثابت ہوتے چلے جانا بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔اللہ تعالیٰ یہ تاریخی اعزاز ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔آمین!

لکھنے لکھانے کے حوالہ سے اس عاجز کو بھی وقتاً فوقتاً آپ کی طرف سے بیش قیمت رہنمائی اور ہدایات ملتی رہی ہیں، جو عاجز کے لئے ایک سرمایہ عظیم ہیں۔گزٹ کے قیمتی صفحات میں عاجز کی ٹوٹی پھوٹی نگارشات کو جگہ دے کر آپ نے بہت حوصلہ افزائی بھی فرمائی ہے جو بڑے اعزاز کی بات ہے۔جزاک اللہ احسن الجزاء۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کی ٹیم کا حامی وناصر ہو اور مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

۱۲مئی ۲۰۲۲ء

مقابلہ مضمون نویسی

برموقع پچاس سالہ جوبلی احمدیہ گزٹ کینیڈا

احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر ایک خصوصی مقابلہ مضمون نویسی کا انعقاد کر رہا ہے۔اس مقابلہ میں حصہ لینے والوں کے لئے طریق کار درج ذیل ہے۔

مقابلہ میں حصے لینے والوں کے دو گروپ ہوں گے۔

1۔گروپ الف : اطفال اور ناصرات

2۔گروپ ب : خدام، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ

زبانیں : مقابلہ انگریزی، اردو اور فرانسیسی ہر تین زبانوں میں ہوگا۔

عناوین : عناوین حسبِ ذیل ہیں۔

گروپ الف (اطفال، ناصرات)

o برکاتِ خلافت o خلافت سے محبت

گروپ ب (خدام، لجنہ، انصار)

o خلافتِ احمدیہ کی الٰہی تائیدات o اطاعتِ خلافت

o خلافتِ احمدیہ : عالمی بدامنی کا حل

انعامات : دونوں گروپوں کے لئے انعامات حسبِ ذیل ہیں۔

1۔ اول : 300$ کی قیمت کا انعام

2۔ دوم : 200$ کی قیمت کا انعام

3۔ سوم : 100$ کی قیمت کا انعام

دونوں گروپوں کے لئے دیگر قواعد وضوابط

انگریزی اور فرنچ دونوں زبانوں کے لئے فونٹ، ٹائمز نیو رومن (Times New Roman) اور فونٹ سائز12 پوائنٹ ہوگا۔اردو کے لئے فونٹ جمیل نوری نستعلیق استعمال ہو گا اور فونٹ سائز 16 پوائنٹ ہو گا۔گروپ’الف‘ کے لئے مضمون دو سے تین صفحات اور گروپ’ب‘ کے لئے چار سے چھ صفحات پر مشتمل ہوگا۔

تمام احباب جو اس مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہش مند ہیں مورخہ 31 اکتوبر 2022ء تک اپنی مضامین احمدیہ گزٹ کینیڈا کو بھجوا دیں۔

کان اللہ معکم !

کووِڈ۔19 کے حالات کے بعد مساجد کی رونق

مکرم مولانا عبدالرشید انورؔ صاحب، مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا

الحمدللہ ! ثم الحمدللہ کہ ہمارے لئے پھر سے خدا تعالیٰ کی رحمت طلب کرتے ہوئے اپنا دایاں پاؤں مسجد میں رکھنا اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل مانگتے ہوئے بایاں پاؤں مسجد سے باہر ڈالنا ممکن ہو رہا ہے۔ یوں اب ہمارے لئے مسجد میں پہنچ کر نمازیں نہ ادا کر سکنے کا کوئی عذر نہیں رہا۔ ایسی صورت حال میں کیا ہمارے لئے لازم نہیں ہے کہ ہم سب خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی روحانی زندگی کو بھی مستعد انداز میں اور پوری طرح سے معمول پر لے آئیں۔ اور پانچ وقت باقاعدگی سے مساجد میں حاضر ہو کر باجماعت نمازیں ادا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا سامان کریں۔ کیونکہ قرآن کریم کی روشنی میں مساجد کو آباد کرنا یا رکھنا مؤمنین کے خصائلِ حسنہ میں شمار کیا گیا ہے۔

جب خدا تعالیٰ انسان کو بعض امور میں رخصت دے تو اس رخصت سے احکام الٰہی کی روشنی میں ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ لیکن جب رخصت کی وجہ باقی نہ رہیں تو پھر ایک مومن کا فرض ہے کہ بغیر کسی شرعی جواز کے اعمال اور عبادات کو رخصت کے انداز میں ادا نہ کرے بلکہ لازم ہے کہ وہ انہیں پوری شرائط کے ساتھ ادا کرے۔ مثلاً جب بارش ہو رہی ہو اور مسجد تک رسائی ناممکن ہو رہی ہو تو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کی بجائے صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ کہے۔ یعنی ایسی صورت حال میں اس کا گھر میں ہی نماز ادا کرنا احسن امر کہلائے گا۔ لیکن جونہی مسجد تک رسائی ممکن ہو جائے تو پھر گھر میں فرض نماز کی ادائیگی جائز نہیں رہے گی۔ بلکہ کسی جائز اور شرعی عذر کی عدم موجودگی میں گھر پر نماز کی ادائیگی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی معصیت کے زمرہ میں شمار ہوگی۔

کووڈ۔19 کے نامساعد حالات میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں اجازت دی گئی کہ ہم اپنے گھروں میں اور اہل خانہ کے ساتھ باجماعت نمازیں ادا کرلیں، مساجد میں نہ آئیں۔ ہمیں اپنے رب پر کامل یقین ہے کہ کووڈ۔19 کے حالات کے دوران ہماری گھروں میں عبادات کا بھی خدا تعالیٰ مساجد میں عبادات کے انداز میں ہی ثواب عطا فرمائے گا۔

لیکن اب جب کہ خدا تعالیٰ نے اس آزمائش سے ہمیں کافی حد تک نجات بخش دی ہے۔ اور انسانی زندگی کافی حد تک معمول پر آ چکی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے آب آمد تیمّم برخواست یعنی تیمم اسی وقت تک جائز ہوتا ہے جب تک وضو کے لئے پانی دستیاب نہ ہو۔ اور جونہی پانی دستیاب ہو جائے تیمّم کی اجازت نہیں رہتی۔ اسی طرح اب عمومی طور پر نماز باجماعت گھر پر ادا کرنے کا شرعی جواز بھی ختم ہو چکا ہے۔

مزید برآں، خلوصِ نیت اور کامل شرائط کی پابندی کے ساتھ اعمال اور عبادات کی انجام دہی اسلامی تعلیمات کی روح رواں ہے یعنی شرائط کی پابندی کے بغیر ہمارے اعمال اور ہماری عبادات بغیر مغز کے چھلکے کی مانند ہیں۔ درج ذیل حدیث میں یہی حقیقت بیان ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَن صلَّى صلاةً لوقتِها وأسبغَ وُضوءَها وأتمَّ ركوعَها وسجودَها وخشوعَها عَرَجَتْ وهي بيضاءُ مُسفرةٌ تقول : حفظَك اللّٰهُ كما حفِظْتَنِي ، ومن صلَّى لغيرِ وقتِها ولم يُسبغ وضوءَها ولم يُتمَّ ركوعَها ولا سجودَها ولا خشوعَها عَرَجَتْ وهي سوداءُ مظلمةٌ تقول : ضيَّعَك اللّٰهُ ما ضيَّعْتَنِي حتى إذا كانت حيثُ شاء اللّٰهُ لُفَّتْ كما يُلفُّ الثوبُ الخَلِقَ فيضربُ بها وجهَ صاحبها . (الدرالمنثور فی التاویل بالماثور۔ الجزء 2، صفحہ 96)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر نماز ادا کرے، اپنے رکوع، سجود اور خشوع کو پوری طرح سے بجالائے۔ ایسی نماز صاف اور نورانی انداز میں بلند ہو جاتی ہے۔ اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔ لیکن جس نے بے وقت نماز ادا کی، وضو اچھی طرح نہ کیا، اپنا رکوع اور سجود اور خشوع بھی اچھے انداز میں نہ کیا، تو وہ آسمان کی طرف سیاہی پھیلاتی ہوئی بلند ہو جاتی ہے اور کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا، اور ایسے ہو جاتی ہے جیسے اللہ چاہتا ہے اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح سے لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ (رواہ الطبرانی فی مسند الشامیین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول انتہائی انذاری ہے۔ اگر ہم بلا جواز نمازیں گھر پر ادا کریں تو ڈر ہے کہ کہیں ہماری نمازیں پرانے کپڑے کی مانند لپیٹ کر ہمارے ہی مونہوں پر ہی نہ دے ماری جائیں۔ خدا تعالیٰ ہماری نمازوں کے ایسے بدانجام سے ہمیں محفوظ و مامون رکھے آمین!

پھر نماز مغرب وعشا کی تو مسجد میں باجماعت عدم ادائیگی کے بارہ میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاص طور پر بہت سخت انذار موجود ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَثْقَلَ صَلاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلاةُ الْعِشَاءِ، وَصَلاةُ الْفَجْرِ، وَلَو يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ، لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ۔" (صحیح مسلم۔ باب فضلِ صلاةِ الجماعةِ وبيانِ التشديدِ فِي التخلفِ عنها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر وہ اس عمل کا اجر جانتے تو گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔ اور میں نے تو یہ ارادہ بھی کیا کہ حکم دوں کہ نماز قائم کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کے ساتھ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لے کر جاؤں کہ جو لوگ نماز میں نہیں آئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

مندرجہ بالا حدیث سے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مسجد میں پہنچ کر نماز باجماعت کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہماری سستی اور غفلت کے باعث خدا تعالیٰ کی نظر میں منافقین میں شمار ہو کر ہمارا ٹھکانا دوزخ کی گہرائیوں میں قرار پا جائے۔

مسجد میں نماز باجماعت کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے بھائی کی جسمانی قربت نصیب ہو جاتی ہے، جس کے باعث روحانیت اور تقویٰ کی ایک لطیف لہر تمام مومنین کے

دلوں سے آپس کا کینہ، بغض، حسد اور عداوت جیسے خیالات کو دور کر کے توحید باری تعالیٰ اور باہمی محبت پیدا کرنے کا باعث ہو جاتی ہے۔اس لئے سوائے کسی شرعی عذر یا مجبوری کے مومن کو ہر نماز کے لئے بروقت مسجد پہنچنا چاہئے۔جسمانی قربت کے سلسلہ میں عملی اہتمام کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر کوشش فرماتے تھے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث سے ہو سکتا ہے۔

عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ۔''

(صحیح بخاری۔ کتاب الاذان باب لِـزاقِ المنِكبِ بالمنِكبِ والقدمِ بالقدمِ فِي الصّفِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ صفیں سیدھی کر لو۔ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں(حضرت انسؓ مزید فرماتے ہیں کہ)ہم میں سے ہر شخص اس امر پر عمل پیرا ہوتا اور اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔

دوسرا نقطہ یہ ہے کہ اعمال وعبادات میں ہمیشہ فقط خدا تعالیٰ کی محبت مدنظر رہنی چاہئے۔انسان کو چاہئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خدا تعالیٰ کے لئے جذبۂ عشق کے پیش نظر اپنی زندگی کو بھی ڈھالنے کی کوشش کرے۔رسول اللہ ﷺ کے اس جذبۂ عشق کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درج ذیل الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عشِق محمد علی ربہٖ یعنی محمد ﷺ اپنے رب پر عاشق ہو گیا۔''

(ملفوظات۔جلد سوم،صفحہ 524 جدید ایڈیشن)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعویٰ تو ہم عشق کا کریں اور محبوب ہمیں ملاقات کی ہر روز کم از کم پانچ مرتبہ سعادت بخشے اور ہم ذاتی مصروفیات گنوانے لگ جائیں یا کسی دوسرے بہانے کی تلاش کی کوشش میں لگ جائیں۔درحقیقت اگر واقعی رسول اللہ ﷺ کی روح عشق کا کچھ حصہ پانے کی ہمیں آرزو ہے تو ہماری ہر لحہ یہ جستجو ہونی چاہئے کہ کونسا کام اور کس انداز میں کریں کہ ہمارا خالق، ہمارا مالک اور ہمارا محبوب خدا ہم سے اور ہم اس سے راضی ہو جائیں۔اسی کیفیت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں مخلص مؤمنین سے متعلق کچھ یوں بیان فرماتے ہیں۔

اِسی فکر میں رہتے ہیں روز وشب

کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

اگر دن رات ہم اس کیفیت کو محسوس کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کوشاں رہتے ہیں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے عاشقوں میں شمار ہوتے ہیں۔اور اگر ایسا نہیں تو یقیناً ہمیں اپنی اور اپنی نسلوں کی بہت فکر کرنی چاہئے۔کچھ اس قسم کی کیفیت ہمیں قرآن کریم میں بیان فرمودہ اس دعائے ابراہیمی میں بھی نظر آتی ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُo (سورۃ البقرہ 129:2)

کس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام انتہائی بے چینی سے اپنے رب کے حضور عرض کرتے ہیں کہ:

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت (پیدا کردے)۔اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یعنی خالی عبادت یا نیک اعمال سے حقیقی مومنین کا دل تسلی نہیں پا تا ان کے دل میں یہ تڑپ موجزن رہتی ہے کہ انہیں ان اداؤں اور اعمال کی ادائیگی کا انداز معلوم ہو جائے جن کے ذریعہ سے ان کا محبوب خدا انہیں محبت کے ارفع واعلیٰ آفاق کی سیر کرائے۔اور ان سے دائمی محبت کا کبھی نہ ٹوٹنے والا رشتہ باندھ لے۔یوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہمیں اس دعا کے ذریعہ سے یہ گر بتا دیا کہ خدا کو راضی کرنا چاہو تو اپنے خدا سے ہی حصول رضا کے طریقوں کی جستجو کرو۔اور اس کی بتائی ہوئی شرائط پر کاربند رہتے ہوئے عبادات بجا لاؤ۔

پھر کیا کووڈ۔19 کے انتہائی پریشان کن حالات کے بعد ہمیں اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے؟ اور کیا اس کی عطا کردہ زندگی اور صحت کا شکر ہم پر لازم نہیں؟ اس شکر کا تقاضا تو یہ ہونا چاہئے کہ اگر کووڈ۔19 کے حالات سے پہلے ہم مساجد میں نماز باجماعت سے متعلق سستی کا شکار تھے تو اب ہمیں اس سستی کو یکسر ختم کر دینا چاہئے۔اور روحانی اعمال میں ترقیات اور خدا تعالیٰ سے عشق کی نئی منازل طے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔لیکن اگر ہماری سستیاں پہلے سے زیادہ ہونے کا رجحان رکھتی ہیں تو یہ امر واقعی قابل فکر ہونا چاہئے۔ہمیں بہت سنجیدگی سے اپنا جائزہ لینا ہوگا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اپنی کمزوریوں اور گزشتہ سستیوں کا مداوا کرنے کا طریق کیا ہوگا۔خدا تعالیٰ نے اس مسئلہ کے حل کی بھی خود ہی نشان دہی فرمادی۔اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی راہنمائی اور نوید درج ذیل الفاظ میں موجود ہے۔

عن عبد اللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما.أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ. صلى اللّٰه عليه وسلم قَالَ: ''صلاةُالجَمَاعَة أفضَلُ من صَلَاة الفَذِّ بِسَبعٍ وعِشرِين دَرَجَة''

(صحيح بخاری. کتاب الاذان باب فضلِ صلاةِ الجماعة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز، اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

تو کیا اب کووڈ۔19 حالات کے بعد ہمیں انفرادی نماز کی نسبت سے ستائیس گنا زیادہ ثواب کی ضرورت نہیں رہی؟ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ شکر واحسان کے ساتھ ہمارے سرب کائنات کے حضور زیادہ سجدہ ریز ہو جاتے۔کیونکہ وبا سے جہاں لاکھوں نفوس لقمۂ اجل بنے ہمیں محفوظ رکھا، ہمارے پیاروں کی حفاظت فرمائی۔لیکن کیا اس وقت ستائیس (27) گنا ثواب کا وعدہ ایزدی، ہماری خواہش، ہماری جستجو اور ہماری خدا کے لئے محبت کو بڑھانے کا موجب نہیں ہونا چاہئے۔یقیناً ایسا ہی ہونا چاہئے اور خدا تعالیٰ ہمیں اس امر کی توفیق بخشے۔آمین!

پھر خدا تعالیٰ جس مقام پر پنج وقتہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے ستائیس گنا ثواب کا وعدہ فرماتا ہے اس مقام کی خدا کی نظر میں کیا اہمیت ہے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

عن أبي هريرةؓ عن النبي ﷺ قال: ''أَحَبُّ إلبلاد إلى اللّٰه مَساجِدُها، وأبغض البلادإلى اللّٰه أسوَاقُه۔

(صحيح مسلم تاب المساجِدِ ومواضِعِ الصلاة باب فضلِ الجلوسِ فِي مصلاه بعد الصبحِ وفضلِ المساجِدِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اور محبوب مقامات مساجد ہیں اور ناپسندیدہ ترین مقامات بازار ہیں۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ خدا کے پسندیدہ مقام کی طرف پنج وقتہ نمازوں کے لئے کشاں کشاں آنا ہمیں دوبھر محسوس ہونے لگا ہے؟

کیا خدا تعالیٰ کو دنیا کی چکا چوند اور مادی فوائد میں ہم نے اس قدر پس پردہ تو نہیں ڈال دیا، کہ ہم خدا کے محبوب ترین مقامات کی اہمیت کو ہی بھول گئے ہیں؟ چونکہ نماز باجماعت شرائط عبادت میں سے ایک بنیادی شرط ہے اس لئے اس تحریر میں اسی امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی جارہی ہے۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ ہم خدا کے ناپسندیدہ مقامات یعنی بازاروں اور مارکیٹوں میں تو بہت رغبت اور شوق سے جاتے ہیں، اسی لئے ماقبل اور مابعد کووِڈ-19، بازار کی رونقوں میں کوئی فرق نہیں آیا، جب کہ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ ترین مقامات پر جاتے وقت ہم مختلف حیلوں بہانوں سے کام لیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

عن رسول اللّٰہ صل اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم أنّہ قال: ’’قال اللّٰہ تبارک وتعالی: ألا إنَّ بیوتي في الأرض المساجد، تُضيء لأهل السماء کما تضيء النجوم لأهل الأرض‘‘۔

(ثواب الاعمال صفحہ 28 الوسائل 268/1 کتاب الطهارة اباب الوضوء)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔غور سے سنو مساجد زمین پر میرے گھر ہیں اور آسمان والوں کے لئے ایسے روشن ہیں جیسے زمین والوں کے لئے ستارے۔

پھر نہ صرف مسجد خدا تعالیٰ کا پسندیدہ ترین مقام ہے بلکہ مندرجہ بالا حدیث میں تو خدا تعالیٰ مساجد کو اپنا گھر اور چمکدار ستارے قرار دے رہا ہے۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ کووِڈ-19 کے حالات میں ہم خدا کے گھر جانے سے محروم رہے اور اب خدا تعالیٰ نے ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں صحت وسلامتی سے نوازا تو کیا اب ہمیں خدا تعالیٰ کے گھر جا کر اس کے ساتھ روحانی ملاقات اور اس کے ساتھ روحانی تعلقات میں سستی دکھانی چاہئے؟ اور اپنے حصے میں محرومیاں ڈال لینی چاہئیں؟

خدا تعالیٰ نے انتہائی تکلیف دہ اور تباہ کن صورت حال کے بعد پھر سے اپنی رحمت اور اپنے فضل کے دَر کھول دئے ہیں۔ خدا نے پھر سے ہر نمازی کے لئے مسجد کی طرف اٹھنے والے ہر پہلے قدم کو خطا کے مٹانے کا ایک ذریعہ بنادیا ہے،اور ہر دوسرے قدم سے اس کے درجے کا بلند ہونا پھر سے ممکن ہوگیا ہے کیونکہ خدا کے رسول نے اپنے رب سے اطلاع پا کر خبر دی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى اللّٰه عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ، كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً ۔

(صحیح مسلم . کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب المشيء الی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا وترفع بہ الدرجات)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں طہارت یعنی وضو کرے پھر اللہ کے کسی گھر میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے، تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائیاں مٹیں گی اور دوسرے سے اس کے درجے بڑھیں گے۔

کیا نعوذ باللہ خدا کے وعدے کووِڈ-19 کے حالات کے بعد ہمارے لئے بے وقعت ہوگئے؟ نہیں ہر گز نہیں ہمارا پیارا خدا تو وہاب ہے، تواب ہے، رفیع الدرجات ہے۔وہ ضرور اپنے وعدوں کو پورا کرے گا۔ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم اخلاص کے ساتھ، صاف نیت کے ساتھ اور یقین کامل کے ساتھ اور اعمال و عبادات کی کامل شرائط کے ساتھ اس کی عبادت میں لگ جائیں۔پنج وقتہ باجماعت نمازوں میں سستی اور غفلت کو پاس نہ آنے دیں۔

غفلت اور سستی انسانی طبیعت کا ایک خاصا ہے۔بعض اوقات انسان خیال کرتا ہے کہ اس کا کسل مندی پر اختیار نہیں ہے۔خدا تعالیٰ تو قدیر ہے۔کیوں نہ ہم اسی کے حضور سربسجود ہوں اور اسی سے سستی اور کسل مندی جس کا تعلق درحقیقت شیطان سے ہے،اس کے خلاف مدد طلب کریں۔اسی لئے رسول کریم ﷺ نے جہاں بہت سارے فتنوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی دعا سکھلائی ہے وہیں سستی کو بھی ان فتنوں میں شمار کیا ہے۔اور اس کے ازالہ کے لئے درج ذیل دعا سکھلائی ہے۔

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنهِ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ’’اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.‘‘

(صحيح بخاری. باب ما يتعوذ مِن الجبنِ، كتاب الجهادِ والسِيرِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے بزدلی اور بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باجماعت نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’نماز میں جو جماعت (باجماعت) کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں۔(یعنی پاؤں بھی جب سیدھے صف میں کھڑے ہوں تو برابر ہوں۔اس کے لئے ایڑھیاں برابر کی جاتی ہیں۔)اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں۔(صف بندی ہوگی تو ایک انسان کی طرح بن جائیں گی۔یعنی اس میں طاقت پیدا ہوگی۔) اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔‘‘فرمایا:’’وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔‘‘(یعنی امیر بھی، غریب بھی سب ایک صف میں کھڑے ہوں گے۔بعض لوگوں کے دماغوں میں خودی ہوتی ہے یا خودغرضی ہوتی ہے اس کو باجماعت نماز ختم کرتی ہے۔) فرمایا کہ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔‘‘ملفوظات۔ جلد 8،صفحہ 248-247۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 20؍جنوری 2017ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 20؍جنوری 2017ء کے آخر پر بیان فرماتے ہیں اور ان الفاظ سے بہتر الفاظ شاید اس تحریر کو ختم کرنے کے لئے نہیں مل سکتے تھے، آپ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان میں باقاعدگی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی نمازوں کو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری نمازوں میں لذت وسرور پیدا فرمائے۔کبھی ہم اس میں سستی دکھانے والے نہ ہوں اور اس بات کی حقیقت کو ہم سمجھنے والے ہوں کہ آج دنیا کی آفات اور مصیبتوں سے ہم اسی وقت نجات پا سکتے ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔آمین!‘‘

(فرمودہ خطبہ جمعہ 20؍جنوری 2017ء)

میں ہوں صدائے قلب، محبت ہے میرا نام

مکرم احمد صفی اللہ راجپوت صاحب، مِلٹن کینیڈا

قدرت نے ایک بے قرار روح کو قلندروں کا مزاج، درویشوں کا غنا اور شاعرانہ تخیل دے کر جس پیکرِ خاکی میں جلوہ گر کیا اسے گھر والوں نے کرامت اللہ، علمی دنیا نے پروفیسر کرامت راجپوت اور حلقہ بزمِ سخن نے کے۔ راج کے نام سے موسوم کیا۔

کرامت اللہ راجپوت صاحب، پیدائش فروری 1946ء کراچی، چوہدری عظمت اللہ راجپوت و محترمہ مقبول جان صاحبہ کی پانچویں اولاد تھے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور ماں اور باپ، دونوں کی طرف سے آپ کا شجرہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتا تھا۔ آپ کے دادا حضرت میاں جان محمد صاحب ہیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نانا حضرت حافظ ملک مشتاق احمد صاحب پشاوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پڑ دادا میاں عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے اور ان ہی کے ہاتھ پر مشرف بہ بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی، الحمدللہ۔

کرامت اللہ راجپوت نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی اور 1955ء میں، ون یونٹ کے قانون کے باعث، اپنے والد صاحب، جو وفاقی سیکرٹریٹ (Secretariat) میں سرکاری ملازم تھے، کے لاہور تبادلہ کے بعد، باقی تعلیم لاہور میں ہی مکمل کی۔ آپ نے 1968ء میں جامعہ پنجاب سے سیاسیات (PoliticalScience) میں ماسٹرز کی ڈگری لی اور حصولِ روزگار کے لئے کراچی آ گئے اور عملی زندگی کے اگلے 48 سال اسی شہر میں بسر کئے۔ 2016ء میں آپ کینیڈا منتقل ہوئے اور مارچ 2022ء میں اپنے انتقال کے وقت تک مِلٹن اونٹاریو میں رہائش پذیر رہے۔

ابا جان مرحوم ایک ہمہ گیر شخصیت تھے۔ آپ ایک سعادت مند بیٹا، خبر گیر بھائی، بہترین شوہر، مشفق باپ، باوصف استاد، باکمال شاعر، کہنہ مشق لکھاری، باوفا دوست اور ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ آپ ایک خوددار، بامروت، دیانت دار، اصول پسند، قانع اور نافع الناس وجود تھے۔ ساری عمر رزقِ حلال کمایا، کوئی جائیداد تو نہیں بنائی لیکن ورثہ میں ایک علمی اور درویشانہ میراث چھوڑی ہے، اب جس کی امین ان کی روحانی و جسمانی اولاد ہے۔

درس و تدریس محض آپ کا پیشہ نہیں، محبت و عبادت تھی۔ اپنے شاگردوں سے آپ کا قلبی تعلق تھا اور ان کے لئے ہمہ وقت میسر ہوتے۔ آپ کے ہزاروں شاگرد ہیں جو آج اپنے اپنے شعبوں میں کامیاب ہیں اور اپنی کامیابی کی کلید پروفیسر کرامت راجپوت کو ہی جانتے ہیں۔ اِس بات کی گواہی سینکڑوں جاننے والے دیں گے کہ ہمارے گھر میں مہمانوں والا کمرہ ہمہ وقت ان کے شاگردوں سے ہی بھرا رہتا تھا۔ وہ محض ایک استاد نہیں تھے بلکہ ایک دوست، ہمدرد اور رہبر بھی تھے۔ میں کئی ایسے شاگردوں کو جانتا ہوں جن کے داخلہ کی فیس بھی آپ نے ادا کی، پڑھایا بھی خود ہی، امتحانی فیس بھی دی اور پھر نوکری تک کی کوششیں ایسے کیں جیسے کوئی اپنی سگی اولاد کے لئے کرتا ہے۔

پروفیسر کرامت اللہ راجپوت صاحب

ان کی شخصیت میں ایک کشش تھی جس کی وجہ ان کا اخلاص تھا، جِس بھی کام کا بیڑہ اٹھاتے، اس میں جت جاتے اور کام مکمل کر کے ہی دم لیتے تھے۔ یہ حیرت کی بات نہیں کہ ان کے شاگردوں میں سے ایک وزیرِ اعظم پاکستان بھی ہوا اور کئی ایسے ہیں جو سول سروس میں کامیاب ہوئے۔ ڈاکٹرز اور انجینیرز کا تو شمار ہی ممکن نہیں۔

آپ کی علمی زندگی کی معراج وہ وقت تھا جب 1998ء میں آپ کو اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کراچی کا ناظم الامتحانات مقرر کیا گیا۔ یہ ایک کلیدی عہدہ تھا اور احمدی ہونے کی وجہ سے اِس تعیناتی کی شدید مخالفت کی گئی۔ شاید ہی کوئی ایسا اخبار تھا جس میں آپ کے خلاف خبر نہ لگی ہو۔ آپ نے اس چیلنج کو قبول کیا اور تین ماہ کی قلیل مدت میں تمام امتحانات کروائے۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق، اس سال تقریباً تین لاکھ کے قریب طلباء اعلیٰ ثانوی امتحانات میں شریک ہوئے۔ آپ نے ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ امتحانات کے نتائج انٹرنیٹ پر دیئے جو 1998ء میں ایک آسان کام نہیں تھا۔ آپ کی خودداری، رزقِ حلال کمانے کی لگن اور شہرِ کراچی کی سیاسی صورتِ حال آپ کے عہدہ پر رہنے کے حق میں نہ تھی، اسی وجہ سے نتائج کے اعلان کے بعد آپ نے اس عہدہ سے استعفیٰ دیا اور درس و تدریس کی طرف واپس آ گئے۔ آپ نے 2006ء میں منگھو پیر ڈگری کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے ریٹارمنٹ لی لیکن کسی نہ کسی صورت میں درس و تدریس سے منسلک رہے۔

شاعری آپ کی روح تھی۔ آپ نے نوجوانی سے ہی شعر کہنا شروع کر دیئے تھے۔ آپ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ بھی جماعت کی صفِ اول کی شاعرہ تھیں۔ اپنی شاعری کے متعلق ابا جان بتاتے تھے کہ 1970ء کے عشرہ سے مشاعروں میں شامل ہوئے، اوّل اوّل آپ نے ثاقب زیروی صاحب کی زیرِ ادارت ہفت روزہ لاہور میں اپنی غزلیں بھجوانا شروع کیں تو زیروی صاحب نے کمال شفقت سے نہ صرف حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ اصرار کے ساتھ تازہ کلام کی فرمائش بھی کرتے رہتے۔ 1970ء تا 1996ء تک آپ باقاعدگی سے مشاعروں میں شرکت کرتے، جوش ملیح آبادی، عبیداللہ علیم، سلیم کوثر، شبنم رومانی، حمایت علی شاعر اور صابر ظفر جیسے نامور شعرا سے ذاتی دوستی تھی اور اکثر ان احباب کو مشاعروں میں لے کر جانے اور واپس لانے کی ذمہ داری بھی نہایت محبت سے انجام دیتے۔ یہی وقت تھا جب ملک کے کئی نامور علمی و ادبی جرائد میں آپ کی غزلیں شائع ہوئیں۔

آپ کی شاعری میں جماعت اور خلافت سے محبت و وارفتگی فطری تھی۔ 1991ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لائے تو جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان میں ہونے والے مشاعرہ کی صدارت کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا جب کہ مہمانِ خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب تھے۔ اس موقع پر جلسہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں آپ کو اپنی مشہور غزل

’تجدیدِ عہد‘ ترنم کے ساتھ سنانے کا موقع ملا اور شرکائے جلسہ کو بے اختیار ثاقب زیروی صاحب یاد آ گئے۔ اس غزل کے چند اشعار یہ تھے۔

کئے ہیں تجھ سے جو عہد و پیماں ہمارے دل میں جواں رہیں گے
زمانہ کتنے ستم ہی ڈھائے ترے رہیں گے جہاں رہیں گے

چراغ ہم نے لہو سے اپنے قدم قدم پہ جلا دیئے ہیں
جنوں کے صحرا میں کہکشاں سے ان آبلوں کے نشاں رہیں گے

کبھی جو مقتل بھی راہ میں تھا نہ ہم رکے تھے نہ رک سکیں گے
یہ قافلے ہیں صداقتوں کے یہ سوئے منزل رواں رہیں گے

اٹھیں گے گر چہ ادھر سے طوفاں رقابتوں کے اذیتوں کے
اِدھر بھی لیکن یقین و ایماں سپر رہے ہیں سِناں رہیں گے

ہماری چاہت نہ چھپ سکی ہے، ہمارے جذبے نہ چھپ سکیں گے
جو ضبطِ غم سے نہ لب ہلیں گے تو اشک بن کر عیاں رہیں گے

قسم ہے تیری اے جانِ جاناں یہ جاں امانت ترے لئے ہے
ابھی چکا دیا یہ قرض جاں کا ، نہ جانے کل تک کہاں رہیں گے

اسی طرح 1998ء میں بھی قادیان ہی میں جلسہ سالانہ میں پڑھی گئی یہ غزل بھی بہت مقبول ہوئی۔

ہے کاروانِ عشق ازل سے رواں دواں
باطل کے کوہسار ابد تک دھواں دھواں
پروانے سجدہ ریز ہیں اب تک وہاں وہاں
روشن ترے لہو سے ہیں شمعیں جہاں جہاں
لالے کا سوز، رنگِ شفق، سرخیٔ حنا
پہنچے ترے لہو کے شرارے کہاں کہاں
نہرِ فرات اپنے مقدر پہ خندہ زن
جذبِ حسین تشنہ لبی میں جواں جواں
ظلمت کدوں کو تونے زمیں بو س کردیا
تیری جبیں سے نور کی کرنیں عیاں عیاں

آپ کی قادیان دارالامان کی محبت میں کہی گئی نظم ’’وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کو بکو محبتیں!‘‘ تو زبان زدِ خاص و عام ہے اور اسی نظم سے آپ کو جہاں گیر شہرت حاصل ہوئی۔ اِس نظم کے کچھ اشعار درج ذیل ہیں۔

وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کو بکو محبتیں!
خدا کرے ہمیں ملیں ، جہاں کہیں بھی ہم رہیں

ہر اک طرف سے کارواں تھے سوئے قادیاں رواں
ایک طفل و مرد و زن کشاں کشاں ، جواں جواں
قدم قدم تھے ضوفشاں ، مسیح وقت کے نشاں
بڑھے چلو، بڑھے چلو یہ کہہ رہی تھیں دھڑکنیں

وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کو بکو محبتیں!
خدا کرے ہمیں ملیں ، جہاں کہیں بھی ہم رہیں

طبیعتوں میں اک الگ ، عجیب سا نکھار تھا
آرزو تھی مضطرب ، ہر ایک دل میں پیار تھا
نفس نفس تھا مطمئن ہر اک طرف قرار تھا
جبیں جبیں تھی سجدہ ریز ، برس رہی تھیں رحمتیں

وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کو بکو محبتیں!
خدا کرے ہمیں ملیں ، جہاں کہیں بھی ہم رہیں

سال 2021ء کے اوائل میں آپ کو جگر کا عارضہ لاحق ہوا تو صحت گرنی شروع ہوئی لیکن آپ کے مشاغل میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ معمول کے مطابق والدہ کو ڈائیلیسز (Dialysis) کے لئے لے کر جاتے اور اپنے حلقۂ احباب کے ساتھ تعلق قائم رکھتے۔ صحت کی بتدریج گراوٹ کی وجہ سے آخری چند ہفتوں میں نقاہت و کمزوری بڑھتی گئی اور بالآخر آبا جان نے 30 مارچ کو ہسپتال میں مختصر علالت کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَ اِنَّـا اِلَیْـهِ رَاجِعُوْن۔

آج جب ان کے زیرِ تکمیل مجموعہ کلام ’’دار و رسن‘‘ کو دیکھ رہا تھا، اور 1972ء کی لکھی ایک غزل سامنے آئی تو یوں لگا جیسے ان کی زندگی کا نچوڑ اور خلاصہ ہو۔ اسی غزل پر اپنے پیارے والد صاحب کا ذکرِ خیر اس دعا کے ساتھ مکمل کرتا ہوں، حق مغفرت کرے، عجب آزاد مرد تھا!

ہر گام پر دیا سا جلاتا چلا گیا
یوں شامِ غم کا ساتھ نبھاتا چلا گیا

میں ہوں صدائے قلب، محبت ہے میرا نام
میں دِل کو دِل کی بات سناتا چلا گیا

دینے کو میرے پاس فقط ایک جام تھا
میں قطرہ قطرہ سب کو پلاتا چلا گیا

دستِ دعا تھا کوئی مرے ساتھ اِس طرح
سوئے نصیب جو کہ جگاتا چلا گیا

دشمن نہیں ہے کوئی مرا، سن میرے رفیق
روٹھے ہوؤں کو روز مناتا چلا گیا

پہنچا دیارِ عشق میں مَیں اس طرح ندیم
مَیں آگ نفرتوں کی بجھاتا چلا گیا

کیا آپ احمدیہ گزٹ کینیڈا ویب سائٹ

www.ahmadiyyagazette.ca

پر پڑھنا زیادہ پسند کرتے ہیں؟

اگر آپ چاہتے ہیں کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی شائع کردہ ماہانہ کاپی بذریعہ ڈاک بھجوانا بند کر دی جائے تو مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر ایک فارم کو مکمل کر دیں۔

http://www.ahmadiyyagazetteca
nada.ca/cancel /

☆ کیا آپ کے ہاں مختلف ناموں سے احمدیہ گزٹ کینیڈا بذریعہ ڈاک موصول ہو رہے ہیں؟ تو براہ کرم انہیں بند کروانے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ پر ایک فارم کو مکمل کر دیں۔

http://www.ahmadiyyagazetteca
nada.ca/cancel /

☆ کیا آپ کا پتہ تبدیل ہو گیا ہے؟

اگر ایسا ہے تو براہ کرم اپنے تازہ ترین پتہ سے درج ذیل ای میل پر جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

tajnid@ahmadiyya.ca

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ادارہ آپ کے بھرپور تعاون کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

مینیجر احمدیہ گزٹ کینیڈا

manager@ahmadiyyagzaette.ca

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر بعض پیغاماتِ تہنیت

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب، نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی تحریر کرتے ہیں:

مکرم ومحترم مدیر صاحب ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بفضل تعالیٰ بخیر وعافیت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر وصحت میں برکت عطا فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

یہ جان کر دلی خوشی ہوئی کہ جون 2022ء میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کی اشاعت پر پچاس سال مکمل ہورہے ہیں۔ خاکسار الحمدللہ ربّ العالمین کے الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ جس نے ہماری جماعت کے ممبران کو اس اہم مجلّہ کی اشاعت کو پچاس سال کے طویل عرصہ میں تسلسل سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ سب اور اس مجلّہ کی ادارت سے وابستہ وہ تمام ممبران جو ابتداء سے اب تک کسی نہ کسی رنگ میں اس اہم خدمت کو بجالاتے رہے ہیں بارک اللہ لکم کے الفاظ میں مبارک صد مبارک، شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے اجرِ عظیم سے نوازے اور اس فیض کو آپ کی نسلوں میں بھی جاری فرمادے۔ آمین!

کسی بھی اخبار، رسالہ یا میگزین کا نکالنا انتہائی محنت طلب اور مشکل کام ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اس کے تسلسل کو برقرار رکھنا، اُسے بروقت شائع کرنا یقیناً اُس سے وابستہ افراد کی محنت شاقہ کے نتیجہ میں ہی ممکن ہے۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا نے اس روایت کو ایک لمبے عرصہ سے برقرار رکھا ہے۔ بارک اللہ لکم۔ احمدیہ گزٹ ایک دیدہ زیب رسالہ ہے جس کے خوبصورت اور دیدہ زیب ٹائیٹل پیج (title page) سے لے کر مضامین کی ترتیب بہت مناسب ہوتی ہے جس سے قاری خوب حظ اٹھاتا ہے۔ آپ کی طرف سے ہر سال اہم مواقع پر خصوصی نمبر نکالنے اور موقع کی مناسبت سے علمی وتحقیقی مضامین شائع کرنے سے قارئین کی دلچسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔ یوں بہت سا علمی وتحقیقی مواد ایک جگہ جمع ہوجاتا ہے۔ کسی بھی اخبار اور رسالہ کا املاء کی غلطیوں سے پاک ہونا بھی بہترین خوبی شمار ہوتی ہے۔ انٹرنیٹ پر دستیاب ہونا بھی احمدیہ گزٹ کی اہم خوبی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ دنیا بھر میں دستیاب ہے اور اسے ڈاؤن لوڈ کرکے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ آپ دیگر ممالک کے اہل قلم کو اس میں لکھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں جس سے جہاں اس کی افادیت میں اضافہ ہوتا ہے وہیں اس ذریعہ سے حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلنے والوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ خاکسار ایک لمبے عرصہ سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کا مستقل قاری ہے۔ ہر ماہ اس کے اپ لوڈ ہونے کا شدت سے انتظار ہوتا ہے تاکہ اسے دیکھ اور پڑھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو راحت پہنچائی جاسکے۔

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب

خاکسار کے والد محترم نذیر احمد خادم مرحوم ومغفور بھی احمدیہ گزٹ کے مستقل قاری تھے۔ بلکہ ان کے مضامین گزٹ میں شائع ہوتے تھے۔ دیگر جماعتی اخبارات ورسائل کی طرح باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتے اور اس روحانی مائدہ کو پڑھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

اخبارات اور رسائل کسی بھی قوم کی زندگی کی علامت ہوتے ہیں۔ جن سے اُس قوم کی ترجیحات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اخبارات ورسائل اور میگزین دنیا میں جہاں تعلیم وتربیت کا اہم ذریعہ ہیں وہیں یہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام احمدیت کا زندگی بخش پیغام پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا اصل مقصد بھی دین اسلام کا احیاء اور اُس کی تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس زمانہ کے بارہ میں قرآن کریم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ: وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر: 11) اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔ جسے ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلاتِ طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین ہماری کتابوں کو پھیلانے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ، 473)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلطان القلم کے آسمانی خطاب سے نوازا ہے۔ آپؑ کے مبارک قلم سے ایسے عظیم الشان خزائن جاری ہوئے ہیں جو زندگی بخش تاثیرات سے پُر اور روحانی زندگی سے ہمکنار کرنے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے اور اس کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الفتن)

دورِ حاضر کے جدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دوسروں کو ہدایت کی طرف بلانا اور قلمی جہاد کے ذریعہ اس میں حصہ لینا ثواب کا موجب اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''اگر کوئی تائیدِ دین کے لیے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اُس سے پیار کریں اور

ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلاوے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔''

(ملفوظات۔جلد اوّل،صفحہ 311۔ایڈیشن 2003ء)

پس مبارک ہیں وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں ان پاکیزہ کلمات کی اشاعت میں حصہ لیتے اور انہیں پھیلانے کے لیے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی ترویج و اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں تا کہ اس ذریعہ سے اُس کی مخلوق کو ہدایت کی طرف بلائیں اور انہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لا سکیں۔اللہ تعالیٰ کا کس قدر فضل واحسان ہے کہ افراد جماعت کو خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر سایہ دنیا بھر میں جدید ذرائع کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے استعمال کرنے کی توفیق مل رہی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام دنیا کے تمام کونوں میں پھیلایا جا رہا ہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

''انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اُس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمتِ دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے۔''

(ملفوظات۔جلد سوم،صفحہ 563۔ایڈیشن 2003ء)

آپ کے توسط سے خاکسار احمدیہ گزٹ کے کامیاب و مبارک پچاس سال پورے ہونے پر پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز،دنیا بھر کے احمدی احباب وخواتین اور خاص طور پر جماعت احمدیہ کینیڈا کے افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی گولڈن جوبلی مبارک ہو!

مکرم عرفان احمد خاں صاحب جرمنی

اردو کے نامور ادیب اور منفرد اسلوب کے حامل بیوروکریٹ جناب مختار مسعود اپنی کتاب آوازِ دوست میں لکھتے ہیں۔''آج پھر مجلسِ تعمیر کی نشست تھی۔میں نے پوچھا اس مینار کی بنیادیں کتنی گہری ہیں اور ان میں کونسا مسالہ لگایا گیا ہے۔جواب ملا کہ ماہرین کے تجزیئے اور تحقیق کے مطابق بنیادیں بہت گہری کھودی گئی ہیں اور ان کی پائیداری کے لئے اعلیٰ درجہ کا ریختہ استعمال کیا ہے۔میں نے دل میں سوال دہرایا،یہ تو پہیلی تھی جس میں بنیادوں کی گہرائی سے مراد محض یادوں کی گیرائی تھی۔''

مکرم عرفان احمد خاں صاحب

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی گولڈن جوبلی کی خبر جب مجھ تک پہنچی تو مختار مسعود کی برسوں پہلے پڑھی یہ تحریر میری آنکھوں کے سامنے آ گئی ۔بس پھر کیا تھا میں بھی یادوں کی پچاس سالہ گہرائی میں اترتا چلا گیا۔احمدیہ گزٹ کی پائیداری میں اعلیٰ درجہ کا ریختہ استعمال کرنے والے قلمکار بزرگوار جناب حسن محمد خاں عارفؔ اور ہدایت اللہ ہادیؔ کی محنت شاقہ کے ہر پہلو کی یاد نے مجھے آ گھیرا۔

یہ دونوں بزرگان اُس شہر کے تربیت یافتہ تھے جو علم کی میراث ٹھہرا۔جہاں سے روحانیت کے علوم سیکھنے والے دنیا کو روحانیت کے نور سے منور کرنے کے لئے رختِ سفر باندھتے تو پورا شہر ان کو اپنی دعاؤں سے رخصت کرتا۔

جس ملک کے نصیب میں جونسا بھی لعل و گہر لکھا تھا وہ اس کو اپنے اندر سمو لیتا اور آنے والا بھی حقِ خدمت ادا کرنے میں معاشرہ کا مثالی فرد بن کر زندہ رہا۔احمدیہ گزٹ کا پہلا شمارہ جن آنکھوں نے پڑھا اور جو اس منزل بہ منزل پچاس سالہ ترقی کے سفر کے ساتھی رہے وہ آنکھیں آج فرطِ مسرت اور جذبۂ شکر سے یقیناً چھلک رہی ہیں۔

مکرم حسن محمد خاں عارفؔ ایک فیض رساں وجود تھے جن کو میں نے بہت بچپن سے دیکھا اور ان کی بے پایاں شفقت کا حقدار ٹھہرا۔ان کی یہ شفقت ان کے سفرِ آخرت تک جاری رہی ۔انہوں نے احمدیہ گزٹ کی ادارت سنبھالنے کے بعد مجھے بھی اس لائق جانا کہ میں بھی اس کے قارئین میں شامل رہوں ۔احمدیہ گزٹ جس کی عرق ریزی میں مکرم ہدایت اللہ ہادیؔ بھی حسن صاحب کے دم قدم تھے،کا شمارہ پڑھ کر میں نے ایک جذباتی تعریفی خط ایڈیٹر کی خدمت میں تحریر کیا۔جس کا تفصیلی جواب محترم حسن محمد خاں عارفؔ نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھجوایا۔یہ خط مکرم حسن صاحب کی زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور تاریخ کا حصہ ہے۔اس لئے بیس سال پہلے کی یہ تحریر گولڈن جوبلی کے موقع پر قارئین کی نذر کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

Hasan Mohammad Khan
1577 Derry Road East # 202
Mississauga, (Ont,) L4T1B3
Canada

عزیزم مکرم عرفان احمد خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا محبت بھرا خط ملا۔میری 70 سالہ پرانی یادیں واپس آ گئیں۔میں بہت چھوٹا شاید نو دس برس کا ہوں گا جب آپ کے بزرگ دادا کے ہاں ہمیں غالبًا کوچہ چیلانی دہلی میں ہماری والدہ لے جایا کرتی تھیں۔آپ کی دادی محترمہ کی زندہ دلی،بڑی مزیدار چائے سے ہم سب کو لطف اندوز فرماتیں۔آپ کے بزرگ والد میری ہی عمر کے تھے۔شاید انہیں یاد ہو کہ نہ ہو۔اس کے بعد چونکہ ہم سال کا زیادہ حصہ شملہ میں گزارتے تھے اِس لئے دلی والوں سے بہت زیادہ یاد اور نہیں ہوتی تھی۔ہم نے تھرڈ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا۔سب سے پھسڈی لڑکوں میں ہوا کرتے تھے تو دلی میں عربک کالج میں داخلہ لیا وہاں پھر مسعود احمد خاں صاحب کے ساتھ یاری ہوئی۔یہ جماعت کے ٹاپ کے طلباء میں اور ہم تلچھٹ میں۔مگر کھیلوں میں ہم بھاری بھرکم لوگوں میں ہوتے تھے۔ٹینس کے تو چیمپئن (champion) ہوتے۔کرکٹ کے لئے ہندوستان کے بلکہ انگلستان کے نامور کھلاڑی نواب آف پٹودی کی ریاست میں بھی جا کر کھیلنے کا اعزاز ملا۔فٹ بال،والی بال،ٹیبل ٹینس،شطرنج،تاش،برج سب میں ٹانگ اڑا کر رکھی۔آج بھی اس زمانہ کی تصویریں یاد دلاتی ہیں۔مگر پڑھائی نہ ہو سکی۔تھرڈ ڈویژن کا ایف اے اور تھرڈ ڈویژن کا بی اے،ہمارے حصہ میں آیا۔

پھر زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ملا۔یعنی اللہ نے ہمارا وقف قبول فرمایا اور ہم پھر قادیان اور ثم ربوہ کے ہو گئے۔یہ تارک الدنیا والوں کی زندگی تھی لیکن بے حد پرسکون،خوشگوار۔مسرتوں سے بھر

پور، نیک ساتھی ملے۔ بزرگوں کی صحبت نصیب ہوئی۔صحابہ کرام کی ایمان افروز باتیں سننے کا اعزاز ملا۔ دوخلفاء کے قدموں میں بیٹھنے کی عظیم سعادت نصیب ہوئی۔اور یہ میری ماں اور میرے باپ کی دعائیں تھیں کہ دونوں ہی عظیم ہستیوں کی شفقتوں سے فیض یاب ہوا۔لیکن زندگی یہاں بھی اگرچہ عزت والوں کی تھی مگر بالکل گمنام تھی۔ بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھا تو بچوں نے شور مچا دیا کہ کینیڈا آ جاؤ اب ریٹائر ہو گئے ہو۔گرم ملک سے ٹھنڈے ملک بہتر ہیں۔ خلیفۂ وقت سے اجازت مل گئی اور یہاں کینیڈا آ گئے۔آتے ہی مبلغ انچارج نے حکم دیا کہ کینیڈا کے قومی مجلّہ کی ادارت سنبھالو۔ پہلے اردو کی ادارت سپرد کی اگلے ہی ماہ انگریزی کے ایڈیٹر نے شور مچا دیا کہ اس کے لئے انگریزی ادارت کو سنبھالنا بے حد دشوار ہے اور انگریزی حصہ بھی میرے مونڈھوں پر رکھا جائے۔سو یہ بوجھ بھی اگلے ہی ماہ میرے کندھوں پر رکھ دیا گیا۔اور آج بیس برس ہوئے ہیں کہ اس فرض کی ادائیگی کر رہا ہوں۔کیسے کر رہا ہوں یہ اپنی کم علمی جس کی داستان آپ کو پچھلے صفحہ پر سنادی ہے اس کے باوجود یہ کام ہے اور ایک ہی وجہ ہے کہ یہ کام نبھا رہا ہوں اللہ کا رحم،اس کا فضل اور اس کی عنایت اور مولا کی غریب نوازی۔ وگرنہ یقین جانو کہ میں بالکل تہی دست ہوں۔کم علم، بےعقل، ناتجربہ کار اور نحیف ونزار، احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے دنیا کے کئی حصوں سے حوصلہ افزا خطوط ملتے ہیں۔آپ کے خط کے ساتھ ہی گلاسکو سکاٹ لینڈ سے ایک حوصلہ افزائی کا خط ملا اور ہر خط کے ملنے پر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جب تک زندگی عطا کرے خدمت کی توفیق بخشے، ہاتھ پیر چلتے رہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح بارہا میری حوصلہ افزائی فرما چکے ہیں۔یہ مجھ پر ان کا بے حد احسان ہے۔

آپ کے محبت بھرے خط میں جرمنی آنے کی دعوت اور محبت کا بلاوا۔اس کے شکریہ کے لئے میرے پاس تو الفاظ بھی نہیں۔اللہ آپ کو خوش، عمر دراز عطا کرے۔آپ کی جھولی مسرتوں سے بھر دے۔میں اب بیاسیویں (82) سال میں ہوں۔سفر سے اب ڈر لگنے لگ گیا ہے۔لیکن آپ کے محبت بھرے بلاوے اور دعوت پر غور کر رہا ہوں۔پکا وعدہ تو نہیں کرتا مگر آنے کی کوشش ضرور کروں گا۔ آپ کے ابا تو ہمارے دلی محبوں میں سے ہیں ان کی ملاقات سے انتہائی خوشی ہوگی۔اللہ ان کو عمر دراز عطا فرمائے اور صحت وسلامتی سے رکھے۔

جلسے کے لئے عام طور پر پہلے اجازت کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس لئے ایک رسمی درخواست اس خط کے ہمراہ لکھ رہا ہوں اگر ضرورت ہو تو متعلقہ افسران کو دکھالیں اور کوئی رسمی فارم وغیرہ ہو تو وہ بھجوا دیں۔ میں اپنے سفر کے بارہ میں آپ کو کم سے کم پندرہ دن پہلے ضرور اطلاع دے دوں گا کہ آ سکوں گا یا نہیں۔

آپ نے اپنے خط میں اپنا ڈاک کا پتہ نہیں لکھا اس لئے میں اپنے ایک نہایت پیارے اور محسن دوست کا نام ملک محمد احمد صاحب ہے۔ان کا ایڈریس درج ذیل ہے۔

ملک محمد احمد

Sertoriusrikg - 339

55126 - Mainz, Germany

والسلام

خاکسار

حسن محمد خاں۔ 16 مئی 2001ء

مکرم ملک محمد احمد صاحب جرمنی، الفضل ڈائجسٹ لندن کے مکرم محمود احمد ملک صاحب کے والد محترم تھے۔(ادارہ)

محترم حسن محمد خاں عارفؔ صاحب کی جسمانی صحت میں جب تک کام کرنے کی استطاعت باقی رہی جماعت کینیڈا نے مدیر اعلیٰ کی ذمہ داری انہی کے سپرد کئے رکھی لیکن جب قویٰ ذہنی اور دماغی کام کا بوجھ سنبھالنے کے قابل نہیں رہے تو احمدیہ گزٹ کی ادارت اور ذمہ داری مکرم حسن صاحب کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے والے مخلص رفیق کار ہدایت اللہ ہادیؔ کے سپرد کر دی گئی جن کے ناتواں کندھے اب تک اس روحانی مائدہ کا بوجھ بشاشت قلبی سے اٹھائے ہوئے ہیں۔محترم خاں صاحب کی بےلوث طویل علمی خدمات کی وجہ سے ادارہ نے انہیں تادم حیات اعزازی مدیر اعلیٰ کے گراں قدر منصب پر فائز رکھا۔

مکرم ہدایت اللہ ہادیؔ کے آباواجداد کا تعلق یوپی کے اہلِ سادات کے ایک معزز مذہبی گھرانے سے تھا۔یہ خاندان 1914ء کے اوائل میں اپنے وطن عزیز کو خیر باد کہہ کر قادیان دارالامان میں آبسا اور غریب الوطنی کو ترجیح دی۔پھر قادیان سے ہجرت کی تو ربوہ کے ابتدائی باسیوں میں شمار ہو گئے۔اس طرح تادم آخر خلافت کے ساتھ صدق وصفا کے عہد کو خوب نبھایا۔اور بہشتی مقبرہ کے اندر کی خصوصی چاردیواری کے پڑوس میں آسودۂ خاک ہیں۔

اہل ربوہ کے لئے مکرم ہادی صاحب کا پہلا تعارف ان کے والد محترم جناب سید ولایت حسین شاہ صاحب کی ذاتِ بابرکات ہے جن کی شبینہ دعاؤں، پرورش اور تربیت نے ایک نوجوان کو گوہر نایاب میں بدل دیا اور جسے گزشتہ 34 سال سے احمدیہ گزٹ کے صفحات پر تراشہ جا رہا ہے۔احمدیہ گزٹ کینیڈا نے تسلسل کے ساتھ ترقی کی جو منازل طے کی ہیں وہ عرق ریزی کے بغیر ممکن نہیں۔مختصر مضامین لکھوانے کا جو اسلوب احمدیہ گزٹ کینیڈا نے اختیار کیا اس نے گزٹ کو لوگوں میں اور زیادہ مقبول بنایا۔ پاکستان میں احمدی اخبارات و رسائل کی اشاعت پر پابندی کے دوران احمدیہ گزٹ کینیڈا کی بلاناغہ اشاعت نے جماعت میں علمی چاشنی کی کمی کو محسوس نہیں ہونے دیا اور یہ بات تاریخ کا حصہ ہے۔احمدیہ گزٹ کینیڈا کی اشاعت میں تعاون کرنے والا ہر کارکن حضرت سلطان القلم کی اس ٹیم کا ممبر ہے جو آپ کے جاری کردہ مشن اور پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کی سعی مسلسل کی تگ ودو میں مصروف ہے۔

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب، آسٹریلیا لکھتے ہیں:

مکرم ومحترم مدیر صاحب احمدیہ گزٹ کینیڈا

احمدیہ گزٹ کے اجرا کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے خصوصی شمارہ شائع کرنے پر آپ اور آپ کے ادارتی رفقاء کی خدمت میں پرخلوص ہدیہ تہنیت پیش ہے۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب

ان پچاس برسوں میں چونتیس (34) برس سے آپ کو اس چمنستان کی آبیاری کی بھرپور اور کماحقہ توفیق مل رہی ہے، بےشک

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بہت سے قارئین غالباً اس تاریخی حقیقت سے آگاہ نہ ہوں گے کہ 1988ء میں کینیڈا وارد ہوتے ہی آپ کو اس مجلّہ کی ادارت کا فریضہ سونپ دیا گیا تھا، جسے آپ مکمل وقف کی روح سے خوب نبھاتے چلے آ رہے ہیں۔اور جہاں گزٹ کی پوری ٹیم گزشتہ 34 برسوں سے آپ کے لئے سلطان نصیر ثابت ہوتی رہی ہے تو آپ کے وجود کا اس جریدہ کے جملہ اراکین مجلس ادارت بشمول معاونین

(باقی صفحہ 23)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ دوان امارت کی چند جھلکیاں

23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک تاریخی دن ہے۔ کیونکہ اس دن اس کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ عظیم الشان واقعہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک پیشگوئی کے پورا ہونے کے نتیجے میں اسلام کی سچائی کا بین ثبوت ہے۔ قرآنی پیشگوئی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رو سے دنیا کے کروڑوں مسلمان مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کے منتظر تھے۔ مذکورہ پیشگوئیوں کے عین مطابق چودھویں صدی کے سر پر خدائی الہام پا کر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور 23 مارچ 1889ء کو پہلی بیعت لے کر جماعت کی بنیاد رکھی۔ اس دن کی تاریخی اہمیت سے آگاہی کے لئے تمام دنیا کی جماعتیں ذکرِ حبیب کی مجلسیں بڑے اہتمام سے منعقد کرتی ہیں۔

ہماری جماعت وان امارت نے بھی یہ دن ایک اجلاس عام منعقد کر کے منایا۔ یہ آن لائن اجلاس مورخہ 23 مارچ 2022ء بروز بدھ شام آٹھ بجے شروع ہوا۔ مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان امارت نے جلسہ کے تمام شرکاء کو خوش آمدید کہا اور مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا سے اس جلسہ کی صدارت کے لئے درخواست کی۔

مکرم صدر صاحب جلسہ کی دعوت پر قرآن کریم کی سورۃ آل عمران کی آیت 82 اور 83 کی تلاوت کرنے کی سعادت مکرم فراس احمد چودہری صاحب حلقہ کلائن برگ کو ملی۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم رضاء الرحمٰن درد صاحب حلقہ وان ایسٹ اور اردو ترجمہ مکرم غلام محمد صدیقی صاحب وان نارتھ نے پڑھ کر سنایا۔ ان کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم محاسن قرآن کریم سے چند اشعار مکرم محمد عبداللہ صاحب وان ساؤتھ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ان اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم ذیشان تیمور چودھری صاحب حلقہ وڈبرج نارتھ نے پڑھ کر سنایا۔

دس شرائط بیعت

مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ وان نے دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور ان کا انگریزی ترجمہ مکرم آدم عابد الیگزنڈر صاحب لوکل مشنری وان نے پیش کیا۔

آج کے اجلاس کے لئے خاص طور پر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ کو مدعو کیا گیا۔ آپ نے تقریر کے آغاز میں سورۃ الصف کی آیت 10 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ سنایا اور کہا کہ علماء اور مفسرین کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ ان آیات میں بیان کردہ مضمون کا تعلق امام مہدی کے وقت سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یہ عقیدہ عام تھا کہ اب خدا نہ بولتا ہے اور نہ دعائیں سنتا ہے بلکہ خدا ایک فلسفیانہ تصور ہے۔ آپؑ نے اعلان فرمایا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے جو بولتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے۔ جس نے اس کا تجربہ کرنا ہے وہ یہاں آئے اور تجربہ کرے۔ آپؑ کے اس اعلان سے ایک انقلاب پیدا ہوا۔ آپؑ پر ایمان لانے اور آپؑ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے احمدیوں کی ایک کثیر تعداد نے خود یہ فیض پایا۔ اس کی ایک مثال بلوچستان کے حضرت مولوی محمد الیاس صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی ہے ان سے جب ایک مجمع میں پوچھا گیا کہ یہاں کے بزرگوں کو چھوڑ کر پنجاب جا کر کیوں بیعت کی تو آپؓ نے فرمایا کہ یہاں جس کے پاس بھی میں خدا کی تلاش میں گیا سب نے کہا کہ اب خدا نہیں بولتا میں ایسے خدا سے مایوس ہو گیا تھا۔ تب مجھے حضرت مرزا صاحبؑ کی طرف توجہ ہوئی جنہوں نے فرمایا کہ اسلام کا خدا بولتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے لہٰذا میں نے ان کی بیعت کر کے زندہ خدا کا مشاہدہ کیا۔ مکرم مرزا صاحب نے کہا کہ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے قدرتِ ثانیہ کا وعدہ کر کے ہمیں نظام خلافت دیا جس کی اطاعت کرنے کے نتیجے میں آج بھی بہت سے افراد جماعت معجزات کا ذاتی تجربہ کرتے ہیں اور ان کی دعائیں سنی جاتی ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو عربی کا علم عطا کیا اور قرآن شریف کی تفسیر سکھائی۔ اس کے علاوہ آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو تبلیغ کی طرف متوجہ کیا جس کے نتیجے میں آج دنیا بھر میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے ذکر میں فاضل مقرر نے حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ کا ایک ایمان واقعہ بیان کیا جب جنگ عظیم اوّل کے دوران آپؓ کا بحری جہاز بیچ سمندر تھا کہ اعلان کیا گیا کہ آگے خطرہ ہے کہ بمباری کے نتیجے میں جہاز تباہ ہو جائے گا یہ سن کر مسافر رونے اور چیخنے چلانے لگے لیکن آپؓ اپنے کمرہ میں جا کر دعا میں لگ گئے خدائی اشارہ پر آپؓ نے اعلان کیا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ جہاز کو کچھ نہیں ہوگا ہم بخیریت اپنی منزل پر پہنچیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ اگر ہم خلافت سے صدق دل سے منسلک رہیں گے اور تبلیغی کوششیں جاری رکھیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہماری ہوگی۔

ان کے بعد حلقہ کلائن برگ کے مکرم محمد رضوان احمد صاحب نے مالی قربانی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے چند اقتباسات اور ان کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد پر کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ اسلام کے دوبارہ ترقی کرنے کے بارہ میں قرآنی پیشگوئی نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کی خوش خبری آج سے 130 سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے ساتھ پوری ہوئی اور 1889 میں جماعتِ آخرین کی بنیاد رکھی گئی۔ بیعت کرنے کے بعد ہم میں سے ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ ان جلسوں کا مقصد آغاز احمدیت کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے اغراض کو سمجھنا ہی نہیں ہے بلکہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا ہم بیعت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ آج کا دن اپنا محاسبہ کرنے، بیعت کی شرائط کو پڑھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا عہد کرنے کا دن ہے۔ اس دور میں چونکہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے لہٰذا ہمیں بہت زیادہ درود شریف کا ورد بھی کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آمد کی غرض کو بیان کرتے ہوئے لیکچر لاہور میں فرمایا۔ وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔

دوسری جگہ فرمایا۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل

ہوئے ہوتو نیک بنو،متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو، یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ ... اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔ (ملفوظات۔جلد 4،صفحہ 274۔275)

مربی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ 23/مارچ 2012ء سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔حضور فرماتے ہیں ۔ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دلوں میں دیکھیں اور پوچھیں کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں یا نہیں اور کیا ہم اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت میں لکھیں۔... آخر میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کردہ کتاب کشتی نوح سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔

اعلانات

اس کے بعد مکرم ابرار احمد مہار صاحب نے اعلانات پڑھ کر سنائے۔

اختتامی خطاب

مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں بیان کیا کہ 23 مارچ کا دن اس لئے اہم ہے کہ آج کے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آمد کے بارہ میں اعلان فرمایا اس طرح آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اسلام کی سچائی کو ثابت کیا۔ہم خوش قسمت ہیں کہ اس کی جماعت میں شامل ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔

آخر میں آپ نے دعا کروائی اور اس طرح یہ ایمان افروز جلسہ رات پونے دس بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔اس جلسہ میں 1250 سے زائد افراد نے شرکت کی۔

نوٹ: یہ پروگرام انگریزی میں ہوا قارئین کے افادہ کے لئے اس کا خلاصہ اردو میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(رپورٹ: مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب سیکرٹری اشاعت وان امارت)

مکرم مولانا عبدالرشید انورؔ صاحب مشنری انچارج کینیڈا

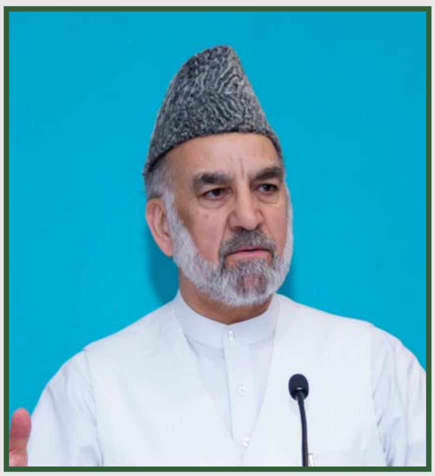

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ

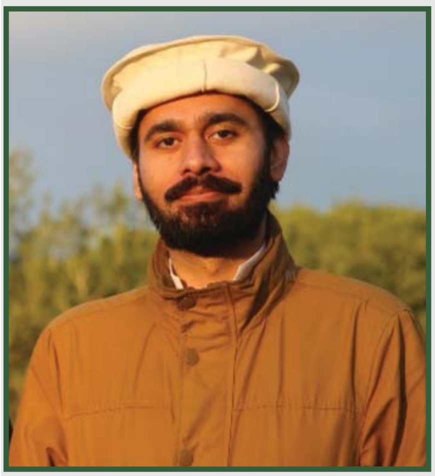

مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان

مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ وان

مکرم آدم عابد الیگزنڈر صاحب لوکل مشنری وان

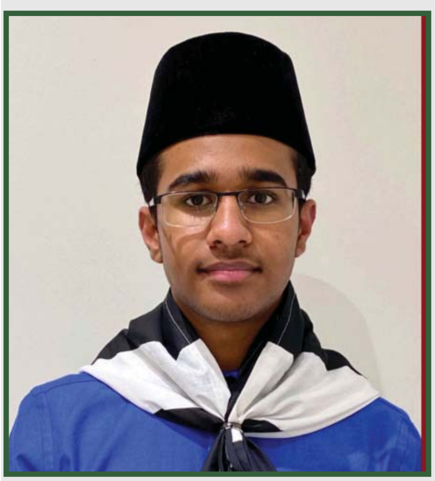

مکرم فراس احمد چودہری صاحب

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لیے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

☆ مکرم عمار احمد ملہی صاحب

10/مارچ 2022ء کو مکرم عمار احمد ملہی صاحب آٹواہ ایسٹ بقضائے الٰہی 40 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 13/ اپریل کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں دو بجے مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عمیر احمد خاں صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔ مرحوم نیک صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مخلص احمدی تھے۔ اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں والد محترم افتخار احمد ملہی صاحب اور والدہ محترمہ نصرت افتخار ملہی صاحبہ اور دو بہنیں محترمہ نداء النصر ملہی صاحبہ اور محترمہ فریحہ نصرت ملہی صاحبہ آٹواہ ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بعض اور اعزہ و اقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم تبسم مقصود ملک صاحب

12/اپریل 2022ء کو مکرم تبسم مقصود ملک صاحب ایڈوکیٹ بریڈفورڈ جماعت 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 15/اپریل 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد نیشنل قبرستان میں اڑھائی بجے تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 20/مئی کے آخر میں حضور انور نے فرمایا: آپ نے 1991ء میں زندگی وقف کی اور 2006ء میں نظارت امور عامہ میں تقرری ہوئی جہاں نائب ناظر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 2011ء میں مشیر قانونی تحریک جدید مقرر ہوئے اور 2016ء میں شہدا کے گھرانوں کے ساتھ کینیڈا منتقل ہوئے۔ جہاں امور عامہ اور شعبہ جائیداد میں خدمت کے علاوہ ناظم دارالقضا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت سے وابستگی رکھنے والے، منکسر المزاج اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور انور نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، ہمدرد و خیر خواہ اور ملنسار تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ یاسمین تبسم صاحبہ، ایک بیٹا مکرم اطہر احمد صاحب، تین بیٹیاں محترمہ راضیہ تبسم صاحبہ بریڈفورڈ، محترمہ بشرۃ الحی صاحبہ، ثمرۃ الحی صاحبہ یوکے، ایک بھائی مکرم ڈاکٹر سہیل مقصود صاحب امریکہ، چار بہنیں محترمہ انجم نوید صاحبہ پیس ویلج، محترمہ شہلہ ظفر صاحبہ سکاربرو، محترمہ ڈاکٹر فوزیہ مقصود صاحبہ بریمپٹن سینٹر، محترمہ اسماء نوید صاحبہ ویسٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ خدیجہ بیگم قریشی صاحبہ

15/اپریل 2022ء کو محترمہ خدیجہ بیگم قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان قریشی مرحوم ملٹن ایسٹ جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 17/اپریل 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں دو بجے مرحومہ کے پوتے مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا و مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 18 اپریل کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی ابتدائی لجنہ میں سے ہیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ مانٹریال رہیں۔ مرحومہ نیک صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد و خیر خواہ، صلہ رحمی کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ وفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم عبدالباسط قریشی صاحب ملٹن ایسٹ، مکرم عبدالماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا، مکرم عبدالرزاق قریشی صاحب ہیلی فیکس، ریجنل امیر اٹلانٹک کینیڈا، مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب پیل ویلج، تین بیٹیاں محترمہ ناصرہ مرزا صاحبہ، محترمہ ساجدہ (مونا) بخاری صاحبہ ملٹن ویسٹ، محترمہ منزہ قریشی صاحبہ چیسٹر میئر، دو بھائی مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خاں صاحب اور مکرم محمد معین خاں صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ ثریا رشید صاحبہ

20/اپریل 2022ء کو محترمہ ثریا رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد باجوہ صاحب پیس ویلج 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 28/اپریل 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ڈیڑھ بجے مکرم ذیشان احمد صاحب مربی سلسلہ ونڈسر نے اپنی خالہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3/مئی 2022ء کو خطبہ جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تقویٰ شعار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، جماعت کی خدمت کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے انتہائی عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم رشید احمد صاحب، دو بیٹے مکرم صغیر احمد صاحب پیس ویلج، مکرم سعید احمد باجوہ صاحب بریمپٹن ویسٹ، مکرم سفیر احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ، ایک بیٹی محترمہ سعیدہ قدوس صاحبہ مردان، ایک بھائی مکرم رفاقت احمد صاحب لیہ، تین بہنیں محترمہ نصرت مظفر صاحبہ پیس ویلج، محترمہ بشریٰ مبشرہ صاحبہ سیسکاٹون، محترمہ روبینہ اکبر صاحبہ سرگودھا یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم برہان احمد گورایہ صاحب پیس ویلج ایسٹ کی خالہ تھیں۔

☆ مکرم ریاض احمد صاحب

2/مئی 2022ء کو مکرم ریاض احمد صاحب وان نارتھ جماعت 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 8/مئی 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم اعتزاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ

پڑھائی اور ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار خلیق اور ملنسار تھے۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ناصرہ ریاض صاحبہ، چار بیٹے مکرم کامران ریاض صاحب، مکرم عمران ریاض صاحب، مکرم ذیشان احمد صاحب پاکستان، مکرم افتخار احمد صاحب جرمنی، دو بیٹیاں محترمہ ارم منصور صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب وان نارتھ جماعت اور محترمہ عطیۃ المجیب صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ صادقہ محبوب صاحبہ

8 مئی 2022ء کو محترمہ صادقہ محبوب صاحبہ اہلیہ مکرم محبوب احمد صاحب مرحوم گلف جماعت 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 10 مئی 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں شام پونے آٹھ بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی 11 مئی 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں صبح گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب نیشنل ایڈیشنل سیکرٹری تربیت و وقف جدید نو مبائعین جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت قاضی محبوب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور کی پوتی تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق اور ملنسار تھیں۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا شاہد محبوب صاحب یوکے، دو بیٹیاں محترمہ شائستہ راجپوت صاحبہ گلف جماعت، محترمہ شگفتہ احمد صاحبہ یوکے اور ایک ہمشیرہ محترمہ وسیمہ کوثر طاہر صاحبہ میپل یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ نجمہ پروین صاحبہ

12 مئی 2022ء کو محترمہ نجمہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الحق خاں صاحب مرحوم آٹوا جماعت 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 16 مئی 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں تقریباً نو بجے مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ پیس ولیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اور اگلے روز 17 مئی 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ڈیڑھ بجے تدفین ہوئی اور مکرم اظہار الحق خاں صاحب کے چچا مکرم ڈاکٹر نجیب الحق خاں صاحب ریجنل امیر مسجد فضل لندن نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق اور ملنسار تھیں۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم اظہار الحق خاں صاحب آٹوا، مکرم اکرام الحق خاں صاحب ٹرانٹو، افتخار الحق خاں صاحب یوکے، مکرم اعجاز الحق خاں صاحب خانپور، امتیاز الحق خاں صاحب ملتان، تین بیٹیاں محترمہ رفعت جری اللہ صاحبہ امریکہ، محترمہ منصورہ ملک صاحبہ جرمنی، محترمہ نصرت مبین صاحبہ ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ فضیلت رفیق صاحبہ

13 مئی 2022ء کو محترمہ فضیلت رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد چغتائی صاحب مرحوم بریمپٹن ایسٹ جماعت 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

15 مئی 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں تقریباً نو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 16 مئی 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ساڑھے گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم شاہ رخ عابد صاحب مربی سلسلہ واسسٹنٹ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنی نانی کی قبر پر دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں محترمہ نور ینا عابد صاحبہ، محترمہ قانتہ چغتائی صاحبہ، محترمہ سائرہ رفیق صاحبہ، بریمپٹن ایسٹ جماعت یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ

13 مئی 2022ء کو محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صادق خاں صاحب مرحوم ہملٹن جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 15 مئی 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں تقریباً نو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 16 مئی 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ساڑھے بارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم مربی صاحب بریمپٹن نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم اورنگ زیب خاں صاحب، مکرم جمیل احمد خاں صاحب، مکرم محمود احمد خاں صاحب ہملٹن جماعت، مکرم محمد عارف خاں صاحب، مکرم سعید احمد خاں صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اور محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ نارووال یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم کرنل وقار الملک صاحب

15 مئی 2022ء کو مکرم کرنل وقار الملک صاحب ملٹن جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 17 مئی 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں پونے نو بجے مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 18 مئی 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ساڑھے بارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ خالدہ وقار صاحبہ، دو بیٹے مکرم احمد وقار صاحب، مکرم رضوان وقار صاحب ملٹن، دو بیٹیاں محترمہ ربیلہ وقار صاحبہ ہملٹن ماؤنٹین، محترمہ مدیحہ وقار صاحبہ آٹوا ایسٹ۔ ایک بھائی مکرم فصیح الملک صاحب ڈنمارک، دو بہنیں محترمہ نازلی غالب صاحبہ امریکہ اور محترمہ کوکب چیمہ صاحبہ بھکر یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ ممتاز انور صاحبہ

19 مئی 2022ء کو محترمہ ممتاز انور صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد انور صاحب مرحوم مارکھم جماعت 94 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 22 مئی 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں تقریباً نو بجے مکرم عبدالقادر عودہ صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 24 مئی

2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ایک بجے تدفین ہوئی اور مکرم عبدالماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے دعا کرائی مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمد منور نادر صاحب، مکرم چوہدری محمد مبشر صاحب مارکھم، چار بیٹیاں محترمہ نصرت خلیل صاحبہ، پیس ولیج، محترمہ نازیہ ناہید صاحبہ نیومارکیٹ، محترمہ شگفتہ امجد صاحبہ یوکے اور محترمہ بشریٰ وقار صاحبہ رچمنڈ ہل یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ بشریٰ محمودہ صاحبہ

19 ؍مئی 2022ء کو محترمہ بشریٰ محمودہ صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد علی رضا صاحب یوایس اے جماعت 63 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 29 ؍مئی 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ڈیڑھ بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر 2 ؍جون کو مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ ربوہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مکرم چوہدری محمد علی چیئرمین صاحب مرحوم کی دختر نیک اختر تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ اور دوسروں کا خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم ارشد علی رضا صاحب امریکہ، دو بیٹے مکرم احمد علی رضا صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب جرمنی، دو بیٹیاں محترمہ عالیہ ارشد صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالصبور صابر صاحب وان، محترمہ نیلم شہزادی صاحبہ جرمنی، دو بھائی مکرم چوہدری سعید احمد صاحب، مکرم چوہدری حامد احمد جاوید صاحب فیصل آباد یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم قمر زمان ملک صاحب

5 ؍جون 2022ء کو مکرم قمر زمان ملک صاحب ڈرہم جماعت 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

10 ؍جون 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں رات سوا نو بجے مکرم عبدالقادر عودہ صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی تدفین آبائی قبرستان کھوکھر غربی گجرات میں ہوئی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ ملک صاحبہ، ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر عمران احمد یوکے، چار بیٹیاں محترمہ لبنیٰ وڑائچ صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد وڑائچ صاحب ڈرہم، محترمہ بدریہ ملک صاحبہ، محترمہ فوزیہ ملک صاحبہ جرمنی، محترمہ فائزہ ملک صاحبہ یوکے، دو بھائی مکرم ملک قیصر زمان صاحب، مکرم ملک خالد زمان صاحب جرمنی، دو بہنیں محترمہ پروین اختر صاحبہ، محترمہ محمودہ ملک صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم افتخار احمد مہار صاحب

13 ؍جون 2022ء کو مکرم افتخار احمد مہار صاحب ملٹن ویسٹ جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 14 جون 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں رات سوا نو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 15 ؍جون کو ایک بجے ان کی تدفین نیشنل قبرستان میں ہوئی۔ اور مکرم زبیر احمد مہار صاحب کے ماموں مکرم بشیر محمود چیمہ صاحب بیری نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ارشاد فاطمہ صاحبہ، ایک بیٹا مکرم زبیر احمد مہار صاحب ملٹن ویسٹ، تین بیٹیاں محترمہ ڈاکٹر سعدیہ کیکاؤس صاحبہ ملٹن ایسٹ، محترمہ رابعہ مہار صاحبہ۔ محترمہ اسماء مہار صاحبہ ملٹن ویسٹ دو بھائی مکرم اعجاز احمد مہار صاحب بیری، مکرم کرنل (ر) امتیاز احمد مہار صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی، مکرم فیاض طاہر مہار صاحب ربوہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم حبیب اللہ قریشی صاحب

15 ؍جون 2022ء کو مکرم حبیب اللہ قریشی صاحب بریمپٹن ایسٹ جماعت 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 17 ؍جون 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں صبح سوا گیارہ بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے فوراً بعد بارہ بجے ان کی بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم اعتراف بیگ صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت پیر الٰہی بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عامر قریشی صاحب بریمپٹن ایسٹ، مکرم شاہد قریشی صاحب جرمنی، چار بیٹیاں محترمہ سارہ حبیب صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، محترمہ ثمینہ احمد صاحبہ بیلجیئم۔ محترمہ صائمہ طیب صاحبہ اور محترمہ سونیا سجاد صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ ارشاد مظفر صاحبہ

16 ؍جون 2022ء کو محترمہ ارشاد مظفر صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر ارشاد صاحب وان نارتھ جماعت 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 21 ؍جون 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم اعزاز احمد خاں مربی سلسلہ مسس ساگا ایم ٹی اے نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد ساڑھے تین بجے ان کی بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر ایک بیٹا مکرم صبوح الاسلام صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ حنا صنم صاحبہ وان اور محترمہ مصباح مظفر صاحبہ پیس ولیج یادگار چھوڑی ہیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ واقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔